احسن التواریخ

احسن التواریخ ۸۲۷۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میری نامے کا جو سرنامہ خدا کا نام ہے — نیک ہی آغاز اور یا لخیر ہی انجام ہے
ای تمنا لازم و ملزوم مین کیا ذکر — التفات باہمی ہی صورت آرام ہے

انسان کو لازم ہے کہ جس کام کا ارادہ کرے پہلے خدا کی مدد کا طلبگار ہو کیونکہ انسان ضعیف البنیان ہی اصلا ایسی مجال نہین کہ بغیر اوسکی مدد کے کسی کام کو پایۂ انجام پر پہنچا سکے یا کوشش تمام سے شکل مطلب کا جلوہ دکھا سکے مگر ایزد تعالے نے انسان کو جوہر عقل سے ایسی عزت اور رسائی عطا فرمائی ہے کہ انسان خود بخود اسکی بدولت ایسی باتین ظاہر کرتا ہے کہ وہ باتین دنیا مین نیکنامی اور خوش انتظامی کا باعث ٹھہر کر زینت بے اندازہ اور فروغ تازہ پاتی ہین اور عالم مین اپنی خوبیون کا خوب جلوہ دکھاتی ہین لمولفہ صدق مین ہوے عقل کو جسنے رسا کیا + مداح اوسکا جسکو یہ جوہر عطا کیا + یہ وہی انسان ہے کہ جسکو خداے پاک نے کائنات مین اشرف المخلوقات بنایا اور جان بوجھکر اس روح کا رتبہ اور روحون کے سامنے افضل اور اعلے ٹھہرایا جاننے والے خوب جانتے ہین کہ ایسا رحیم اپنی رحمت اور نوازش کے کامون ہی تمام دنیا مین مشہور و معروف ہی اور پہچاننے والا خوب پہچانتے ہین کہ

ایسا کریم آفاق مین اپنے تمام بندون کی خبرداری اور مطلب برآری مین بدل مصروف ہے پس ہم بندون کو بھی اوسکی فرمانبرداری اور خدمتگذاری مین دم مارنا عین شرم ہے کیونکہ لازم اور ملزوم کا یہی دستور ہے لمولفہ مالک کا فیض و رحم و مروت سے نام ہے ✦ بندے کا بندگی و اطاعت ہی کام ہے ✦ اس صورت مین یہ ضرور واجب آیا کہ ہر ایک کو جہان اور دنیا کے کام کرنا ہین یہ بھی ایک کام یعنی خدا کی اطاعت فرائضات اور واجبات ہی ہے کیونکہ دنیا اور دین مین اسیکی وسیلے سے نام ہی اور اس فرض کو بھولکر سستی اور کاہلی مین بسر کرنا محض حماقت اور خیال خام ہی اگر کوئی کہے کہ بندی کا بندگی کرنا اوس بات کی برابر ہے کہ جو خداوند کو ہماری خبرداری اور دوسرے سلوکات پر نظر ہے سو اس بات سے اوس بات کو کیا نسبت کہان زمین کی پستی اور کہان آسمان کی رفعت مصرع ما ہمہ پر گناہ تو دریای رحمتی ✦ یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر بندے نے بندگی مین سر جھکایا اور اپنے کو اوس آشنائے بیگانہ اور بیگانہ سے آشنا بنایا مگر وہ فرض جو کہ واجب اور کرنا چاہئے بہت دشوار ہے کیونکہ وہ غفار اور بندہ گنہگار ہر گز ہنوز ایک شمہ بھی اون فرائضات سے ادا نہین ہو سکتا لیکن ہمارا خداوند ایسا منصف اور دردرس ہے کہ اس تھوڑی ہی سی اطاعت کو بہت سمجھکر ہماری دلی تمنا بر لاتا ہے اور جو کچھ ہم مانگتے ہین فوراً پہنچاتا ہے الحاصل جہانتک ہو سکے اوسکا شکر ادا کرنا اچھا ہی ہم خرما ہم ثواب کا نقشہ ہے لمولفہ ہے تمنا جو کہین منہہ سے صدا ہی نکلی ✦ ساتھ ہی اوسکے وہین ہمکر خدا ہی نکلے

تمہید تالیف کتاب مین اور عرض خدمت احباب مین

ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم سے تمام اہل علم باعانت و قدردانی حکام عالیمقام حوال بادشاہان قدیم و کیفیت ماجراے عجیب و غریب جو کہ عبرت اور نفع و ضرر خلایق سے خالی نہین ہے زیب قلم کرتے چلی آئی ہین اور حال ماضی کو راست راست بے کم و کاست حیطہ تحریر مین

لاسئے ہین لیکن سچے اور شرح حال کے دریافت کرنے مین ضرور بیقدر دقت ہوتی ہے اسواسطے ہر وقت کی لوگ بقدر استعداد و بشرط ہمرہی کتب تواریخ حتی الامکان حالات قدیم کے حرف بحرف لکھنے مین معروف رہے مگر طول مطلب سے نفرت کہا کر اکثر اون حالات کو خلاصہ کرنے پر مائل رہے مبالغہ پر نظر نکی بیان صاف پر قائل رہے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حالات جو وا گذار ہو گئے ہین تین وجہون سے خالی نہین ہیجا نہین جاتی پہلے یہ کہ یا کل احوال سے آگاہی نہوگی ۔ دوسرے کیا عجب ہو کہ سہل انگاری سے بنظر اختصار اظہار حال مین اغماض کیا ۔ اور تیسرے یہ بہی خیال مین آتا ہے کہ اگر کل حالات داخل کتاب کئے جاتے اونکا انجام امکان تحریر سے مشکل ہوجاتا اور حال طول پڑہنے سے شایقین کا دل گھبراتا مگر توبہی ہزار ہا کتابین علماے متقدمین اور عقلاے نکتہ بین تحریر فرما گئی ہین اور اپنی طبیعت کا جوش عالم کو دکھلا گئے ہین جنکی شمار اور نام و نشان سے آگاہی حاصل نہین اور دیکھنا یا پڑہنا اونکا تو ایک بڑی بات ہے اور علاوہ اسکے اتنا وقت حاصل ہونا ایک عجائبات ہے اور اسیطرح جو پرانے حالات آگے قلمبند ہو چکے تے اوسے لوگ ان سے اون کے دوبارہ دریافت کرنے مین کدکی اور ایک نئی کتاب اوسی بیان مین اور حالونکو ملاکر جو شاید رہ گئے ہون تیار کی غرض ہوتے ہوتے اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ سنون اور حالونمین کچہ نہ کچہ ضرور فرق ہوجانے لگا ناظرین کی نظر مین کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آنے لگا اسیطرح رفتہ رفتہ عالمان انگریزی نے انہین کتابون کا ترجمہ اپنی زبان مین کیا جنکو اونکے ہموطنون اور انگریزی جاننے والون نے باسانی پڑہا اور سمجہا اور آخر کو نوبت بہ پہنچی کہ بنظر آسانی و بخیال رفاہ عام اردو مین ترجمے ہونے لگے کیونکہ زبان عربی و انگریزی و سنسکرت و فارسی وغیرہ کے پڑہنے کو ایک وقت کثیر درکار ہے مگر زبان اردو کا سمجھنا اونکے بہ نسبت کہین آسان ہے جیسا کہ فی زمانہ زبان اردو نے عالم مین اپنا رواج پایا ہے اور سرکار ذوی الاقتدار کو بہی آسان مشغلہ پسند آیا ہے — اس بات کو

ہم بہی ہمیشہ پسند کرتے ہین کہ جب جیسا زمانہ ہو ویسا ہی ہر ایک کو کرنا مناسب اور بہتر ہے
اور اگر اسکے برخلاف ہو تو اپنا ہی نقصان متصور ہے غرضکہ کچھ اسی پر منحصر نہین کہ اگر کسی
زمانہ مین زبان سنسکرت کا رواج ہی تو اوسی زبان کو حاصل کرے سوای اسکی یہ بہی خیال
چاہئی کہ جب جیسا زمانہ دیکھو ویسا ہی آپ بہی عمل کرے کیونکہ لوگ خوب جانتے ہین کہ جس
مسلمان بادشاہ نی پہلے ہند پر حملہ کیا اوسنے اپنے وزیر کی مشورہ سے مادہ گاوان کو اپنے
لشکر کے سامنے کہڑا کر دیا اور ہنود کے لشکر کیطرف توپین چلانا شروع کر دین فوج ہنود کے
برہمن سردارون نے کہا کہ اس موقع پر ہتیارون کا چلانا کسیطرح زیبا اور مناسب نہین
قوم ہنود کو خلاف دہرم کوئی کام لازم اور واجب نہین ہندو تو اس خیال مین پابند رہے
اور مسلمانون نے خاطر خواہ موقع پاکر ملک پر قبضہ کر لیا اور فتحیاب ہوئے افسوس کہ ہندون
نے اپنی وقت کو نہ دیکھا اور اپنے ملک کو مفت مین کہو دیا اور یہ بہی خیال نہ آیا کہ اوسوقت
دیندارہی کی مگر انجام کو غور نہ کیا کہ اپنی ہندو رعایا کو مسلمانون کی جنکو اپنے مذہب سے
خلاف سمجھتی تھی سپرد کر دیا اب جو چاہین سو کرین مارین یا جلائین شاید کہ اون راجاؤن نی
یہ قول مذہبی نہ سُنا تہا کہ گیتا مین لکہا ہے کہ جب ارجن نی کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ اپنے
بزرگون اور استادون پر جو میری مقابلے مین آئی ہین وار کرون تب کرشن جی نی فرمایا
کہ ایسے وقت مین ایسا ہی موقع ہے جو سامنے آئے اوسکو قتل کرنا چاہئے۔ غرض کہ
اب ایسا وقت ہی کہ ہماری سرکار انگلشیہ کی خیالات مشکل باتون کی آسان کرنی مین
ہمیشہ متوجہ پائی جاتے ہین بلکہ روز بروز اپنا ظہور عالم مین دکھلاتے ہین دیکھئی کہ سوا اور
اور باتون کی علم کی مشغلے کو ایسی ترقی دی کہ عالم کو عالم بنایا اور علم کی دولت کو کوڑیون کی
مول لٹایا اور اپنی زبان کی سوا زبان اردو کو ایسا فروغ دیا کہ یہ زبان فی الحال زبان
عام ہی اسی سبب سی ہم نے بہی دیکہا کہ اگر کتاب لکہنی کا شوق ہو تو زبان اردو کا پہلی ہی
سے ذوق ہو لہذا ہم بہی یہ کتاب مشتمل حالات تواریخ لکہنا آغاز کرتے ہین اور ارباب علم

دوست کی منصفت مزاجی پر ناز کرتے ہین کہ ہماری اس جانکاہی کے صلے مین ہماری عیبونکو چشم خطاپوش سی ملاحظہ فرمائین گے اور انگشت نمائی سے بچائین گے۔

فہرست تواریخ ہندوستان

رزم نامہ ۔ ترجمہ پوتھی مہابھارت تاریخ بزرگ ہندوستان مشعر حالات پانڈوان و کوروان و ترجمہ **سری امائن** ۔ مشعر احوال راجہ رام چندر بحکم حضرت خاقان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ مولانای عبد القادر و شیخ محمد سلطان نے زبان سنسکرت سی فارسی مین رقم کیا و ترجمہ **ہربنس پوران** متضمن احوال راجہ سری کرشن و نسب راجگان و عابدان قدیم بحکم اکبر شاہ مولانای عنصری نی رقم کیا ۔ **نسخہ گل افشان** یعنی سنگھاسن بتیسی مشتمل احوال راجہ بکرماجیت مخترعہ برنج پنڈت وزیر راجہ بھوج و **نسخہ پدماوت** بر حقیقت محاربہ رای رتن سین والی چتور و سلطان علاء الدین وارای دہلی بایمای بادشاہزادہ داراشکوہ شیخ احمد و دیگر فضلاء عہد نی تحریر کیا ۔ اور **نسخہ راجاولی** کو جسمین آسامی راجگان ہین سناوہورام مریدِ گوشائین ولی رام نی ہندی سی عبارت فارسی مین تسطیر کیا اور ترجمہ **راج ترنگنی** ۔ ترتیب دادہ پنڈت رگھو ناتھ جسمین احوال راجگان اور رایان مشہور ہین جامی مولانا ے عماد الدین نی سنسکرت سی فارسی مین لکھا اور **حالات** سلطان محمود غزنوی و سلطان ناصر الدین سبکتگین کو مولانای عنصری نے قلمبند کیا ۔ اور **تاریخ** سلطان شہاب الدین غوری کہ ابتدای سلطنت اونکی سی حکومت راجون اور رایون کی ہندوستان سی منقطع ہوئی اور **تاریخ** سلطان علاؤ الدین خلجی کہ بادشاہ ہند مشہور ہی اور **تاریخ** فیروز شاہی مولانای اغو الدین خالدخانی نی قلمی کین اور **تاریخ** افغانیان محتوی بر احوال سلطان بہلول لودی اور نسل اوسکی کی اور **حقیقت** شیر شاہ افغان اور اولاد اوسکی کی حسین علیخان افغان نی ترتیب کی اور کتاب **ظفر نامہ** کو جسمین احوال فتوحات حضرت صاحبقران امیر تیمور گورکان ہی مولانای شرف الدین علی نی تصنیف کیا اور **تاریخ بابری** کو کہ حضرت بابر شاہ نی اپنا حال

زبان ترکی مین لکھا تھا مرزا خان خانخانان عبدالرحیم خان نی زبان فارسی مین ترجمہ کیا - اور
کتاب اکبرنامہ جسمین احوال حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر ہی بعبارت عجیب و استعارات غریب
علامی شیخ ابو الفضل نی لکھی اور تاریخ اکبرشاہی عطا بیگ نی تصنیف کی - اکبرنامہ کو
شیخ الہ داد نی رقم کیا - **طبقات اکبری** کو خواجہ نظام الدین احمد نی زیب قلم کیا **اقبالنامہ**
جہانگیری جسمین حال بادشاہ حضرت صاحبقران سی نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ تک ہی معتمد خان
عرف محمد شرف علی عملی نی ترقیم کیا کتاب جہانگیر نامہ مین جہانگیر بادشاہ نی خود اپنا حال
درج کیا تاریخ شاہجہانی وارث خان نی درست کی اور تاریخ عالمگیری کو جسمین عالمگیر
بادشاہ غازی کا ذکر ہی میر محمد کاظم نی لکھا تاریخ کشمیری کو جسمین چار ہزار سال کا بیان ہی
مولانا شاہ محمد شاہ آبادی لغت کشمیری سی فارسی مین لائے - تاریخ بہادرشاہی جسمین
کیفیت سلاطین ولایات گجرات و احمد آباد و تاریخ ولایت ملتان و مالوہ و دولت آباد
و دکن و جونپور و بنگالہ و اوڑیسہ کہ زمانہ مختلف مین حکومت اورنگ نشینان دہلی سے
باہر ہو گئین تہین اور انہین ولایتون مین حاکم جداگانہ ہو گئی تھے اس تاریخ سی ظاہر ہے
علاوہ اسکی اور بہت سی تاریخین باضافہ حال دیگر اہل قلم تحریر کرتی چلی آئے ہین جنکا شمار حد اندازہ
سے دور ہی زبان قلم اظہار حال مین مجبور ہی اور اسی سبب سی اکثر حالات اور سنون مین
تفرقہ پایا جاتا ہی کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آتا ہی اسیطرح عالمان انگریزی نی ہر ایک زبان سی
انگریزی مین ترجمہ کیا اور بنظر آسانی ترجمہ اوسکا زبان اردو مین کرایا حقیقت مین مطالعہ تاریخ
سی نہایت فائدہ حاصل ہی حال نیک و بد سی عبرت آتی ہی مثل مشہور ہی کہ شنیدہ اثری دارد کچہ نکچہ
خیال دل مین جم جاتا ہی اہل دنیا کو کاروبار مین فائدہ دکہاتا ہی حتی المقدور روی زمین پر جسقدر
ملک او شہر واقع ہین سبکی کیفیت درج کتب متقدمین ہی مگر بہم پہنچنا کل کتب تواریخ کا
ایک امر دشوار ہی لیکن جو جس ولایت مین مقیم ہی اوسکو اوس سرزمین کی کیفیت سے
آگاہی حاصل کرنا ضرور ہی لہذا یہ خادم بہی کچہ حالات دیار و امصار قلمبند کرتا ہی یقین ہے

متعلقہ صفحہ ۲

نواب میر محمد امین برہان الملک



॥ नवाबमीरमुहम्मदअमीनबुर्हानुलमुलक ॥

کہ ناظرین اولی الابصار و شائقین ذوی الاقتدار پسند فرمائینگی اور حوض مطلب کو طول نہ شمرینگی ع
گر قبول افتد زہی عز و شرف

آغاز حال صوبہ اودہ ملک ہندوستان

واضح ہو کہ اودہ ایک ولایت وسیع اور آبادی ہے زمانہ قدیم سی تختگاہ راجگان سورج بنس
ہے - حد شرقی اسکی بہار حد جنوبی دریای گنگ حد غربی دہلی اور اگرہ حد شمالی کوہستان نیپال تھی
راجہ اجودھیا سورج بنس کی بعد وقت راجہ مروسے طوائف الملوکی اس دیار مین آئی اور اہل
اسلام کی اس ولایت مین آنی تک ملک جنوبی واقع دریای گھاگرا راجہ جی چند ولد راجہ جی چند
ابن گوبند چندر کی قبضہ اقتدار مین تہا سنہ ۱۳۹۴ء مطابق سنہ ۷۹۶ ہجری مین محمد شاہ ابن فیروز شاہ
جسنے جونپور مین اپنا تختگاہ بنایا اور سکہ و خطبہ بنام نامی اپنے جاری کیا اس ملک پر قبضہ کر لیا
اور سنہ مذکور سے سکندر پسر ناصر الدین و مبارک شاہ و ابراہیم شاہ و محمود شاہ و محمد شاہ
جونپور مین سنہ ۸۸۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۶ء تک یکی بعد دیگری تخت نشین ہوئی اور سنہ ہجری مین
اتمام سلطنت اس طبقہ کا لودیون کے ہاتھ سے جو کہ قابضان دہلی تھی ہوا اور سنہ ۹۳۲ ہجری مین
ہمایون بادشاہ خلف بابر شاہ نے لودیون کو فتح کر لیا اور نام و نشان اس سلطنت کا مٹا دیا
جو کہ عہد سلطنت بہادر شاہ مین میر محمد امین متوطن نیشاپور ملک خراسان اکابر خاندان
ایران سے شاہجہان آباد مین پہنچکر خدمات عالیہ پر ممتاز و بخطاب نواب برہان الملک سے اعزاز پایا تھا
سنہ ۱۱۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۰ء سے علاوہ دیگر خدمات کی صوبہ داری اودہ بھی انکو ملی
سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین بعد وفات نواب ممدوح کے امر ریاست اودہ کا نواب ابو المنصور علیخان
صفدر جنگ (ابن جعفر خان بیگ ابن محمد قلیخان بیگ بن منصور مرزا ابن مرزا ابداغ شاہ
بن مرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان دشت نشین آذربائیجان برادر زادہ
قرا محمد و داماد و ہمشیر زادہ برہان الملک خلد آشیان) کی نام قرار پایا شیر جنگ برادر زادہ
برہان الملک نے بدریافت اسکی دعوی وراثت پیشگاہ محمد شاہ مین پیش کیا لیکن بطمع

پیروی اجہ لچھمین نراین وکیل باقرارادای دو کرور روپیہ پیشکش بہ سفارش نادرشاہ جسنے
ہندوستان کو فتح کیا تھا صوبہ اودہ بنام صفدرجنگ بالاستقلال ہوا ۱۱۶۱ ہجریمین حضرت
ابوالنصر مجاہدالدین احمدشاہ بن حضرت محمدشاہ نے غرۂ ربیع الثانی ۱۱۶۱ ہجری مین بعمر
بیست سالگی باغ شالہ مارمین تخت سلطنت کو اپنی جلوس سے زینت بخشی اور بعد ۳۵ یوم
کی نواب صفدرجنگ بہادر کو اودہ مین بھیجدیا اور یون ہی ایک تحریر سے پایا گیا کہ نواب ممدوح
عہدہ وزارت احمدشاہ پر سرفراز ہوئی تھے ۱۱۶۵ ہجریمین بہ سبب فتنہ پردازی بعض امرامیان
شاہ و وزیر رنجش ظہور مین آئی اور نواب قیام اپنا شاہجہان آباد مین مناسب ندیکھکر روانہ
اودہ ہوئے اس اثنا مین وزیرالممالک یعنی نواب موصوف اور احمدخان رئیس
فرخ آباد سے سخت لڑائی ہوئی راجہ جگت نراین نواب کو اپنی ہاتھی پر سوار کرکی اوس معرکہ
کارزار سے باہر لیگیا اور قصد دہلی کا کیا انتظام الدولہ بہادر پسر قمرالدینخان سنے اس بات کو
اپنی حق مین مضر سمجھا اور دہلی مین نواب سکے پہنچنے کا روادار نہوا ناگزیر نواب اسی دیار یعنے
صوبہ اودہ مین مقیم رہے جو کہ اب خاص ملک اودہ کا حال بیان کیا جاتا ہی لہذا وجہ
تسمیہ اس ملک اودہ کی لکھی جاتی ہے

پہلی تصحیح ملک اودہ کی جو بنام اخترنگر بھی مشہور ہے ضرور لازم ہے یون تو اکثر روایات
مختلف ہین مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت راجہ تو ڈرمل نی عہد حکومت حضرت جلال الدین
اکبر بادشاہ ہند مین دفتر تحصیل و خراج وسیاق وغیرہ حسب رواج میرزایان فارس
کے جاری کیا اور سنہ فصلی ایجاد کئے اور رقوم حساب جو کہ دفتر بادشاہان اسلام مین
جاری تہی نئی طور پر ایجاد کئے اور بلاد گجرات و بنگالہ اور اکثر مقامات مین تردداتِ شایستہ
سے فیروزمند ہوکے پایۂ وزارت پر پہنچا اور سال جلوس اکبر بادشاہ کی پچیسوین سال مین
وزیر اعظم ہوکی تمام آراضی ممالک محروسہ ہند کو پیمایش کرکے رقبہ اور پرگنہ جات قایم کئی
اور حدود صوبجات بقید جمع تعداد دام مقرر کئی اور مثل دیگر صوبجات سکے قدیم اودہ کا

نام اختر نگر رکھا او سوقت سے اوده کا نام اختر نگر بھی چلا آتا ہے۔

دوسری- یون بھی مشہور ہے کہ عہد حضرت بہادر شاہ بن عالمگیر یعنی ۱۱۲۴ ہجری مین اوده بنام روشن اختر الملقب به حضرت محمد شاہ بن جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ موسوم ہوا مدت تفرقہ حضرت اکبر و عہد بہادر شاہ تقریباً ایکسو ساٹھ ۱۶۰ سال ہے الغرض دودمان تیموریہ سے جو بادشاہ ہوا اوسنی اس ملک کو بنام اختر نگر مشہور رکھا اور مورخین نے لکھا ہے کہ پندرہ ذیقعدہ ۱۱۳۰ سنہ ہجری کو روشن اختر یعنی محمد شاہ بعمر سولہ ۱۶ برس کے سواد فتحپور مین سریر آرا ہوا تاریخ جلوس ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی کہ ذیل مین درج ہی **بیت** ؏ غم اختر بود اکنون ماه شد ٭ یوسف از زندان بر آمد شاه شد ٭ جوکہ اس تاریخ مین دو عدد کا تفاوت ہے لیکن اسقدر تفاوت بجہت ضرورت و حسن مضمون روا و جائز ہے اور یوسف کا زندان سے نکلنا یہ مراد ہی کہ شاہزادہ ایام طفولیت مین نظر بند تھا سنہ ۱۱۳۲ ہجری مین سادات بارہا نی فریب ہی امیر توران کو جسکا نام محمد امین خان تھا اختیار کر دیا- اور استقلال حضرت محمد شاہ مین کوشش کی-- لیکن جو حضرت ممدوح عیش دوست تہی کچھ فایدہ نہوا امور سلطنت مین خرابی پڑ گئی ۱۹- شہر صفر سنہ ۱۱۳۴ ہجری کو شادی کتخدائی محمد شاہ کی ساتھ ملکہ زمانی دختر فرخ سیر کی بکمال نسیب و زینت ہوئی اور اسی سن مین نادر شاہ آیا- واضح ہو کہ نقل و حکایات فضول کتب سیر مین درج ہونا بیجا ہی لیکن بفحوای الخبر احتمل الصدق والکذب کچھ بیان کرنا بھی ضرور ہی کیونکہ حضرت نظامی گنجوی نے پیدائیش سکندر مین کئی طور پر بیان کیا ہی **نظم**

درین داوری داستانها بسی است ٭ مرا گوش بر گفتهٔ هر کسی است
چنین آمد از هوشیاران روم ٭ که زاهد زنی بود زان مرز و بوم
بآبستنی روز بیچاره گشت ٭ ز شهر و ز شوی خود آواره گشت
بویرانهٔ بار بنهاد و مرد ٭ غم طفل بیخورد و جان می سپرد
دگرگونه دهقان آذر پرست ٭ بدارا کشند نسل او بازگشت

ز تاریخ ہا چون گرفتم قیاس — ہم از نامۂ مرد ایزد شناس
دران ہر دو گفتار چستی نبود — گذافِ سخن را درستی نبود
درست آن شد از گفتۂ ہر دیار — کہ از فیلقوس آمد آن شہریار

الحاصل مولوی قبول محمد ہفت قلزم نے اپنی تالیف مین بوجہ تسمیۂ حضرت لکھنؤ ایسا لکھا ہی کہ یہ شہر اسقدر وسیع تہا کہ فقط قوم حلاق مین سے ایک لاکھ آدمی تہا کثرت دوسری قومون کی اسیطرح قیاس کرنا چاہیے اور بنسبت اختر نگر کی یہ بیان ہی کہ شروع آبادی مین اس صوبہ کے اکہتر پرگنے تہے اسی وجہ سے اکہتر نگر مشہور رہا جسوقت کہ اہل اسلام مالک ریاست اس صوبہ کی ہوئی لفظ اکہتر کو زبان عرب و عجم مین نقل کیا جسکی سبب سی زبان زد بہ اکتر ہوا جو اکتر محض بی معنی تہا لہذا بہ اختر مشہور ہوا جسطور بر الطریفل کہ اصل مین تری فل ہی بوجہ غیر و قفیت کی تربھلا کہا جاتا ہی جسمین تین دو ائین ہین یعنی ہر - بہیڑا - آنولہ - اور ایک مورخ نی ذیل سلاطین صفویہ مین لکھا ہی کہ ۹۹۴ ہجری مین حمزہ بن محمد یا امیر حمزہ نی چند ماہ سلطنت کی اور حمزہ بن محمد خدا بندہ بن طہماسپ بن شاہ اسمعیل ثانی ہی جو اولاد صفی الدین صوفی تہا ۹۵۵ ہجری مین فرمانروا تہا اور اکثر تواریخ سی پایا جاتا ہی کہ تغیر و تبدل نام مقامات ہر ایک حکمران کی عہد مین ضرور ہوا کرتا ہی جیسا کہ نقل کرتی ہین کہ حضرت یوسف و حضرت یعقوب و حضرت یونس کہ جنکو زبان انگلشیہ مین جیکب و جوزف و جانس کہتی ہین اور اسیطرح لفظ کوتوال کہ ہندی لفظ ہی بمعنی صاحب قلعہ - اصل مین کوٹ وال تہا و کوٹ بمعنی قلعہ و وال بمعنی صاحب - اکثر کتب مین دیکہا گیا ہی کہ ایک کو بنام دیگری ہی موسوم کرتے ہین -

تیسرے - ازروی تحقیقات ولکاکس صاحب ملازم رصد سلطانی اودہ سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ۱۳۲۳ع مطابق ۷۲۴ ہجری مین ہر سنگہ دیو راجہ سمران گڈہ قوم سورج بنس نی جو حاکم ان ملک اودہ ہی تہا ملک نیپال کو اپنی قبضہ مین کیا ۱۷۶۸ع تک اولاد اوسکی اوپر ریاست کے

قابض رہی المختصر اس تحریر سے اسمقام پر یہ فایدہ ہی کہ سنہ مذکور سے سنہ حال تک
پانچ سو باون ۵۵۲ برس کا فرق ہی اوسوقت مین بھی نام اسملک کا اودہ تھا-

چوتھے - بعضون نی لکھا ہی کہ تمام صوبجات ہی یہ صوبہ چہارم اور ایک بڑا شہر ہے
مردم ہند اسکو آیودھیا یعنی اجودھیا کہتی ہین اور آودھیش سری راجہ رام چندر پسر
راجہ جسرتھہ کا نام ہے - اور معنی اوسکی ملک اودہ ہین اور یہ شہر کنارے دریای گھاگھرہ
وکوڑیا و سرجو پر واقع ہی جہان کہ یہ تینون دریا آپسمین ملکر نا غرو بہ سرجو ہین - بہرایچ
و لکھنو - وخیر آباد - و بلگرام داخل اس صوبہ کی ہین طول اس صوبہ کا گورکھپور سے
قنوج تک ایکسو پینتیس ۱۳۵ کوس اور عرض کوہ شمال سے الہ آباد تک ایکسو پندرہ کوس ہی
اور ایک محقق کا قول ہی کہ اختر با طای غیر منقوطہ کی ہو زمانہ سابق مین یہ ملک از بس با
خوف وخطر تھا لہذا فقط خطر کی مناسبت سی اختر نام رکھا گیا اور لفظ اختر ایک لطیفہ تھا
اسواسطہ بعد نظم و نسق کی نام اختر نگر پڑ گیا

پانچوین - بعضی جہاندیدگان پر فن یون حیطۂ حساب مین لاتی ہین کہ غالب ہی اس ملک مین
رصد نجوم کی ہو لہذا اختر شناسان روشن قیاس فی باین لحاظ اس صوبہ کو اختر نگر
لکھا بہرحال یہ راقم عاصی اس بحث مین زیادہ طول دینا مناسب نہین جانتا کہ
صاحبان علم وفن بخوبی واقف ہین کہ یہ ایک بڑا مشکل کام ہی جو صحیح اور غلط مین فرق
کر سکے اور اصلی حقیقت پر دم مارے کہ ہر ملک و ہر شہر کی نامون مین اسی قسم سے
اختلاف پیدا ہین جیسے شہر کاشی کو بنارس کہتی ہین بس بہت مقام ایسے ہین کہ بوجہ
تبدیل حروف و تغیر سلطنت کی اصل حقیقت اونکی بخوبی معلوم نہین ہو سکتی جیسا کہ
نام قدیم اسکا کاشی ہی زبان سنسکرت مین اسکی معنی آراستہ اور بنارس اصل مین بانا ستی ہے
ایکطرف اوسکی دریای برنا اور ایکطرف ردو اسی دریا روان ہی اور درمیان ان
دونون چشمون کی جو کہ سرزمین واقع ہی اوسکو قاعدہ صرف مین بانا لستی کہتی ہین

اور تصرفات فارس وارد و مین بنارس آیا از انجا کہ اس موقع پر بیان تسمیہ اودہ مین راقم کو
مناسب معلوم ہوا کہ کچھ اور شہرونکے نام جو وقتاً فوقتاً تبدیل ہوئے ہین اونکا ذکر بھی لانا خالی
از فائدہ نہین ہی کیونکہ اسکے درج ہونے سے پہلی یہ بات ہی کہ معائنہ اور سماعت تاریخ سے گروہ
سلاطین و کافہ انام کو باعث اصلاح حال معاش و معاد و تہذیب اخلاق و تدبیر منازل
و انتظام محافل مخصوص وقت ظہور ستارہ پر کہ ہر ایک فرد بشر کو اوس سے چارہ نہین ہے
مفید صبر و تحمل ہی اور دوسری ادراک وقایع عجیبہ سے سبب وثوق اعتقاد عظمت آفرینندہ
کون و مکان کا ہے اور اسوقت اختلاف نام کی بحث پیش ہی بنابران وجوہات
اختلاف کی تصدیق کیواسطے ذکر اسکا بیجا نہین ہی لہذا بطور نظیر کے کچھ شہرون کے نام
ذیل مین لکھی جاتی ہین

تمثیلات وجہ تسمیہ ملک اودہ

حضرت جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون و شاہجہان ابن جہانگیر و اورنگزیب ابن شاہجہان
نے خطاب صوبجات ہند کو حسب تفصیل ذیل مقرر کئے۔
مستقر الخلافت اکبرآباد[1]۔ دار الخلافت شاہجہان آباد[2]۔ دار الجہاد حیدرآباد[3]۔
دار السرور بیجاپور[4]۔ دار الامان ملتان[5]۔ دار السلطنت لاہور[6]۔ دار الامارہ مرشدآباد
کشمیر جنت نظیر۔ صوبہ اودہ اختر نگر[9]۔ صوبہ احمدآباد گجرات[10]۔ صوبہ دار الخیر اجمیر[11] وازروی
اعتقاد اجمیر شریف کہ وہان مزار حضرت معین الدین چشتی ہی۔ صوبہ ٹھٹھہ[12]۔ صوبہ مالوہ[13]
صوبہ دکن[14] صوبہ خاندیس[15]۔ صوبہ برہانپور[16]۔ صوبہ اوڑیسہ[17] کہ اوسکو فتحپور بھی کہتے ہین
ڈھاکہ یا جہانگیر نگر۔ راج محل یا اکبر نگر۔ صوبہ بہار[20] عرف پٹنہ۔ صوبہ کابل

تذکرہ فرخ آباد

فرخ آباد ایک تعلقہ موسوم بہ مائینہ تہا اور اسمین راٹھور ہانگری۔ جسمی۔ ساتن پور وغیرہ
بارہ گانون شامل تہے اور نواب محمد خان بنگش نی اسی مقام پر قلعہ بنایا اور فرخ آباد نام رکہا اسمقام پر

دریاے گنگ شمال سی مشرق کو جاتا ہی محمد خان بنگش ابتدای حال مین بجملہ زمی سوار و پیادہ نوکر تہا جبکہ شاہزادہ فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ نی مقام عظیم آبادی واسطے جنگ معزالدین کی خروج کیا محمد خان نی مع چالیس ہزار سوار کی فرخ سیر سی ملاقات کی اور بعطای منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار اور خطاب سی سرفرازی پائی اور جنگ مین فرخ سیر نی بجلدوی ساعی جمیلہ کے اوسکو پرگنہ شمس آباد و بہوجپور و مہرآباد وغیرہ جاگیر مین عطا کیا تب بفاصلہ بارہ کوس قصبہ مؤ شمس آباد حدود پرگنہ بہوجپور مین کنارے دریاے گنگ پر ایک شہر موسوم بفرخ آباد اور دوسرا قایم گنج بنام اولاد اپنی کی قایم کیا اور سرحد کول سی شاہ پور تک کہ تخمیناً ایکسو کوس کا فاصلہ ہوگا محمد آباد ۔ دریا گنج ۔ خدا گنج ۔ بیبی گنج علی گنج ۔ یاقوت گنج ۔ شمشیر گنج ۔ کانس گنج وغیرہ آباد کئے چنانچہ بعض اونمین سے جنگ راجہ نول راے نائب ریاست اودہ مین پامال و ویران ہوگئے تہے ۔

مرشد آباد

مرشد آباد پہلے مقصود آباد کہا جاتا تہا سنہ ۱۱۱۲ ہجری مین دار الامارت بنگالہ ہوا نواب جعفر علیخان تعلیم یافتہ ملک ایران نی جو ایک نکہ برہمن کی بطن سی تہا ۔ اور شہر ڈہاکہ مین مجمع و باش رکہتا تہا پیشگاہ حضرت عالمگیر سی صوبہ داری بنگالہ پر مقرر ہوا اور شہر ڈہاکہ کو چہوڑ دیا ۔ اور مقصود آباد مین سکونت اختیار کی بعد اورنگ زیب عالمگیر کے صوبہ بنگالہ کو جگت سیٹہ کی مدد سی خرید کر لیا اور سنہ ۱۱۳۸ ہجری مین انتقال کیا شجاع الدولہ داماد اوسکا مالک ریاست ہوا سنہ ۱۱۵۲ ہجری مین علاؤ الدولہ سرافراز خان رئیس ہوا بعد ایکسال کی اوسکو الہ وردی خان نی مار ڈالا سنہ ۱۱۶۹ ہجری مین الہ وردی خان نی وفات پائی غلام حسین خان مخاطب بہ سراج الدولہ اوسکے لڑکے نے کہ ظلم اوسکا مشہور ہی ترقی پائی اور کلکتہ کو پہلی لڑائی مین انگریزون سی چہین لیا اور بعد اوسکے شکست کہائی اور میرن کی ہاتہ سے مارا گیا الحاصل اس ریاست مین جو سکہ مدور بخط نستعلیق جاری تہا واسطے ملاحظہ ناظرین کی ذیل مین

درج ہے عبارت - طرف اول - سکہ زد بر ہفت کشور سایہ فضل الہ + حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ + عبارت طرف ثانی سنہ ۱۹ - جلوس میمنت مانوس ضرب مرشد آباد

عظیم آباد

ظاہر ہو کہ عظیم آباد کو زبان ہندی مین پٹنہ کہتے ہین جب راجہ جرا سندہ آغاز دور کلجگ مین اس ملک کا حکمران تہا تب اوسکے عہد مین اس مقام کا نام پہول پر مشہور و مشتہر تہا - بعد اسکے پاٹل نام راجہ مالک اس ملک کا ہوا اوسوقت پاٹل پتر نام اوسکا موسوم ہوا بعد اوسکی ہندی زبان مین پٹنا نام رہا اور بسبب ازان بنام پٹن دیوی معبد ہنود مشہور ہوا جسوقت حضرت محمد معظم شاہ بہادر نے عظیم الشان لڑکے اپنے کو وزارت اڑیسہ و پٹن والہ آباد پر علاوہ صوبہ بنگالہ کے سرفراز کیا عظیم الشان نے اوس مقام کا نام عظیم آباد رکہا سکہ جات ذیل مین درج ہین سکہ عہد شاہجہان - سنہ جلوس - عبارت طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی - سکہ عہد عالمگیر - عبارت طرف اول ابوالمظفر محی الدین الدنیا والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی ۔ طرف دوم ضرب پٹنہ سنہ احد جلوس میمنت مانوس - سکہ فرخ سیر - شکل مدور و خط نستعلیق عبارت اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر پادشاہ بحر و بر فرخ سیر + عبارت طرف ثانی - ضرب عظیم آباد سنہ جلوس میمنت مانوس

ٹھٹہ

ٹھٹہ مخاطب بہ نشاط افزا - زمانہ قدیم مین یہ بہی آباد ایک شہر تہا اور سلطنت گاہ یہی مقام تہا اور قلعہ اس مقام کا ایکہزار چودہ برج رکہتا تہا جب اودیپوری مصافات اوسکی مین پایہ تخت ہوا دیول نام ہوا اور پہر ٹہٹہ - راقم کو تحقیق معلوم نہین کہ کس حاکم کے وقت مین یہ لقب ہوا -

لاہور

لاہور - یہ شہر قدیم دریای راوی پر واقع ہے اسکی آبادی کو لو خلف راجہ رام چندر والی

او دہی نسبت دیتے ہیں اور بعض مقام مین لہورو لکھا ہوا دیکھا گیا جو کہ گردش افلاک
سی دار الحکومت اس ولایت کی شہر سیال کوٹ مین قایم ہوئی تب ۳۹۰ سنہ ہجری مین محمود غزنوی
نے اس ملک پر قبضہ کر لیا خسرو شاہ اوسکی لڑکے نے لاہور کو دار السلطنت بنایا
عرصہ تک وہان سلاطین تیموریہ نے اسکی آبادی مین ہمیشہ کوشش رکھی سکہ ہای رایج کی تفصیل ذیل
مین مندرج کیجاتی ہی۔ سکہ ہای عہد اکبر بادشاہ ۴۰ سنہ جلوس شکل سکہ مدور و خط نستعلیق
عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر جل جلالہ و عبارت طرف فوقانی۔ ضرب لاہور تیر الہی ۳۰ سنہ
شکل مربع و عبارت طرف اول ایضاً۔ طرف ثانی۔ ضرب لاہور فروردین الہی ۴۳ سنہ
طرف اول ایضاً و طرف دوم۔ ضرب لاہور بہمن الہی۔ ۳۷ سنہ جلوس۔ طرف اول ایضاً
و طرف دوم۔ ضرب لاہور مہر الہی۔ ۴۳ سنہ۔ عبارت طرف اول ایضاً۔ طرف دوم
ضرب لاہور شہریور الہی۔ و ۹ سنہ ہجری شکل سکہ مربع و خط ثلث۔ عبارت طرف اول
سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ضرب لاہور۔ و طرف دوم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سکہ ہای عہد جہانگیر بادشاہ۔ ۱ سنہ جلوس۔ عبارت اول۔
نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ۔ طرف دوم ضرب لاہور ماہ اردی بہشت الہی۔ و شکل سکہ
مدور و خط نستعلیق۔ ۵ سنہ جلوس۔ عبارت اول شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ
طرف دوم۔ روی زر را ساخت نورانی برنگ + مہر و ماہ + ضرب لاہور۔ شکل مدور خط
نستعلیق۔ ۱۷ سنہ جلوس ۱۰۳۱ سنہ ہجری۔ عبارت طرف اول۔ زنام شاہ جہانگیر شاہ اکبر نور +
عبارت طرف فوقانی۔ ہمیشہ باد ابر روی سکہ لاہور + شکل مدور و خط نستعلیق۔ سکہ عہد شاہجہان
۲ سنہ جلوس۔ عبارت طرف اول۔ شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی
ضرب لاہور۔ طرف دوم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر بآزرم عثمان و علم
علی۔ شکل مدور و خط نستعلیق۔ رفیع الدرجات۔ ۲ سنہ جلوس۔ عبارت طرف اول
زد سکہ بہند با ہزاران برکات + شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات + طرف دوم۔ ضرب دار السلطنت لاہور

سنہ جلوس سمت نقوش		
	کشمیر	
کشمیر دار الملک اس صوبہ شہر سری نگر مدت سے آباد ہے۔		
	احمد آباد	

احمد آباد زمانہ قدیم مین شہر پٹن تخت نشینی کا مقام تھا ۸۱۳ سنہ ہجری مین سلطان احمد بن سلطان محمد مظفر شاہ سریر آرا ہوا۔ اور قلعہ اور عمارات کنارے دریا کی طیار کرائی اور اس صوبہ کو بنام احمد آباد موسوم کیا۔ سکہ ہای سلاطین ذیل مین رقم ہین۔ اکبر بادشاہ۔ سنہ جلوس۔ عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر جل جلالہ۔ عبارت طرف دوم۔ ضرب احمد آباد بہمن الٰہی شکل مدور خط نستعلیق۔ سنہ عبارت طرف اول۔ ایضاً۔ طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی۔ شکل مربع وخط نستعلیق۔ ۴۔ عبارت اول۔ ایضاً۔ طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی سنہ جلوس۔ جہانگیر بادشاہ۔ ۱۔ عبارت طرف اول۔ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ طرف دوم۔ سکہ زد در احمد آباد از عنایات اله شکل مدور وخط نستعلیق سنہ جلوس و سنہ ہجری ۲ شکل سکہ مدور وخط نسخ۔ سنہ ھ۔ عبارت طرف اول۔ نور الدین جہانگیر شاہ۔ طرف دوم۔ ضرب احمد اباد آخرین ماہ آذر الٰہی۔ شاہجہان۔ سنہ جلوس و سنہ ھ۔ عبارت طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب احمد آباد۔ عبارت طرف دوم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان و علم علی شکل مدور خط نستعلیق ۲۔ سنہ جلوس۔ عبارت طرف اول۔ شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی۔ عبارت طرف دوم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب احمد آباد فروردی ماہ الٰہی۔ شکل مدور وخط نستعلیق۔ مراد بخش۔ عبارت طرف اول۔ محمد مراد بخش بادشاہ غازی ضرب احمد آباد۔ طرف دوم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شکل مدور۔ وخط نستعلیق معز الدین جہاندار شاہ۔ سنہ ھ سنہ۔ عبارت طرف اول۔ زدہ سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ +

ابو الفتح غازی جہاندار شاہ + عبارت طرف دوم - ضرب احمد آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس

مالوہ عرف اوجین

مالوہ عرف اوجین ایک شہر بزرگ و قدیم تختگاہ راجہ بکرماجیت کا تھا یہ راجہ صاحب سمبت مشہور ہے اور اوسکا سمبت آجتک رائج ہے جسکی تعداد اونیس سو تینتیس ۱۹۳۳ حال الحال ہے آغاز سال اس سمبت کا ماہ چیت مین ہوا کرتا ہے - سکہ - عہد فرخ سیر بادشاہ عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + طرف دوم ضرب دار الفتح اوجین سنہ جلوس میمنت مانوس

اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد

اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد - زمانہ قدیم مین اس شہر کو راد ہانگری کہتے تھے بعد اوسکے بنام دیوگڈہ موسوم ہوا جسوقت سلطان محمد محی الدین خلجی نے تمام ملک دکن کو قبضہ مین کیا قلعہ دیوگڈہ کو نامزد بدولت آباد کیا جب شاہجہان بادشاہ اس ملک پر قابض ہوا - اورنگ زیب شاہزادہ کو صوبہ داری دکن پر سرفراز کیا قصبہ کہرکی مین شہر اورنگ آباد آباد کیا سکہ عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + ضرب خجستہ بنیاد سنہ جلوس میمنت مانوس

بنگالہ

بنگالہ موسوم بہ جنت البلاد جسکا مقام حکومت شہر ڈہاکہ مشہور ہے حضرت جہانگیر بادشاہ ذیکوشش خاص سے بنام جہانگیر نگر مشہور کیا اور اسی بادشاہ نے زیور بنام جہانگیری یا ہند دست بند و انگشتری و پنج انگشت اور زنجیر ہای مرصع ایجاد کیا اور کتاب فرہنگ جہانگیری بنام اسی بادشاہ کے نام پر تالیف ہوئی سکہ ہای ذیل مین درج ہین عہد جہانگیر بادشاہ - شکل سکہ مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ طرف دوم ضرب جہانگیر نگر ماہ فروردی الہی - عالمگیر بادشاہ شکل مدور - خط نستعلیق - سنہ جلوس - عبارت طرف اول - شاہ عالمگیر بادشاہ غازی - طرف دوم - ضرب جہانگیر نگر سنہ جلوس میمنت مانوس

اکبر آباد

اکبر آباد ملقب بدار الخلافت - پہلی ایک موضع بنام آگرہ تھا سلطان سکندر لودی نی سنہ ۹۱۱ ہجری عہد حکومت اپنی مین مقام سلطنت مقرر کیا بعد اوسکے بادل گڈھ مشہور ہوا حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نی سنہ ۹۷۲ ہجری مین اس مقام پر قلعہ سنگین طیار کرایا اور اکبر آباد نام رکھا اور اکثر مزار علماے دین اسلام و بادشاہان عالی مقام کی تعمیر کرائے اور اسکی روایت یہ بھی زمانۂ قدیم سے مشہور ہی کہ یہ گانون مشہور بہ اگروڑہ تھا اور اسمین قوم اگروالہ سکونت رکھتی تھی اس سبب سی بمناسبت اس قوم کے بنام اگروڑہ مشہور رہتا تھا حضرت اکبر نے ہنگام تیاری قلعہ کے تحقیقات حال سکناے شہر کی تب معلوم ہوا کہ یہ فرقہ اجتماع دولت و مال مین بوجہ اشتغال کاروبار تجارت و اتفاق قوم از بس ہوشیار ہے بوساطت وزیر تفرقہ اس قوم کا بنظر لوازم ملکداری مناسب سمجھکر اس فرقہ کو شہر بدر کر دیا - حضرت جلال الدین محمد اکبر نی شاید کوئی سکہ خاص ضرب اکبر آباد جاری نہین کیا یا راقم کی نظر سی کسی تحریر مین نگذرا - مگر چند سکے لکھی جاتی مین ۱ شکل سکہ مدور خط ثلث - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - ۲ شکل بیضاوی خط ثلث طغرائی عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ضرب - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۳ شکل مثمن - خط ثلث طغرائی - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد بادشاہ سلطان لا جل خلد اللہ ملکہ بجاپیت - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابا بکر بعدل عمر ۴ مسدس خط ثلث طغرائی ۹۸۱ھ - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ خلد اللہ دار الخلافت طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - ۵ مربعہ - خط نستعلیق - سنہ - عبارت طرف اول جلال الدین اکبر بادشاہ غازی الف - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - ۶ مربعہ خط نستعلیق ۹۸۶ھ عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ تعالی ملکہ ضرب اردوے ظفر قرین - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابو بکر بعدل عمر بحیای عثمان بعلم علی

سکہ جہانگیر بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق - سنہ ۱۱ جلوس سنہ ۱۰۲۵ھ - عبارت طرف
اول - نور الدین جہانگیر اکبر شاہ - طرف دوم - ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت الٰہی - شکل
ایضاً - خط ایضاً سنہ ۲۱ جلوس سنہ ۱۰۳۵ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر شاہ اکبر شاہ
طرف دوم - روی زیور در آگرہ زر یافت - شکل مربع خط نستعلیق سنہ ۱۱ جلوس سنہ ۱۰۲۵ھ
عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ + ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت
شکل مدور - خط نستعلیق سنہ ۱۶ جلوس سنہ ۱۰۳۱ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر
شاہ اکبر شاہ + روی زیور در آگرہ زر یافت + طرف دوم - تصویر نیم جوت و نیم ثور -
سکہ شاہجہان بادشاہ - شکل مدور سنہ ۲ جلوس خط نستعلیق - عبارت طرف اول
صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی - طرف دوم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبر آباد - شکل مربع خط ایضاً سنہ ۲۵ جلوس - عبارت
اول و دوم ایضاً - شکل مربع خط ایضاً سنہ ۳۵ جلوس - عبارت طرف اول - صاحبقران
ثانی شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی ضرب اکبر آباد - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بصدق ابی بکر و عدل عمر آزرم عثمان و علم علی - شکل و خط ایضاً سنہ ۶ جلوس - عبارت
طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم -
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبر آباد - شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت آگرہ - سنہ [illegible] جلوس شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب محمد شاہجہان بادشاہ غازی شہریور ضرب اکبر آباد -
سکہ اورنگزیب عالمگیر - سنہ [illegible] جلوس شکل مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول
عالمگیر بادشاہ غازی ابو الظفر محی الدین بادشاہ - طرف دوم - ضرب اکبر آباد جلوس
شکل و خط ایضاً سنہ جلوس - عبارت طرف اول - سکہ زد در جہان چو بدر منیر

زیب اورنگ شاہ عالمگیر - طرف دوم - ضرب مستقر الخلافت اکبر آباد سنہ جلوس میمنت مانوس - سکہ فرخ سیر بادشاہ - شکل مدور و خط نستعلیق سنہ ۵ جلوس - عبارت طرف اول - سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + ضرب مستقر الخلافت اکبر آباد سنہ جلوس میمنت مانوس - سکہ شاہ عالم بادشاہ شکل مدور - خط نستعلیق سنہ ۴۵ جلوس - سنہ ۱۲۱۸ ہجری - عبارت طرف اول - سکہ زد بر ہفت کشور سایہ فضل اله + حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ + طرف دوم - میمنت مانوس تصویر مجملی ضرب دار الخلافت اکبر آباد

الہ آباد

الہ آباد جسکا نام کتب ہندی مین پریاگ ہی درمیان دریاے گنگ و جمن کی آباد ہے جب محمد جلال الدین اکبر بادشاہ نی شہر عظیم اور قلعہ سنگین تیار کیا الہ باش اسمقام کا نام رکھا اور شاہجہان بادشاہ کی وقت مین اسکا نام الہ آباد ہو گیا - سکہ عہد جہانگیر بادشاہ شکل مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول - ہمیشہ چو زر مہر و ماہ رایج باد + طرف دوم بغرب و شرق جہان سکہ الہ آباد + --

امرت سر

امرت سر - مثال اس شہر کی یہ ہی کہ اکثر شہر کثرت استعمال و نافہمی زبان غیر سی اپنی اصلی نام کے کچھ کچھ خلاف مشہور ہو جاتی ہین مگر وقت غور کے اصل مین تفاوت نہین پایا جاتا ہے ہم جبطور سی امرت سر کہ مضافات صوبہ لاہور ہے امرت بمعنی آبحیات اور سر بمعنی تالاب اسواسطہ یہ شہر بنام تالاب کی مشہور ہوا اور علی ہذا القیاس انبر بمعنی پارچہ - و عنبر بمعنی خوشبو

پس یہ دونہ نام غلط ہین

فیروز آباد

فیروز آباد - انیس العارفین مین لکھا ہے کہ فیروز آباد بنام جو مشہور تھا جسکو گشتاسب نے آباد کیا تھا اور عمارات وغیرہ تیار کرائی تہی جسوقت سکندر رومی نی اسکو فتح کیا

متعلقہ صفحہ ۲۱

نواب ابو المنصور علیخان بہادر



॥ नवाब अबुल मन्सूर अलीखां बहादर ॥

فیروز آباد نام رکہا اور بعضی کا قول ہی کہ اردشیر بابکان نی اسکو مسخر کیا اور معنی جور کی برہان ہین مرقوم لکہتے ہین کہ اصطلاح فارسیون ہین ایک خط کا نام ہی جو شراب خواران ایات کی پیالون پر ہوتا ہے اور سکندر رومی لڑکا فیلقوس کا ہے فیلق بمعنی لشکر و اوس بمعنی امیر یعنی ای امیر لشکر اور اسیطور سہرند زمانہ سابق مین داخل سامانہ کی تہا سنہ ہجری ۷۵۲ سنہ ہجری مین سلطان فیروز شاہ اول یا ثانی نی اوسکو سامانہ سے جدا کرکی سرکار مقرر کیا اور سہرند نام رکہا اور لغت مین سہرند بالکسر ہے اور بعضی سرہند کہتے ہین اور سرہندی بیگم نے شاہجہان آباد مین بیرون لاہوری دروازہ کی ایک مسجد سنگ سرخ سے تمام و کمال تیار کرائی تہی۔

واضح ہو کہ اودہ کا بیان ہم کر رہے تہی اور نواب صفدر جنگ بہادر کی اودہ مین پہنچنی کی خبر لکہہ چکی تہی کہ اس درمیان مین تسمیہ اودہ کی بیان مین یہ تذکرے متفرق شہرون کی لکہنا پڑے اب پہر وہی سلسلہ ہمارے بیان کا قایم ہوتا ہے۔

قصہ کوتاہ جب نواب صفدر جنگ بہادر بپایہ حضرت ابو النصر مجاہد الدین اودہ مین بمقام بندی ٹیلہ دریاے گہرگہر (جہان پر نواب سعادت خان برہان الملک نی عہد حکومت اپنی مین خیمہ نصب کرکی اوس مقام پر حویلی خاص و بنگلہ چوب و خس اور احاطہ خام بقید بروج قلعہ اور محلسرا خام تیار کرایا تہا وہ سرزمین بنام بنگلہ کی مشہور تہی) پہنچی اور اس مقام کو ریاست گاہ قرار دیکی فیض آباد نام رکہا اکثر روسا عہد و فرزندان دیوان آنمارام نی امکنہ و دوکاکین قلعہ کو آراستہ کیا غرض کہ اوس مقام نی خوب رونق پائی اور آبادی کثرت سی ہوئی جب بتاریخ بائیسوین ۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱ ہجری کو مقام پاپڑ گہاٹ مین نواب صفدر جنگ نی دنیای فانی سے کنارہ کیا نعش اونکی بمقام گلاب باڑی واقع فیض آباد بسپرد زمین ہوئی اور بعد چند روز کی شاہجہان آباد واقع شاہ مردان مین دفن ہوئی اور استخوانہای نعش بمعرفت میرزا بچہ حکیم مرزا علیخان کی

گر بپای علی مین پنجرہ وطاق روضۂ قدسین مزین ہوئی تاریخ وفات چو آن صفدر عرصۂ مردی +
زدار فنا گشت رحلت گزین + چنین سال تاریخ او شد رقم + کہ بادا مقیم بہشت برین + زمان حکومت و نفیس برس رہے
اس عہد مین جمع ممالک [illegible] ایک لاکہ روپیہ کی جاگیر دار اور دیوان تہے اور منشی بہکہاریداس عمدہ منشی گری پر مامور رہے

تذکرۂ برہان الملک نواب شجاع الدولہ ابوالمنصور خان صفدر جنگ فدوی احمد شاہ بادشاہ

شجاع الدولہ بسن بیست وشش سالگی بمقام فیض آباد مین بتاریخ چوبیسوین شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۸ ہجری کو مسند نشین ریاست ہوئے اور سولہوین تاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۳ ہجری کو باریاب ملازمت شاہ عالم بادشاہ دہلی ہو کر ناظر دیوزیر ہوئے جو کہ شہر لکھنؤ مین زیادہ قیام نہین لگے اس سبب سے مقام فیض آباد کی رونق ہونے لگا ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۶۵ عیسوی مطابق سنہ ۱۱۷۸ ہجری مین بمقام بکسر فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر سے مقابلہ ہوا اور وجہ مقابلہ یہ ہوئی تہی کہ نواب قاسم علیخان صوبہ دار بنگالہ مقابلہ فوج انگریزی سے شکست کہا کر واسطے استعانت کی پاس نواب شجاع الدولہ بہادر کی اس صوبہ مین آیا تہا اور نواب موصوف اور شاہ عالم بادشاہ دہلی نے کمک دی مگر فتح فوج انگریزی کی ہوئی تصریح اسکی باعث طول ہے خلاصہ یہ ہے کہ نواب ممدوح بجمعیت دس ہزار سوار عین معرکہ کارزار بجبری بسبب [illegible] سرداران فوج و راجہ بینی بہادر جو کمپنی انگریز بہادر سے تنخواہ لیتے تہے علیحدہ ہو کر بمع صوبدار رای برادران [illegible] وغیرہ کو فیض آباد مین داخل ہوا اور [illegible] بہالیکر لکہنؤ مین وارد ہو کر دوسرے روز جسکو لشکر [illegible] کو کوچ کیا پس از انقضای شاہ باقرار ادای پانچ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک مقبوضۂ قدیم جدید سے تاریخ گیارہوین ذیحجہ سنہ ۱۱۷۸ ہجری کو سرکار کمپنی انگریز بہادر سے صلح کی اور بعد صلح کے مقام فیض آباد کو مسکن قرار دیا اور عمارات عمدہ و دیوار شہر پناہ تیار کرائی اور بعد چند سال کی سوا احاطہ قدیم دو احاطہ دیگر بطرز جدید بنائے اور بازار ترپولیہ واقع چوک علاوہ دیگر باغات وغیرہ تعمیر کئے اس عہد مین ملک روہیلہ بہی شامل صوبہ اودھ ہوا مجمل

شرح اوسکی یہ ہے کہ ۱۱۸۵ھ مین مرہٹون نے دہلی کو فتح کیا اور شاہ عالم بادشاہ کو
قید کر کے قصد تاراج ملک روہیلہ کا کیا افغانان یعنے روہیلون نے خوف کھا کر نواب
شجاع الدولہ صوبہ اودہ سے مدد چاہی اور تین لاکھ روپیہ دینے کو اقرار کیا اوسوقت جیش
دریاے گنگ پر پہونچ گئے تھے نواب اودہ بوجہ بعض واقعات ملک اودہ ملک روہیلکھنڈ تک
نہ پہونچ سکے اودہر مرہٹہ عبور دریای گنگ کرنا چاہتے تھے ادہر روہیلہ نواب سے خواستگار
مدد تھے حتی کہ مرہٹہ ملک روہیلون کا غارت کر لے گئے تب نواب اودہ نے روہیلون سے
روپیہ حق الاعانت طلب کیا روہیلون نے اوسکے دینے مین انکار کیا آخرکار بمقام
فتح گنج کہ شہر بریلی سے بمسافت پندرہ ۱۵ کوس واقع ہے فیمابین نواب اودہ و روہیلون
کے معرکۂ کارزار گرم ہوا آخرکار روہیلون کی شکست ہوئی تمام ملک روہیلکھنڈ قبضۂ اقتدار
نواب اودہ مین آیا مگر نواب اودہ نے بر طبق سفارش صاحبان انگریز کسیقدر ملک مفتوح
اپنی سے فیض اللہ خان روہیلہ کو دیا الغرض اسوقت تک علاوہ توپخانہ وغیرہ اسی
ہزار سپاہی تلنگہ سرخ پوش و چالیس ہزار سپاہی سیاہ پوش ملازم ریاست تھی اوران کا
سرگروہ سید احمد بیمی والا جسکے ہمراہی کی ساتھ بندوقین انگریزی اور توڑی دار تھین
مقرر تھا سوارون کے رسالے اور بڑے بڑے عالیخاندان مثل نواب مرتضیٰ خان بڑیچ و مرہٹہ وغیرہ افسر تھے اور دو ہزار فرنگی
و فرانسیس رفیق و ملازم تھے جو ہمیشہ تعلیم پلٹن و تیاری توپ و سامان حرب مین مصروف
رہتے تھے اور علاوہ اسکے خواجہ سرایان و غلامان خانگی کا ایک گروہ تھا اور وکلاء ہر سلطنت مثل
نظام علیخان ابن نظام الملک دکھنی و ضابطہ خان و نواب ذوالفقار الدولہ نجف خان ۔
میر نعیم خان بہادر مع لشکر ثابت خانیان و فوج بوندیلہ و چندیلہ و محمد شیر خان مع رسالہ
سوار و پیادہ اسی شہر فیض آباد مین رہتے تھے اور بائیس ہزار ہرکارہ و جاسوس
تھے اور اس انتظام سے پونا و دکن سے ساتوین روز اور کابل سے گیارہوین روز خبر پہنچتی
راقم نے بسبب طول ہونے ذکر زیادہ تصریح مناسب نہین جانی مگر جسقدر حال اس عہد کا مالت

گیا ہے وہ اس واسطے ہے کہ بعد انقلاب زمانہ کے اس رئیس کی ثروت وحال انتظام اس کیفیت اور شان پر تھا الغرض نواب موصوف نے بعمر چہل وپنج سالگی کے تاریخ بیست ودوم ۲۲ شہر ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری کو وفات پائی اور گلاب باڑی واقع فیض آباد مین دفن ہوئے اور بعد چند روز کی ستخواںہای جسم شاہجہان آباد کو بھیجے گئے تاریخ وفات ہمندرج ذیل ہے

تاریخ چون شجاع صفدر ہند رہ ربان جلال ٭ رفت سوی ملک باقی زین سرای پر گزند ٭ شد شجاعت بی سر و بے پا سخاوت عزم نیز ٭ تاج خود را بر زمین از گریہ وزاری فگند

اس عہد مین میجر پیلیر صاحب رزیڈنٹ سرکار کمپنی انگریز بہادر کی طرف سے رہا — اور دیوان راجہ صورت سنگہ - منشی - راجہ لشن سنگہ - عہد حکومت اٹھارہ برس ۱۸ - تعداد فرزندان - چوبیس ۲۴ او بنات بارہ ۱۲ -

تذکرہ آصف الدولہ بہادر وزیر

عمدۃ الملک مدار المہام وزیر الممالک اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یحیٰ خان آصف الدولہ ہزبر جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ فرزند نواب شجاع الدولہ بہادر عرش منزل نے ۱۱۸۸ ہجری مین بعمر بیست وہفت سالگی کی سند ریاست موروثی کو زینت بخشی اور لکھنؤ کو ریاست گاہ بنایا اور بہ طبق ایمای سرکار کمپنی کے گورون کو جو ملازم ریاست اودہ تھے برطرف کیا اور بوجہ اقرار حفاظت اپنی ملک اودہ کی کل محالات متعلقہ راجہ جیت سنگہ یعنے بنارس جونپور اور متعلقات اوسکی گویا ایک ملک وسیع مع مال وسایر کی سرکار کمپنی کو دیدیا نسبت اس ملک کی بعض مورخین کا قول ہی کہ نواب سے اس ملک کو مختار الدولہ نے جو نائب تھا اپنی کارسازی سے لکھوا دیا گو شاید یہ امر ظہور مین نہین آیا تھا اور نواب کا ایک ذکر یہی ہے کہ نواب نے چاہا کہ دریاے سرجو پائین عمارت سمن برج کے دریاے سرجو موج مارتی لہذا انہون سے کہا کہ جس تدبیر سے ہو یہ دریا سرجو نیچے سمن برج کے جاری ہو ورنہ

متعلقہ صفحہ ۴۲

نواب شجاع الدولہ بہادر



॥ नव्वाबशुजाउददौलाबहादर ॥ २॥

متعلقہ صفحہ ۲۴
نواب آصف الدولہ بہادر



॥ नबाबआसफ़दौलाबहादर ॥ ५॥

متعلقہ صفحہ ۲۵

وزیر علیخان پسر خواندہ نواب آصف الدولہ



॥ वजीर अलीखां ॥ ८ ॥

مسلمان کر ڈالین برہمنون نے بعد اندیشہ کے واسطے بخشش مادہ گاوان کہا اور خود دینی قواعد
مذہبی کے موافق پرستش و عبادت مین مصروف ہوئے نواب نے برطبق ہدایت برہمنون کے مادہ گاوان
مع پوشش زر و شاخہای طلا عطا کین و رہائے مرحوم بفور اس عمل کی بائین ہمن برج کی گذر گیا
لیکن بعد چند روز کے عمارت ہمن برج شق ہوگئی مگر یہ بات دنیا مین یادگار رہگئی الغرض
نواب نے جب لکھنؤ کو قیام گاہ بنایا تب اکثر امکنہ عمدہ تیار کرائے جنکا ذکر تیاری امکنہ رئیسان
اس خاندان مین مفصل بیان ہوگا اوس وقت سے شہر لکھنؤ نے زینت پائی روز بروز آبادی ترقی پر
ہوئی اور اکثر ہر شہر و دیار کے لوگ آکر یہین بسنے لگے - اس عہد مین انتظام ریاست کا
بموجب عہد نواب شجاع الدولہ بہادر کے بدستور رہا منجملہ تین جدید باتون کے جو خلاف
عہد نواب شجاع الدولہ وقوع مین آئین دو باتونکا حال یعنی علاقہ راجہ جیت سنگہ کا قبضہ سرکار
کمپنی انگریز مین آنا اور گورونکا ریاست اودہ سے موقوف ہونا اوپر بیان ہو چکا تیسرا امر یہ کہ
آٹہ ہزار فوج جنگی از روی عہد منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر باعانت و حفاظت ملک اودہ
بمقام سلطانپور و سیتاپور رہا کرتی تھی اور اسکی تنخواہ مالک ریاست اودہ سے ملتی تھی برخاست
ہوئی اور فوج نظامت مامور ہوئی قصہ کوتاہ نواب آصف الدولہ بعد حکومت بیست و سہ سال
بعمر پنجاہ و یکسال و چند ماہ بتاریخ اٹھائیسوین ۲۸ شہر ربیع الاول ۱۲۱۲ ہجری کو اس دنیائے ناپایدار
سے عالم جاودانی کو سدہارے امام باڑہ تعمیر کردۂ خاص واقعہ لکھنؤ مین دفن ہوئے تاریخ
وفات کی ذیل مین درج ہے مصرعہ آصف الدولہ بفردوس برین منزل کرد (تفصیل عملہ)
دیوان راجہ صورت سنگہ و راجہ ٹکیت رائے - منشی راجہ جھاؤ لال - بخشی مولانا نسیم
نائب مختار الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان کابلی و مختار سرفراز الدولہ حسن رضا خان بہادر
تفضل حسین خان - رزیڈنٹ جان برسٹو صاحب بہادر - مسٹر الیوس صاحب بہادر - مسٹر جانسن صاحب بہادر

تذکرہ وزیر علیخان وزیر پسر خواندہ آصف الدولہ

وزیر علیخان نے بعد وفات نواب آصف الدولہ جناب مغفور [illegible] کے

مسند ریاست پر قبضہ پایا اور بعد حکومت پنج ماہ و دو یوم بوجہ نہو سنے حق وراثت کے باستر ضاے بیگمات و اہلکاران باعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر حکومت ریاست سے معزول ہوکر بمقام بنارس بھیجے گئے اور بعد ہٗ وزیر علیخان بالزام قتل مسٹر انگریز مثل چیری صاحب وغیرہ جسکا ذکر کچھ ضرور نہین ہے بنارس سے آوارہ ہوکر بمقام جے نگر گرفتار ہوا اور جسقدر روپیہ متنازع و گرفتاری مین معرفت اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر خرچ ہوا ریاست اودہ سے سرکار کمپنی کو وصول ہوا ہنگام گرفتاری سے تا حیات کلکتہ مین قید رہے ۔

رزیڈنٹ لمڈن صاحب بہادر ۔ مختار ریاست تفضل حسین خان ۔ دیوان راجہ ٹکیت راے منشی راجہ بھولاناتھ ۔ بخشی خوشحال راے

تذکرہ نواب سعادتعلیخان خلف نواب شجاع الدولہ برادر نواب آصف الدولہ

نواب سعادتعلیخان جو بہ سبب ناتفاقی رئیس سابق اودہ کے بنارس مین مقیم تھے بتاریخ سوم شعبان ۱۲۱۲ ہجری سن چہل و پنج سالگی مین لکھنو کو پہنچکر مسند ریاست موروثی اودہ کے مالک ہوئے اور بلقب یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان سالار جنگ نامزد ہوئے جو کہ نواب سعادت علیخان بہادر کی ہوشیاری مشہور ہے بعد حصول ریاست انتظام ملکداری مین مصروف ہوئے اور کارروائی سابقہ پسند نکر کے انتظام جدید کیا یعنے عہدۂ نیابت شمس الدولہ نجم الملک مرزا احمد علیخان بہادر صولت جنگ اور عہدۂ دیوانی نصیر الدولہ فارس الملک محمد علیخان بہادر سپہدار جنگ فرزندان خاص کو دیا اور محکمہ عدالت واسطے انصاف و تصفیہ معاملات قرضہ وغیرہ کے جداگانہ مقرر کیا ۱۲۱۳ ہجری مین صاحب عالیشان میرویل ہنری صاحب بہادر لکھنو مین وارد ہوئے باتفاق و استصواب کرنیل اسکاٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ بابت بجاے داد بعضی معمولات و مرسولات قدیمہ و جدیدہ و تنخواہ سپاہ انگریزی کہ ممالک محروسہ اودہ مین مقرر تھی سند مملکت منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر ہوئے نواب موصوف نے تاریخ سوم رجب ۱۲۱۶ ہجری

متعلقہ صفحہ ۲۶

نواب سعادت علیخان بہادر



॥ नवाब सआदतअलीख़ां बहादर ॥ २॥

نصف ملک قدیم وجدید کہ جمع اوسکی اوسوقت مین ایک کروڑ پینتیس لاکھ چھبیس ہزار چار سو
چوہتر روپیہ کی تھی سن ابتدای فصلی ۱۲۰۹ فصلی سے تفویض سرکار کمپنی انگریز بہادر کردیا اور باقی
یعنے سرکار لکھنو۔ اودھ۔ خیرآباد۔ بہرایچ۔ سلطانپور۔ بیسوارہ کہ جمع اوسکی بھی ا
تھی اپنے تحت حکومت مین رکھا اور وثیقہ عہد وپیمان حسب دستور مورخہ تاریخ مذکور
مرتب ہوکر فریقین کے قبضہ مین ہوا نواب گورنر جنرل مارکوس ولزلی صاحب بہادر جو نواب
سعادت علیخان بہادر سے بمقام کانپور ملاقی ہوکر سمت کلکتہ عازم تھے واسطے انتظام اس
ملک کے جو ریاست اودہ سے حاصل ہوا کانپور مین واپس آئے اور ہنری ولزلی ملقب بہ لفٹنٹ
گورنر بہادر اور متہیو لسلی صاحب بہادر اور آرچ مالہ سنسٹن صاحب بہادر اور
فمبل صاحب بہادر منصب کمشنری پر مقرر ہوئے اور صاحبان ممدوح نے شہر فرخاباد مین کہ شہر بریلی کہ
جو دارالحکومت مقرر تھا اس ملک کو سات حصون پر تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کو ضلع قرار دیا ضلع بریلی
ضلع مرادآباد۔ ضلع اٹاوا۔ ضلع فرخ آباد۔ ضلع کانپور۔ ضلع گورکھپور۔ ضلع جلال آباد
ضلع فرخ آباد کہ قبل اسکے نواب ناصر جنگ پسر نواب مظفر جنگ ابن نواب احمد خان
بنگش کی زیر حکم تھا اور مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالانہ بطریق پیشکش خزانہ ریاست اودہ مین
معرفت نواب موصوف داخل ہوتا تھا۔ دوم شہر صفر ۱۲۱۷ ہجری کو ضمیمہ ملک انگریزی ہوا
جسکی آمدنی حسن انتظام سے ایک کروڑ چھتر لاکھ پہونچی اور گریم مرسر صاحب بہادر سکرٹری
نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ضلع فرخ آباد مین کلکٹر مقرر ہوئے چنانچہ صاحب موصوف
نے بتحریر عہدنامہ عوض ملک مرقوم کے زر نقد واسطے مصارف نواب موصوف یعنے
ناصر جنگ کے مقرر کیا۔ واضح ہو کہ مصنف عمادت السعادت نے دربارہ تقسیم ملک کے یون
تحریر کیا ہے کہ سنہ مذکور مین نواب گورنر ولزلی صاحب بہادر کلکتہ سے کانپور کو تشریف
لائے نواب سعادت علیخان بھی ملاقات کو گئے گورنر ممدوح نے نسبت آنے فرمان
تاکید زر بضرورت جنگ پوناپاٹی نواب صاحب سے کہا نواب سعادت علیخان بہادر

نواب اوسکی کہا کہ ڈیرہ کڑوڑ روپیہ بسبب خاص ہماری ضرورت کے سال بسال لندن کو
نہیں بھیج سکتا لہذا ملک میان دواب و روہیلہ سرکار کمپنی کے تفویض ہونا مناسب ہی
اور تقسیم کر دیا قبل از تقسیم یہ ملک منبع گنگا سے جسکا نام ہر دوار ہی اور میان دواب الہ آباد
سے جہانگیر نگر تک اور شاہجہانپور سے بنارس تک ہی اور جسکی اراضی مزروع و غیر مزروع
سواے بنارس کی چودہ کرور بیگہہ پختہ از روی مساحت تہی نواب کی قبضے مین تہا عہد آصف الدولہ
مین جو فوج کہ بضرورت حفاظت اس ملک کی از روی عہد نامہ نوکر سرکار کمپنی کی تہی چھپن لاکہہ
ستر ہزار چہ سو اٹہہ روپیہ بابت تنخواہ اسی فوج کی ریاست اودہ سے سرکار کمپنی کو دیا جاتا
تہا نواب سعادتعلیخان بہادر نے بلحاظ رضامندی و آسانی وحصول زر نصف ملک ایک کڑوڑ
پینتیس ہزار چار سو چوہتر روپیہ کا دیا جسکے حساب سی اٹہتر لاکہہ بیالیس ہزار آٹہہ سو روپیہ زیادہ
فائدہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا ہوا اور تنخواہین ملازمان شمس النسا بیگم صاحبہ اور بہو بیگم صاحبہ
بنات نواب آصف الدولہ و نواب شجاع الدولہ بہادر و اولاد حیدر بیگخان پیشدست
حسن رضاخان مدار المہام عہد نواب آصف الدولہ بہادر و تحسین غلام بتحریک اہالی
سرکار کمپنی انگریز بہادر و نواب سعادت علیخان نی مقرر کردین - اور سنہ ۱۲۱۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۳ع مین
بر طبق ضرورت سرکار کمپنی انگریز بہادر کو بہت سی گہوڑے دیئے اور نواب سعادت علیخان بہادر نے
انتظام اس ریاست کا حسب قاعدہ و تجویز خاص کیا - مشہور ہی کہ نواب نے خوبی انتظام
و حسن بندوبست سی اپنی مدت حکومت مین بائیس ۲۲ کڑوڑ روپیہ خزانہ ریاست اودہ مین جمع کیا
از روی تحقیقات لارڈ ویلسلی صاحب بہادر بعد منہائی خرچ کے تیرہ ۱۳ کڑوڑ معلوم ہوتا ہے
قصہ کوتاہ نواب ممدوح کو بعد حکومت اٹہارہ سال بسن شصت و سہ سال تاریخ بیست و سوم ۲۳
شہر رجب ۱۲۲۹ ہجری روز سہ شنبہ بوقت شب کو نمکحرام ریاست نے زہر دیکر ہلاک کیا اور مکان
خلف ارشد نواب غازی الدین حیدرخان بہادر واقع لکہنؤ مین دفن ہوئے اور مقبرہ تیار
ہوا مصرعہ تاریخ وفات آہ شد گنج سعادت بزیر زمین + رزیڈنٹ لمسڈن صاحب بہادر

متعلقہ صفحہ ۲۹

غازی الدین حیدر بادشاہ



ग़ाज़ीउद्दीनहैदरवादशाह ॥

کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب بہادر۔ کرنیل کالنس صاحب بہادر۔ کرنیل جان بیلی صاحب بہادر
دیوان ابتدا میں۔ راجہ ٹکیت رای۔ بعد اوسکی نصیر الدولہ مذکرہ صدر۔ منشی لوطارام
راجہ بھولاناتھ۔ بخشی بھولاس رائے و مجلس رائے۔ سنہ فنہ زندہ جاوید

تذکرہ نواب غازی الدین حیدر خان بہادر خلف اکبر نواب سعادت علیخان بہادر حضرت جنت آرامگاہ

نواب غازی الدین حیدر خان بہادر نے سن چہل و دو سالگی میں تاریخ تیئسوین شہر رجب ۱۲۲۹ ہجری کو مسند ریاست کو زینت بخشی اور بہ لقب جد الملک مدار المہام اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ رفیع الدولہ رفیع الملک غازالدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی محمد اکبر شاہ بادشاہ نامزد ہوئے اور شہر جمادی الثانی ۱۲۳۴ ہجری میں تمغا عنایتی شاہ لندن کا پایا اور بہ طبق خود مختاری ملک اور باستصواب سرکار کمپنی انگریز بہادر سکہ زر بنام نامی خاص جاری کیا سکہ عبارت طرف اول۔ سکہ زد برسیم و زر از فضل رب ذو المنن + غازی الدین حیدر عالی نصب شاہ زمن + عبارت طرف دوم۔ سنہ احد دار الامارۃ و تصویر لکھنو جلوس۔ شکل مدور خط نستعلیق۔ اور تاریخ اٹھارہوین شہر ذیحجہ ۱۲۳۵ ہجری کو نواب معلی بتحریک و استرضای نواب گورنر جنرل بہادر کے لقب وزارت موقوف کر کے مخاطب بشاہ زمن ہوئے یعنے حسب دستور شاہان قدیم کے تخت نشین ہوئے اور تعظیم اور آداب اس ریاست کی مثل بادشاہون کی مقرر ہوئے اور خطاب ہر ایک اہلکار اور دفترون کی تجویز ہوئے اور طریقہ تحریر احکام نی بہی مانند ریاستہای شاہی کی رواج پایا اور شہر لکھنو نامزد بدار السلطنت لکھنو ہوا الغرض فیمابین سرکار کمپنی و بادشاہ یعنی غازی الدین حیدر شاہ زمن کی ہشت رضامندی رہی بلکہ ایک تحریر منجانب اشرف الامرا لارڈ ماہرا صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر حضرت شاہ زمن کی نام آئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مقدمہ مین توسل سرکار

انگریزی گانڈہونڈے بادشاہ اپنے ملک کا مالک ہی اہل غرض کو بادشاہ سی عرض کرنا چاہئی رزیڈنٹ کو امور سلطان مین دخل نہین ہی۔ اور بادشاہ نی بعد تخت نشینی کی سکہ زرمین عبارت طرف اول بدستور رکہی مگر عبارت طرف دوم مین۔ سنہ ۱۲۳۶ ہجری۔ سنہ جلوس میمنت مانوس صوبہ اودہ دار السلطنت لکہنو مع تصویر تبدیل کردی۔ اور اس بادشاہ نی مبلغ دو کرور پچاس لاکہ روپیہ بطور قرض حسب ضرورت سرکار کمپنی کو بدفعات یعنے اول مرتبہ ایک کروڑ اور دوسری مرتبہ ایک کروڑ وقت مہم گورکہا۔ اور تیسری مرتبہ پچاس لاکہ دیا۔ اور وقت مہم نیپال کے تین سو زنجیر فیل مع اخراجات متعلقہ اونکی بہیجے۔ اور بعد حکومت چودہ برس کی عمر چھپن سال مین تاریخ ستائیسوین ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری روز شنبہ یوم دیوالی کو وفات پاکر مقبرہ نو تعمیر نامزدیہ شاہ نجف مین دفن ہوئے **تاریخ وفات** از روی بکا داہ گفتم + حیدر بہ نجف مقام بگرفت + دیوان راجہ دیا کرشن۔ و مہاراجہ نول کشن۔ و افتخار الدولہ مہاراجہ میوارام۔ و راجہ بہوانی پرشاد۔ و امید رائے۔ منشی راجہ بہولا ناتہ ورونق علیخان۔ بخشی مجلس رائے۔ رزیڈنٹ۔ منکٹن صاحب بہادر۔ رچارڈ و اسٹر بجی صاحب بہادر۔ کپتان فیکس صاحب بہادر۔ مسٹر ریٹر صاحب بہادر۔ مار ڈنٹ رکٹس صاحب بہادر۔ وزیر۔ شہامت و عوالیمرتبت حشمت و عوالیمنزلت اعتضاد سلطنت عمدۃ الامرا مدار المہام برادر عزیز نواب معتمد الدولہ مختار الملک سید محمد خان بہادر ضیغم جنگ یار وفادار۔ فرزند۔ نصیر الدین حیدر۔ جنکو بطن بادشاہ بیگم سی نہین قرار دیتے ہین۔ ایک دختر بطن بادشاہ بیگم سی تہی

واضح ہو کہ راقم نی بیان تسمیہ ملک اودہ مین مع تمثیلات کے حتی الوسع خامہ فرسائی کی اب کہ یہ شہر لکہنو ریاست گاہ سی تخت نشینی کا مقام ہوا لہذا وجہ تسمیہ شہر لکہنو کی لکہنا ضرور ہے + ظاہرا ضرب سکہ زر بنام اہل صوبہ ملک اودہ راقم کی نظر سے بجز سکہ محمد شاہ عالم بادشاہ جو ذیل مین درج ہے نہین گذرا۔ سکہ۔ عبارت طرف اول۔ سکہ زد بر ہفت کشور

سایۂ فضل الٰہ - حامیٔ دین محمد شاہ عالم بادشاہ + عبارت طرف دوم - سنہ ۱۲۳۴ ہجری
جلوس میمنت مانوس ضرب صوبۂ اودھ دار الامارۃ تصویر

تسمیہ لکھنؤ

لکھنؤ - طول اسکا ایکسو سولہ درجہ ۱۱۶ تیرہ ۱۳ دقیقہ - اور عرض چھبیس ۲۶ درجہ اونتیس دقیقہ ہی کتاب ہرنبس پوران منجملہ اٹھارہ ۱۸ کتاب ہندوستان تصنیف جناب بیاس جی سی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت ہرناچہ راجہس جس مقام پر گرا - وہ مقام بزبان ہنود گڈریزہ ناخن کو کہتی ہین مشہور ہوا یہ وہی نکھہ لؤ ہے جو کہ قبا تر لہجہ سی لکھنؤ زبان زد خاص و عام ہوا از زمانۂ سلف مین دریاے گومتی پر گودن رکھہ جس مقام پر قیام پذیر تھے اونکی نام کی مناسبت سی وہ مقام آجتک گوشڈیا گھاٹ مشہور ہے -

مردم ہندی لکھنؤ کو منسوب بہ لکھن برادر سری رام چندر کی کرتے ہین کیونکہ کتب زبان بھاشہ یعنی اردوی اہل ہند مین لچھمن پوری یعنی لکھن پوری ایک معنی رکھتا ہے اور تحریر شیخان لکھنؤ سی پایا جاتا ہی کہ جو مقام بہ ٹیلہ شاہ پیر محمد مشہور ہی اوسکا نام لچھمنا ٹیلہ تہا اور سید ہمت علی و شوکت علی اولاد سید رکن الدین و شہاب الدین وزیر شاہ مسعود اوس مقام پر قیام پذیر تھے رحم رحمان و بی بی امۃ الزہرا نا کتخدا اولاد شوکت علی سے اوس مقام پر مقیم تہی مسمی ملیچار راجۂ نال ہسیڑہا جسکی نام پر ملیح آباد آباد ہے بطریق سیر لکھنا پوری مین آیا بی بی موصوفہ کی حسن و جمال کا شیدا ہو کر درخواست ازدواج پیش کی جو کہ راجہای اس قرب و جوار کی بسبب کثرت جنگ و جدل کی عاجز تھے تین لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر کر کے سادات کو آباد کرنے متعہد ہو گئے تھے بنا بران ملیچاند کو زبردستی سی باز رکہہ دربی تدبیر تہا رحم رحمان کو درخواست اوسکی سی ملال ہوا مگر از روی مصلحت بمشورہ لکھا قوم اہیر درخواست ملیچاند کو منظور کرنا پڑی اور مہلت تین مہینے کی واسطی سر انجام اسباب شادی کی حاصل کر کے سمت قنوج جو کہ

اوسوقت مقام تخنگاہ راجگان تھا بغرض تدارک بلیحاند کو روانہ ہوا اثنای راہ سے
بدریافت پہونچنے لشکر امیر تیمور مقام دہلی مین طرف دہلی کی چلا بمقام کاس گنج کہ
اوسوقت چترپور مشہور تھا شیخ عبدالرحیم سرگروہ فوج سی ملاقات کی اور اپنی حال
سے خبردار کرکے داد چاہی شیخ موصوف نی دو لاکھہ روپیہ رحم رحمان کو دیکر کہا کہ
پچاس ہزار روپیہ کی شراب اور پچاس ہزار روپیہ کا غلہ خرید کرو اور ایک لاکھہ روپیہ
جہیز کی سامان مین صرف کرو اور برات طلب کرو اور پانچ روز پیشتر برات آنے سے
ہمکو خبر دو المختصر رحم رحمان اپنی مکان پر پہنچکر اوسیطور کاربند ہوا طرفثانی یعنی بلیحاند کو
قریب نشتر ہزار آدمی کی اپنی ساتہ برات مین لایا اور شیخ عبدالرحیم سرگروہ فوج مذکور بالا
برطبق اطلاع رحم رحمان کی بیس ہزار سوار و دو ہزار شتر نال و دیگر اسباب جنگی کی پہنچکر
قریب بیالیس ۴۲ ہزار آدمیون کو جو برات کی ساتہ مدہوش و مخمور تھے تہ تیغ کیا اور بہت سے
آدمی تاب آتش صمصام خون آشام کی نہ لاکر دریاے گومتی مین غرق ہوئے اور
تین ہزار آدمی کو گرفتار کرکے اپنی سائیسون کو سپرد کیا اور ضعیف عورتون کے
بوی سر منڈوا کر شہر بدر کیا اور بعد اطفای نایرۂ شورش و فساد کی شیخ موصوف نی یہانکی
حکومت ریاست کو بنام روشن زمان خان و عبدالحکیم خان جو کہ خاص فرزند تھے
قایم کیا اور حکم آبادی رعایا جاری کیا رحم رحمان نی مسمی لکھا قوم اہیر مذکور کو ملازمت
شیخ ہومی الیہ مین لیجاکر بہ سفارش خاص عطای خلعت سی سرفراز کرادیا اور یہان کی
آبادی کو بمناسبت نام لکھا اہیر مذکور کی لکھنؤ مشہور کردیا اور عبدالحکیم خان نی حسب
تجویز اپنے پدر بزرگوار کے ایک عمارت بیچ محلہ نوابی اور محل سنگین واسطے اقامت
اپنے کے قریب نالہ سہریا اور اوسی مقام پر ایک عمارت موسوم بہ دار بہار و دوارا
جو تغیر زبان سی ویسا مشہور ہوا تیار کرائی

اور دوسری تشریح تسمیہ لکھنؤ کی یون بہی ہے کہ جسوقت محمود غزنوی نی قصد ہندوستان کا

گیا اور سنہ ۴۰۹ ہجری مین پہلی مرتبہ نگرکوٹ کو فتح کیا اور دوسری مرتبہ سنہ ۴۱۴ ہجری مین تھانیسر کو
گھیر کر اہل ہند کو برباد کیا اور صورت سوم جنگ معبد اہل ہند کو مقام غزنین مین لی گیا
ایک درویش مسمی شاہ قیام الدین کہ ہمراہ لشکر تھا جدا ہو کر اس سرزمین لکھنؤ مین پہنچا
اور بساطیون کی مسجد کی قریب زیر درخت برگد قیام پذیر ہوا مسمی لکھنا قوم اہیر ساکن موضع
متصل کاکوری جو کہ اسی سرزمین مین ہی اپنی مویشیون کو چراتا تھا ایکروز ایک گاومیش اسکی
گم ہوئی اہیر مذکور نے ہر چہار طرف جستجو کی لیکن پتا نپایا از روی اعتقاد شاہ صاحبکی خدمتمین
پہنچا یا شاہ صاحب نی مراقبہ سی سر اوٹھایا اہیر نی اپنی حاجت کو بیان کیا درویش نی بزبان
فارسی اوس اہیر بی تمیز کو مطمئن کر کے ہٹا دیا اہیر نے آگی بڑہکر گاومیش گمشدہ کو آب سی تر
پایا اوسی روز سی اہیر مذکور ہر روز شیر تازہ شاہ صاحب کی پاس لانی لگا اور خدمت نیت دل سی کرنی لگا
اہیر مذکور برکت خدمت درویش اہل کمال سی روز بروز دولت وکثرت اولاد سی بہرہ ور
ہونی لگا اور رئیس حکم حاکم ایک گانون اسی مقام پر آباد کیا جسکا نام درویش صاحب
نی بمناسبت نام لکھنا اہیر کی لکھنؤ رکھدیا جبکہ فقیر صاحب نی قالب عنصری چھوڑا قبر اونکی نیچے
اوسی درخت کی تیار ہو کر زیارت گاہ ہوئی عہد غازی الدین حیدر بادشاہ خلد مکان مین
مسمی میر لظفر علی برادر نواب معتمد الدولہ وزیر نے قبر کو کہدوا کر خاک مین ملا دیا الغرض یہ
وہی لکھنؤ ہے جو عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین نامزد بہ دار السلطنت لکھنؤ اور عہد
محمد علیشاہ سی عہد واجد علیشاہ تک بیت السلطنت لکھنؤ رہا جب سی ملک اودہ
سرکار کمپنی انگریز بہادر نے قبضہ کیا فقط لکھنؤ رہا ۱۸۵۸ع مین بشمول دیگر
ممالک ہند صوبہ اودہ بھی قبضہ کمپنی سے نکلکر زیر حکم خاص اہالیان جناب ملکہ
معظمہ بادشاہ انگلستان کے ہوا وہی نام لکھنؤ آجتک قائم ہے۔

تذکرہ نصیر الدین حیدر

نصیر الدین حیدر نے بتاریخ ستائیسوین شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۷ع بسن بیست و
پنج سالگی دار السلطنۃ لکھنؤ مین تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور بہ لقب ابو النصر قطب الدین
سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان نصیر الدین حیدر بادشاہ معروف و مشہور
ہوئے اور سکہ نو یون رواج پایا - عبارت طرف اول - بہر سکہ شاہی زدہ از لطف الہ
سپہر مرتبہ شاہ زمانہ سلیمان جاہ + عبارت طرف دوم - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب
صوبہ اودھ دار السلطنۃ لکھنؤ و تصویر - شکل مدور در خط نستعلیق سنہ ۱۲۴۳ ہجری - سکہ دوم -
عبارت طرف اول - سکہ زد بسیم و زر از فضل حق ظل الہ نائب مہدی نصیر الدین حیدر
بادشاہ - عبارت طرف دوم بشرح صدر شکل و خط ایضاً سنہ جلوس ۵ سنہ ۱۲ ہجری
اس عہد مین بوجہ مقدمہ مہد علیا بیگمان و معتمد الدولہ فیمابین سرکار شاہی و سرکار کمپنی انگریز بہادر
عہد رزیڈنٹی مسٹر ماڈوک صاحب بہادر مین نوبت بہ شکوہ و شکایت آئی تھی کہ جو باعث
نیک فہمی لارڈ ومسک صاحب بہادر کے فرو ہو گئی بادشاہ نے بنظر رفاہ عام تین لاکھ روپیہ
سرکار کمپنی کے تفویض کیا کہ منافع اوسکا ایکہزار روپیہ ماہانہ باہتمام سرکار کمپنی آیا کرے
معذورین اور محتاجین کو تقسیم ہوا کرے اور تین ہزار روپیہ ماہواری واسطے مدد معاش طالبان علم
اور ایکہزار روپیہ مصارف دار الشفا جس سے بیمارون کو دوا و غذا دیجاوے مقرر کیا
چنانچہ دار الشفا بمقام چوک اور خیر اتخانہ بمقام وکٹوریہ روڈ باہتمام حکام وقت بدستور
جاری ہی مگر نسبت جایداد مدد معاش طالبان علم راقم کو نہین معلوم ہوا کہ اوس جایداد کا
کیونکر خورد و برد ہوی قصہ کوتاہ اسی بادشاہ نے دربارۂ امتناع خرید و فروخت بنی آدم
اشتہارات تاکید جاری کئے اور حسب خواہش رزیڈنٹ بہادر ایکہزار بیگہہ زمین چار باغ
واسطے کمپنی باغ بنانے کو دی اور واسطے خرچ باغ کے کسیقدر تنخواہ مقرر کی اور جو صرف
کوٹھی رزیڈنٹی کا بیس ۲۰ ہزار روپیہ تھے پچاس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا جسکو کرنل لاگٹ
صاحب رزیڈنٹ بہادر نے ناپسند کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر کو اطلاع دی عہد مسٹر

بسٹر ریڈنگ صاحب بہادر مین مبلغ پانسو روپیہ ماہانہ سوای مصارف عمارت تجویز ہوا اور
محکمہ استیصال ٹھگی و ڈکیتی کا حسب ایمای صاحب رزیڈنٹ بہادر مقرر ہوا اور جو کہ
وقت سرکشی زمیندار کے حسب عہود قدیمہ فوج سرکار کمپنی سے اعانت رئیس ملک اودہ
ہوا کرتی تہی عہد مسٹر ہاروئنٹ رکٹس صاحب بہادر مین اعانت اسمین عذر ہوا اس سے
توہمات نفاق فیمابین سرکارین خاص و عام کو پیدا ہوئے۔

اور واضح ہو کہ یہ بادشاہ عہد ولیعہدی مین بوجوہات چند باریابی خدمت ملازمت والد
ماجد یعنی غازی الدین حیدر بادشاہ سے محروم رہتا تہا لہذا کارگذاران مقرب شاہی سے
کسیقدر عداوت قلبی تہی۔ بنا بران ہنگام حصول سلطنت کے درپی خرابی بعض
ارکان دولت قدیم تہا جیسا کہ پہلے معتمد الدولہ وزیر کو کوٹہی رزیڈنسی مین معرفت صاحب
رزیڈنٹ بہادر سے قید کرایا لیکن چونکہ عہد حکومت غازی الدین حیدر بادشاہ مین معتمد الدولہ
کی تنخواہ بذریعہ وثیقہ ضمن قرض ہویدا مقرر تہی اس سبب سے ذیل حمایت سرکار کمپنی مین
آگیا تہا اور بادشاہ کے جبر شدائد سے محفوظ رہا مگر حاملہ دار السلطنت لکہنؤ مین قیام کرنے کو
حکم نہین رہا۔ اور دوسری رای امرت لال عرض بیگی جو ایک ذی علم و صاحب مرتبہ عہد
نواب سعادت علیخان بہادر جنت آرامگاہ سے منظور نظر رئیسان باتوقیر تہے اور غازی الدین حیدر
بادشاہ خلد مکان نے اونکی عادت و دیانت و خدمت سے راضی ہو کر عہدہ ایشک اقاسی یعنی
داروغگی دیوانخانہ سے سرفراز کیا تہا نصیر الدین حیدر بادشاہ نے آغاز سلطنت مین اوسی عہدہ پر
قایم رکہکر خطاب راجگی اور اضافہ تنخواہ سے سرفراز کیا مگر چونکہ بادشاہ باطن مین انکی طرف سے ملال
رکہتے تہے گرفتار کر لیا اور طرح طرح کی مصیبتون مین ڈالا آخر کو راجہ سابق الذکر نے جب کسیطور
سے خلاصی نہ پائی حکمت سے بحراست محافظان اپنے مکان پر آئے اور شمشیر آبدار سے اپنے گلے کو
آپ کاٹ ڈالا انکی وفات کی تاریخ کا مصرعہ شاعر دن نے یہ روا رکہا مصرع ع این کار از تو آید
و مردان چنین کنند۔ اور تیسری اپنی مادر یعنی بادشاہ بیگم کے ساتہ کہ وہ بہی از بس بد مزاج تہین

ایسی عداوت کی کہ عہد سلطنت تک بیگم موصوفہ مع فریدون بخت عرف منا جان اسیر بادشاہ کی عمارت الماس باغ بیرون شہر مین مقیم رہین اور طرح طرح کے فساد فیما بین بادشاہ وبیگم ہوتی رہی اور بوجہ اسی نزاع کی بادشاہ نے ابطال وراثت منا جان اپنی حین حیات مین کردیا المختصر یہ بادشاہ عیش دوست اور فضول خرچ تھا بعد حکومت دس برس پانچ دن کی چونتیس برس کی عمر مین شہر ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ ہجری مین وفات پاکر کربلای نو تعمیر ازروے گومتی مین دفن ہوا۔ اس بادشاہ نے معرفت ہارونڈ رکٹس صاحب بہادر رزیڈنٹ صاحبات محل وغیرہ کی واسطے تاریخ چوبیسوین شعبان ۱۲۴۴ھ ہجری مطابق یکم مارچ ۱۸۲۹ع کو مبلغ باسٹھہ لاکھہ چالیس ہزار روپیہ سرکار کمپنی مین داخل کیا تہا جسکا منافع فیصد پانچروپیہ مقرر ہوگیا اس بادشاہ کیوقت مین رزیڈنٹ۔ مارونڈ رکٹس صاحب بہادر۔ کرنل لاکٹ صاحب بہادر۔ مسٹر تامس ہربرٹ میڈک صاحب بہادر کرنیل جان لو صاحب بہادر۔ وزیر معتمد الدولہ۔ اعتماد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علیخان بہادر سہراب جنگ ذوی اقتدار وفا شعار۔ منتظم الدولہ بہادر حکیم مہدی علیخان۔ روشن الدولہ محمد حسین خان منیر الملک۔ دیوان مہاراجہ بالکرشن۔ منشی۔ راجہ رتن سنگہ۔ بخشی۔ رای ٹیر چند۔ وغیرہ تہے۔

میر فضل علی خان

تذکرہ فریدون بخت عرف منا جان

مرزا فریدون بخت عرف منا جان کو بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ کی بوجہ ابطال ولدیت سلطنت نصیب نہوئی اور جو چند ساعت کی واسطی تخت نشین ہوئے تو بسبب چند بداندیشون کی اس معرکہ نے طول کیا صدہا آدمی قتل ہوئی اور بمعیت بادشاہ بیگم انگریزی بدبختون نے گرفتار کرلیا اور قلعہ چنارگڈہ مین قید رکہا جلوس کی واسطے چند گہڑی تک ۱۲۵۳ھ ہجری ہی آخر کو چودہ برس چنارگدہ مین رہکر اسی حالت مین وفات پائی حال مفصل اس جلسہ کا لکہنا کچہ ضرور نہین خلاصہ یہ ہے کہ بایمای کرنل جان لو

متعلقہ صفحہ ۳۶

فریدون بخت عرف منا جان



॥ मुन्नाजान ॥

متعلقہ صفحہ ۳

حضرت محمد علی شاہ



॥ हज़रत मुहम्मद अलीशाह बादशाह ॥

صاحب بہادر رزیڈنٹ ملکنس صاحب ملازم سرکار شاہی نے گولہ زنی کی منا جان لکو
گرفتار کیا روشن الدولہ وزیر و دیگر روسا و اہلکاران وقت اوس ہنگامی سے روپوش تہے
ظہیر الدولہ متوسطی نے وقت فراری کی ایسی ضرب اوٹھائی کہ اوسکے پیر مین سخت چوٹ
آئی بلکہ لنگڑا ہو گیا اور مصطفے خان قندہاری نے کہ اوسوقت رفاقت مین تہا
جان دی غرض کوئی مرتبہ توہین اور تذلیل کا باقی نہ رہا اور سرکار شاہی سے مبلغ تین سو روپیہ
ماہواری بطور مصارف وظیفہ منا جان مقرر ہوا

تذکرہ نواب نصیر الدولہ

نواب نصیر الدولہ بہادر نے بتاریخ چوتہی ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ ہجری تریسٹھہ برس کی
عمر مین سریر سلطنت کو زینت بخشی اور ملقب ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان
نوشیروان عادل محمد علیشاہ بادشاہ خلف وسطی جناب نواب سعادت علیخان
بہادر غفران مآب مشہور ہوئے اور سکہ سیم و زر اپنے نام نامی پر یون جاری کیا
سکہ۔ عبارت طرف اول۔ بجود و کرم سکہ زد در جہان + محمد علی بادشاہ زمان +
عبارت طرف دوم۔ سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار السلطنۃ لکہنؤ
و تصویر۔ شکل سکہ مدور۔ خط نستعلیق۔ جو کہ بادشاہ کو لفظ دار ناپسند ہوا لفظ
بیت روا رکہا یعنے دار السلطنۃ کو بیت السلطنۃ اور دار الانشا کو بیت الانشا
و بیت الاجرا و بیت الضرب وغیرہ کو قایم کیا اور لفظ صوبہ کو حسب تجویز راجہ کندن لال
و منظوری کمپنی انگریز بہادر آخر ۱۲۵۳ھ ہجری و آغاز ۱۲۵۴ھ ہجری مین تبدیل کیا
یعنے صوبہ اودہ سے ملک اودہ ہو گیا راجہ موصوف کو اس تجویز کی صلے مین مبلغ
دو ہزار روپیہ نقد عطا کیا اور سکہ ثانی مین عبارت طرف اول بدستور رہی اور
عبارت طرف دوم مین بجائے لفظ دار السلطنۃ کے بیت السلطنۃ اور بجائے
لفظ صوبہ اودہ ملک اودہ ترمیم کی گئی واضح ہو کہ یہ بادشاہ خلف نواب سعادت علیخان بہادر

بن نواب شجاع الدولہ بہادر بوجہ ہونے حق وراثت کے ازروی استحقاق ورواج عہد
سلطنت غازی الدین حیدر بادشاہ ونصیر الدین حیدر بادشاہ خانہ نشین رہا جب حق
وراثت مرزا فریدون بخت کا نہ ٹھہرا تب باتفاق ومشورہ کارپردازان سلطنت واعانت
اہالی سرکار کمپنی کے اپنے حق موروثی پر مالک ہوا اور انتظام امور خانگی وامور سلطنت کو بہ نفس
نفیس ایسا کیا کہ جسکے سبب ہی سبب خاندان کے لوگ راضی رہے اور ملک کی آمدنی بھی
بہ نسبت سابق کے زیادہ ہوئی یعنے ایک کروڑ تیئس لاکھ روپیہ تک نوبت پہنچی
یعنے علاقہ امانی وبعضے اجارہ رکھے اور بنظر رفاہ عام محصول غلہ جو لیا جاتا تھا یکقلم
معاف کیا اور کو اعذات پیشی پر خود تجویز فرماتی تھا اور خوشنودی اہالی سرکار کمپنی مین دل
مصروف رہے چودہ لاکھ روپیہ حسب اظہار صاحب رزیڈنٹ بہادر بضرورت مہم افغانستان
بکمال خوشی سرکار کمپنی کو بطور قرض پیش کیا اس عہد مین ارباب کورٹ آف ڈیرکٹرس
نے سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۹ع مین حکم نافذ فرمایا تہا کہ رعایاے اودہ متوسل سرکار
کمپنی کو چاہیئے کہ اول سرکار اودہ مین رجوع کرے صاحب رزیڈنٹ کو کچھ مطلب نہین
کہ دروازہ بادشاہ پر اپنی دوسری عدالت مقرر کرے المختصر تاریخ چوتھی ربیع الثانی
شب سہ شنبہ کو اڑسٹھ برس کی سن مین وفات پائی اور امام باڑہ حسین آباد تعمیر
کردہ خاص مین دفن ہوئے - انکے وقت مین - رزیڈنٹ - کرنیل جان لو صاحب بہادر
جمس ہاٹن صاحب قایم مقام - اور جمیس کالفیلڈ صاحب قایمقام - میجر لو صاحب بہادر
وزیر - روشن الدولہ پھر ضیاء الدولہ مصلح الملک غلام یحیی خان بہادر قیم جنگ - رکن رکین
خلافت وجہانداری اعتضاد سلطنت فدوی خاص - منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان
بہادر ذوالفقار جنگ - دیوان - مہاراجہ بالکرشن بہادر - وزیر الدولہ مہاراجہ رتن سنگھ
بہادر - اور بہی رتن سنگھ منشی - بخشی - قیام الدولہ راجہ ٹیرہ جند - اور مشیر منیت
مینو ادلیسند بہادر - شرف الدولہ محمد ابراہیم خان (وغیرہ رہے)

متعلقہ صفحہ ۳۹

امجد علی شاہ



अमजद अली शाह॥

تذکرہ امجد علیشاہ خلف محمد علیشاہ

امجد علیشاہ نے تاریخ پانچوین شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۸ ہجری کو سریر سلطنت پر عمر چہل سالہ مین جلوس
کیا اور بلقب ابوالظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علیشاہ
بادشاہ نامزد ہوئے اور سکہ سیم و زر جو بنام نامی جاری کیا یہ ہے سکہ در جہان زد سکۂ
شاہی بتائید الہ + ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ + اس عہد مین انتظام سلطنت
بجز عزل و نصب بعض اہالیان سرکار کے سلسلۂ قدیم پر جاری رہا اور ایک محکمہ فنانس پولس
جدید مقرر ہوا جسکا مصارف بتجویز اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر مامور ہوا اور بادشاہ حال نے
مبلغ بیس لاکھ روپیہ حسب استدعاے صاحب رزیڈنٹ بہادر وقت آراستگی فوج
انگریزی جو افغانستان مین مصروف تہی بطور قرض سرکار کمپنی انگریز بہادر کو پہنچایا اور چندہ
بر اس اسپ وقت پیش ہونی جنگ لاہور کے دیئے اور ایک سڑک پختہ حسب آئین سرکار کمپنی
لکھنؤ سے کانپور تک بصرف پانچ لاکھ روپیہ کے باہتمام لفٹننٹ سیم صاحب بہادر تیار کرائی اور
ایک پل آہنی دریای گومتی کا مابین کوٹھی رزیڈنٹی و چھاونی منڈیاؤن باہتمام کپتان فریزر صاحب
بہادر بصرف تین لاکھ روپیہ کے نصب کرایا غرض کہ اس بادشاہ کو رفاہ خلایق و خوشنودی
سرکار کمپنی کا زیادہ خیال تہا کیونکہ اس ملک مین باوجود آمد و رفت اہالیان سرکار کمپنی کسی
رئیس نے راستے کی درستی نکی اور متردین و مسافرین کو خصوصاً صاحبان عالیشان کو جو تنگ
راہون مین چلنے سے علاوہ تکلیف ناپسند بہی کرتے ہین اور منجملہ انتظام ملک تیاری سڑک
صفائی کو ایک عمدہ کام تصور کرتے ہین بڑی آسانی ہوئی اسی عہد مین ایک محکمہ واسطے فیصل
مقدمات بیرونجات زیر حکم مجتہد مقرر ہوا اور مفتیان شرع ہر ایک قصبات و شہر ملک امور دہ مین
واسطے انفصال مقدمات کے مقرر کئی گئی تہے الغرض بعد حکومت پنج سال و یکماہ و نہ یوم بعمر
چہل و ہشت سال کم و بیش کی تاریخ چہبیسوین ۲۶ شہر صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری روز شنبہ مطابق سنہ ۱۸۴۷ع مین
انتقال کیا اور امام بارہ سبطین آباد واقع حضرت گنج مین دفن ہوئی - اس عہد مین دیوان

فخر الدولہ راجہ رتن سنگہ چند ماہ۔ وبعدہ مہاراجہ بالکرشن۔ منشی۔ فخر الدولہ چند ماہ وبعدہ
راجہ گندن لال۔ بخشی۔ قیام الدولہ راجہ ٹیر چند۔ راجہ لالجی۔ فتح الدولہ بہادر۔ رزیڈنٹ
جان لو صاحب بہادر۔ ہر اکسلنسی میجر جنرل سر ولیم ناٹ صاحب بہادر۔ جنرل پالک
صاحب بہادر۔ کپتان سکپیر صاحب بہادر۔ تامس ریڈ لوس صاحب بہادر۔ کرنیل
رجنڈ صاحب سی بی۔ وزیر امین الدولہ۔ منور الدولہ۔ ویہر۔ امین الدولہ۔ وغیرہ تہے

تذکرہ واجد علیشاہ

جبکہ امجد علیشاہ دنیای فانی سے عالم جاودانی کو سدہارے میرزا واجد علی ولیعہد حسب دستور و ولیعہدانہ قدیم سے بمعیت کپتان ہالکنس صاحب بہادر دار الامارۃ سلطانیہ مین تشریف لائی مکان گلستان ارم مین کہ جہان صاحب رزیڈنٹ بہادر بمعیت دیگر صاحبان موجود تہے رونق بخش ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے کلمات تعزیت زبان پر لاکر واسطے جلوس تخت موروثی کے التماس کیا الحاصل بعد گذرنے نو ساعت وسی وپنج دقیقہ شب کی بتاریخ ستائیسوین شہر صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری پچیس برس کی عمر مین عمارت بارہ دری سرخ مین بعد ادای نماز شکرانہ عقب اورنگ خلافت کی سریر سلطنت پر جلوس فرمایا جسکی تاریخ یہ ہے تاریخ زیب تاج وتخت شد شاہ زمان واجد علی + صف شکن صفدر صف آرا صاحب تمکین وفروج + اختر تابندہ براوج سعادت شد بلند + مشتری بازہرہ دربرج اسد گردیدہ زوج + فکر قادر چون باوج آسمان تاریخ جست + زہرہ باالحان سرودہ آمدہ اختر باوج + اور سکہ نئے رواج پایا۔ سکہ۔ سکہ زد برسیم وزر از فضل تائید الہ + ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ + اور بہ لقب ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ غازی مشہور ہوئے۔

صاحب رزیڈنٹ بہادر حسب آمین قدیم اوس کرسی پر جو برابر تخت کی جانب راست لگی تہی جاگزین ہوئے اور انگریز مودب استادہ رہے اکیس کارتوس اضراب انگریزی سے

متعلقہ صفحہ ۴۴

حضرت واجد علی سلطان عالم بادشاہ



॥ हज़रतवाजद अली सुलतानेआलमबादशाह ॥

بابت مبارکبادی کی سر ہوئین اور مردم رجمنٹ نے بندوقین چھوڑائین اور انکا ذکر کارتوس ہر سہ توپخانہ یعنی توپخانہ عنایتی - توپخانہ اردلی گولہ افگن - توپخانہ خسروی قہر افگن سر ہوئے اور جملہ مراتب تخت نشینی کی ادا ہوئے بعدہ صاحب رزیڈنٹ بہادر رخصت ہوئے اور حضرت سلطان عالم بسواری تخت ہوادار محلسراے خورد واقع گلستان ارم مین رونق افروز ہوئی اور زبان خاص سے اہالیان دولت دار اکین مملکت کو بہ اعطی اجرای فرمان مشعر امن و امان مزین بمہر زمان ولیعہدی اشارہ فرمایا جسکی تعمیل میر منشی راجہ گنندلال بہادر نے فورا کی اور فرامین بنام عمال جاری ہوگئے جسکی اصل نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے

نقل فرمان بنام عمال ممالک اودھ

بیست و ششم ماہ صفر ۱۲۶۳ ہجری جناب رضوان مآب ابو المظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علی شاہ جنت مکان این جہان فانی و خاکدان ظلمانی را گذاشتہ بجنت تمکین فرمودند و ما بدولت و اقبال باستحقاق وراثت بعنایت الہی و تائید سرکار دولت مدار آنریبل کمپنی انگریز بہادر بر سریر سلطنت موروثی جلوہ فرمودیم لہذا فرمان قضا جریان شرف صدور می یابد کہ بدلجمعی و اطمینان تمام بر عہدۂ مفوضۂ خود مامور بودہ دقیقہ از دقایق حزم و ہوشیاری نامرعی و مہمل نگذارد و احدی از فساد پیشگان و متمردان را سر برداشتن ندہد و مالواجب سرکار بمعرض ایصال در آوردہ ارسال دارد و درینصورت ہر آئینہ مورد انظار عاطفت خواہد شد و مدار المہامی این سرکار دولت ابد پایدار بدستور متعلق بہ رکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و شہریاری عمدۃ الامرا مدار المہام وزیر الممالک امین الدولہ عمدۃ الملک امداد حسین خان بہادر ذو الفقار جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی خاص جانثار وابستہ سوال و جواب امور مرجوعہ مشار الیہ در حق خود موثر پندارد

بعد ہوسکی نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمتمین ایک محبت نامہ مشعر اطلاع جلوس تخت

سلطنت بادشاہ نے ارسال کیا نقل اوسکی یہ ہے۔

نقل محبت نامہ

قادر ذوالعز والجلال ریاض دولت واقبال اریکہ آرای سلطنت وحشمت ورونق بخش
سریر شوکت وعظمت را بآبیاری سحاب عنایت خویش مدام شگفتہ وخندان ومخضر
ریان داراد اما بعد بر ضمیر منجلی نظیر مخفی ومحتجب نماند بتاریخ بیست وششم ۲۶ شہر صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری
جناب رضوان مآب اعلیحضرت جنت مکان والد ماجد طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
ازین جہان فانی وخاکدان ظلمانی ارتحال فرمودہ بجنت الماوا جاگزیدند بہجوم ہموم حالتی
طاری بود کہ از ماہی تا ماہ وداغ جگر واز زمین تا آسمان غبار ابر ہموم وگاہ سیل اندوہ والم
رخت سکون وشکیب را بآب میداد وگاہ آتش یاس واضطرار خرمن صبر وقرار می افتاد
دران ہنگام غم انضمام صاحب بسیار مہربان دوستان لفٹنٹ کرنل اسے لیف
رچمنڈ صاحب بہادر بمہربانی کہ جانشین آن اریکہ آرای سلطنت وحشمت ودوست
صمیم این نیازمند بارگاہ صمدیت جلت قدرتہ اند علی المغفور آمدہ ودر عین اثردہام وملال
بکلمات تسلی وتشفی دل بیقرار وخاطر پر اضطرار تسکین دادند واز تہ دل شریک حال ملال بیکرانہ
ماندہ وانچہ صلاح وصواب دید این دوست بودہ دقیقہ از دقایق جد وجہد مہمل ونامرعی
نگذاشتند وشب بیست وہفتم ۲۷ شہر مذکور کہ بصلاح صاحب موصوف بر سریر سلطنت موروثی
جلوس کردم حسب دستور ارکین سلطنت حاضر گردیدہ بگذرانیدن نذر مورد الطاف
عاطفت شدند از انجا کہ استحکام این سلطنت ابد بنیان واستقرار دولت این دودمان
عالیشان بعد تائیدات ایزد منان جل جلالہ وعم نوالہ از مدت مدید وزمان بعید
وابستہ اعانت وامداد سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر بودہ وہست مہذا سوای
آن رونق بخش سریر شوکت وعظمت شفیق غمخوار ومونس شفقت شعار ندارم دران حالت
اضطراب واضطرار سرمایہ تسکین خاطر اخلاص آئین ہمین بودہ کہ انچہ شایان برگزیدگان

گردگار رو فرمانروایان عالیمقدار است از طرف آن کرمفرما همواره بمنصه ظهور رسیده و از
نتایج آن مراتب محبت و وداد و مودت و اتحاد فیمابین دولتین عالیتین یوماً فیوماً ترقی
مترقی خواهد گردید الحمد الله که آنچه متیقن بود بر نهج احسن بمنصه وقوع پیوست انّی بورود مسیمنت
آمود مفاوضه تلطف آثار مرقومه بیست و دوم ماه فروری ۱۸۹۷ عیسوی متضمن مضامین مودت
تضمین شفقت و عاطفت تشفی و طمانیت دل اخلاص منزل چنانکه باید صورت بست آینده هم
از لطف و کرم آن فرازنده لوای عز و اقبال مرجو و متوقع است که هر گونه امداد و اعانت
و لطف و رافت نسبت باخلاص کیش مبذول خواهد ماند و در هر باب آنچه باعث شود
و بهبود این دولت خواهد بود و از ان طرف بعمل خواهد آمد و نظر مخلص نواز بهای سامی
صاحب جانشین موصوف که دوست صمیم و بدل خواهان بهتری این سلطنت اند بصلاح
نیک هر قسم سرسبزی و بلند نامی این سرکار ملحوظ خواهند داشت و هر آیینه اینمعنی باعث حسن
تمشیت اوامر و نواهی مخلص سبب گردیده منتج انتظام و انتساق سلطنت و رفاه و فلاح
رعایا و برایا خواهد بود۔

اس بادشاہ ذی اقبال نے اپنا پہلا دستور یہ مقرر کیا کہ چوبی صندوق سر گون پر رکھوا دیئے
اور وہ صندوق نامزد بہ مشغلہ سلطانی سواران معتمد مشغلہ سواری خاص کے سپرد کیئے
کہ ہر شخص مظلوم و داد خواہ بغیر دقت و مزاحمت حاجب و دربان و توسط غیری و سفارش
کسی بے خوف و خطر و اندیشہ احتشام و اقتدار طرفثانی جو کچھ کہ اصل و دلی ہو عرضی لکھکر
صندوقچہ میں داخل کیا کرے چنانچہ بذریعہ کارروائی جدید داد خواہان نزدیک و دور
بذریعہ صندوق اپنی دلی حال ظاہر کرنے لگے اور بادشاہ بہ تعمیل قواعد عدالت طلوع صبح سے
آدہی رات تک ایکدم استراحت نہیں فرماتے اور بملاحظہ عرضداشت سایلان و اہل
معاملات و مرفوعات ارباب حاجات و قراطیس و قایع بلاد و قریات اور بسماعت
روداد زبانی عرض بیگیان و خواہش مندان بحضور خاص ہمہ بے تعرض و تعلق دیگران

واجراے احکام وداد دہی مستغیثان وتعزیر جفاپیشگان وتنقیح مقدمات ملکی ومالی وتقرر وظائف ادانی واعالی مصروف رہتے اور جسقدر عرضیان بذریعۂ صندوق جمع ہوتین دستخط خاص سے مزین ہوکر بحاضری فریقین پیشگاہ خاص سے تعمیل ضابطہ کیواسطے دفترون مین روانہ ہوتین مختصر کہ اکثر مقدمات بتجویز خاص بادشاہ تصفیہ ہوتے اور پس از چندماہ معاملات ملکی وغیرہ کا بندوبست اچھا ندیکھا تب امین الدولہ وزیر کو موقوف کیا اور بتاریخ بیست ۲۲ و دوم شہر رجب سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق پنجم اگست ۱۸۴۷ع عہدۂ وزارت کو بنام نواب علی نقی خان بہادر جو رشتہ دار اور خاندان نواب مدار الدولہ سے تھے مقرر کرکے اونیس ۱۹ پارچہ کے خلعت اور خطاب سے سرفراز کیا تاریخ تقرری یہ ہے تاریخ ثانی وعشرین شعبان یوم سعد پنجشنبہ گشت خان محمود الخصال + یعنے ہم نام علی وہم تقی + شد وزیر شہ بحکم ذو الجلال + کلک من از سال تاریخش نگاشت + دوست باد و شاد و دشمن پایمال + اوسوقت سے جملہ مدار کار دیگر وزیر کو اعتماد مر محول کیا سنہ ۱۲۶۶ ہجری مین بنت نواب موصوف سے سلطان عالم بہادر نے عقد اپنا کیا اور بخطاب اختر محل صاحبہ کے سرفراز فرمایا تاریخ عقد کی درج ذیل ہے تاریخ شادی شاہ سلیمان بجاہ شد + باہمہ شان وشکوہ وزیب وزین + گفت ہاتف مصرعۂ تاریخ عقد اقتران نیرین اسعدین + ایضاً زہی وقت اسعد کہ این ہر دو مہر وہ + چو خورشید ومہر بہم بزم گشتند + رقم مصرعۂ سال تاریخ کردم + سلیمان وبلقیس ہم بزم گشتند + و چونکہ اوسی اوایل مین بادشاہ نے تعلیم وآراستگی فوج مین متوجہ ہوکر پلٹن اختری وغیرہ نامزد کین اور سواران سواری سے کام قواعد کا لینا شروع کیا مگر بسبب شکایت رزیڈنٹ بہادر کے یکقلم اوسطرف سے پھیر لیا اور بادشاہ تاریخ چھبیسوین ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کی ملاقات کو بمقام کانپور گئے اور تاریخ اٹھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ صاحب موصوف لکھنؤ مین تشریف لائے لارڈ صاحب نے نسبت امور سلطنت کے نصیحت کرکے کہا کہ سرود خوانان کو کوئی عہدہ نہ دینا چاہئے مگر بحکم بادشاہ کے سرود خوانان یعنے ثابت الدولہ ورضی الدولہ وو تاج الدولہ ونجیب الدولہ

حیدر علیخان قطب الدولہ و وحید الدولہ غلام نبی خان وغیرہ کو جو عہد ولیعہدی ہی تفریح مزاج کیواسطے متقرر تھے اور آغاز سلطنت میں خطابون سے سرفراز کیے گئے تھے موقوف کئے گئے صرف خواجہ سرایان حسب رواج و دستور قدیم سرکار اسلام کے انتظام امور محلات مین بدستور و مامور رہے اور مصاحبت تخلیہ مین (مسیح الدولہ و حکیم شفاعت الدولہ و طبیب الدولہ وصحت الدولہ و فتح الدولہ و آفتاب الدولہ و ذوالفقار الدولہ) باقی و منظور رہے اور ملک کو اکثر امانی کر دیا اور ایک اشتہار بمقدمہ رہن و بیع و ہبہ دہات و اراضی وغیرہ جاری کیا تاکہ بیع وغیرہ بطور خانگی مغالطہ سے ہونے نپاوے کہ باعث حق تلفی ہو اور واسطے فیصلہ سپاہیان سرکار کمپنی کے تین محکمے جداگانہ مقرر کیے جنکا فیصلہ حسب منظوری رزیڈنٹ بہادر ہوتا تھا اور تحصیلدارون کی موقوفی و بحالی رزیڈنٹ کے اختیار مین کر دی اور جمعیت اودہ فرانٹیر پولیس کی مع پیادہ و سوار اس عہد مین بموجب ایماے رچمنڈ صاحب بہادر کے زیادہ کی گئی اور اضلاع ملک اودہ مین تھانجات مامور ہوئی اور رصدخانہ سلطانی واقع لکھنؤ جو عہد خلد منزل سے باہتمام مسٹر ولکاکس صاحب بہادر قائم تھا بہ نظر تخفیف تحقیق ہوا لیکن بموجب تحریک کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ نصف تنخواہ بنام نہاد پنشن عملہ رصدخانہ کی منظور رہی اور اسی عہد مین کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ موصوف نے ملک اودہ کا دورہ کیا اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے خلاف مراسم و ضابطہ قدیم عرایض رعایای ملک اودہ حسب آئین کمپنی انگریز بہادر لیکر احکام تجویز بنام بادشاہ لکھے اور اکثر تحصیلداران مثل آغا علیخان تحصیلدار سلطانپور و محمد حسین تحصیلدار بہرایچ اور فتح چند تحصیلدار بسواڑہ وغیرہ کو اسناد عطا کین اور اکثر تعلقہ داران یعنے لونی سنگہ تعلقہ دار متولی و بختاور سنگہ تعلقہ دار شاہ گڈہ اور نواب علیخان تعلقہ دار محمود آباد اور راجہ مادہو سنگہ تعلقہ دار امیٹھی کی بخوشی خاطر ملاقات کی اور تحائف گذرانیدہ اونکی قبول کئے واضح ہو کہ کرنیل سلیمن صاحب نے ترکاری میوہ وغیرہ جو سرکار شاہی سے بطور ڈالی جاتا تھا لینا موقوف کر دیا تھے بلکہ ایک مقدمہ مین علاوہ وعدہ کے

یعنے کسی ایک شخص غیر ہتیار بند کا کوٹھی رزیڈنسی بندوق سر کرنیکا بادشاہ سے شکوہ کر دیا تھا
مگر برعکس اوسکے جب رزیڈنٹ نے ایام دورہ مین غیرونکی تحائف قبول کیے اور نئی کارروائی کی تب
خاص و عام پر بسبب رنجش فیمابین سرکارین ظاہر ہو گیا —

قصہ مختصر اس عہد مین فیمابین اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر
و سرکار شاہ کوئی صورت رضامندی و پابندی دستور قدیم کی باقی نہین رہی اور جو کہ
ماہ جنوری ۱۸۴۸ع سے لارڈ ڈلہوسی صاحب عہدہ گورنری ہند پر مقرر تھے رپورٹ اسکی
برابر ہوتی رہی اور آخر کو برطبق رپورٹ کرنل سلیمن صاحب و جنرل اوٹرم صاحب بہادر بابت
۱۸۵۵ع نقش ارتباط مراسم سابقہ بکقلم مٹ گیا اور الزام بدانتظامی کا ذمہ بادشاہ کے
پیشگاہ صدر سے قائم ہوا ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸۵۶ع مین جنرل اوٹرم صاحب بہادر
کلکتہ مین طلب ہوئے اوسوقت عوام مین بادشاہ کا ملک اودہ سے بیدخل کیے جانیکا
شور مچا تب اہالیان سرکار شاہی نے بغور و تحقیق کی ایکقطعہ اشتہار بدین خلاصہ کہ سرکار
شاہی کی چراغ کو اعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر روشن ہے بیکار ہے لوگونکی افواہ کوئی راست نہین خلاصہ کلام
جنرل اوٹرم صاحب بہادر نے کانپور مین مع فوج پہونچکر بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے حسب دستور
ارکان دولت کو استقبال و رسد رسانی کیواسطے روانہ کیا صاحب ممدوح لکھنؤ مین داخل ہوئے
اور بادشاہ کو اندیشہ فوج سے مطمئن کر دیا مگر تاریخ یکم ماہ فروری ۱۸۵۶ع بادشاہ کو اطلاع دی
کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر تاریخ ہفتم فروری سنہ حال سے ملک اودہ پر اپنا قبضہ کریگی آپ
کو بندوبست کیواسطے ایکہفتہ کی مہلت ہے بادشاہ نے بطور سماعت اسباب کی کل کاروبار سلطنت کو
بند کر دیا توپون کو چرخے سے گرا دیا اور احکام بنام جملہ علاقہ داران و تعلقہ داران اس مضمون کے
جاری فرمائے کہ خود بدولت بسمت لندن واسطے استغاثہ کے جاتے ہین تم سب تعمیل احکام
اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر مین مصروف رہو تاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۵۶ع کو قطعہ اشتہار
خاص شہر لکھنؤ مین مشتہر ہوا اور بذریعہ اوس اشتہار کی کل عمارت شاہی پر قبضہ کر لیا گیا

نقل اشتہار

اشتہار بنابر اطلاع سکناے ملک اودہ بموجب حکم بندگان نواب مستطاب
معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ

بموجب اوس عہد نامہ کی جو سنہ ۱۸۰۱ع میں موکد ہوا سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر بجہت حفاظت بقیہ ملک سرکار اودہ کے جملہ مخالفان اندرونی و بیرونی سے اپنے ذمہ گرفتہ اور والی ملک اودہ ایسے سررشتہ کے بندوبست کو جاری کرنیکے واسطے معرفت اپنے اہلکاروں کی خود ذمہ دار ہوا کہ اسکی باعث سے رفاہ خلایق و حفاظت جان و مال باشندگان ملک اودہ کی حاصل ہووی چنانچہ خود ذمہ داری اس عہد نامہ کی جو سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر کو عاید ہووے زیادہ عرصہ پچاس برس سے تعمیل اوسکی وعدہ وفائی کے ساتھ علی الاتصال تمام کمال ہوتی رہی اگرچہ سرکار دولتمدار درمیان اس عرصہ مذکور کی جنگ و جدال متواتر میں معروف رہی تاہم کوئی دشمن بیرونی قدم بھی دہرنے نہ پایا اور کسی طرح کا فساد عظیم تخت اودہ کی پایداری میں خلل انداز نہوا افواج سرکاری ہموارہ شاہ اودہ کی قریب و حضور میں حاضر باش رہی اور جب کبھی بہ نسبت اقتدار بادشاہ کی ناحق کسی نے دھمکی دکھلائی تو افواج مذکورہ کی اعانت دینے میں ہرگز دریغ نہیں ہوا باوجود اس معاہدہ عظیمہ استوار عہد نامہ مذکور کی جملہ والیان اودہ کی جانب سے برعکس علی الاتصال بالکلیہ تساہل و تغافل ہوتا چلا آیا اور جو میثاق واسطے اجراے ایسی سررشتہ بندوبست کی ظہور میں آیا کہ جو بموجب حفاظت جان و مال رعایا و سکناے ملک اودہ و منتج رفاہ اونکی ہووے تاہم گویا دیدہ دیدہ و دانستہ بطور روتیہ اپنی کے اس سے تجاوز و انحراف کرتے رہی بسبب انحراف و عن میثاق کے ممکن تہا کہ سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر اسکی کہنے پہلے عہد نامہ مذکور کو ناجایز گردانتی اور بہ نسبت خبرگیری والیان ملک اودہ کی انکار کرتی سہند اتنا الحال سرکار کمپنی انگریز بہادر

کو اجرا ایسے امورات کے کہ جو محل اختیار و اقتدار ایک ذی ودمان عالیشان کے ہو منظور تہا
ہر چند اونہون نے اپنی رعایا کے نسبت کیسی ہی احکامات خلاف عدل و انصاف کے ہون مگر
ہموارہ بہ نسبت کمپنی انگریز بہادر کی دوستی و وداد پر قایم رہی تاہم کمپنی انگریز بہادر نے
واسطے بچانے رعایا ملک اودہ کے اوس تعدی عظیم و پریشانی سے جو عاید حال رعایا سے
علی الاتصال رہی بکمال کوشش متوجہ رہی بہت برس گذرسے کہ گورنر جنرل بہادر لارڈ
ولیم بنٹنک نے بنظر اسکی کہ جد وجہد واسطے بہتری احوال رعایا ملک اودہ بیشتر ظہور مین
آیا تہا اسکی مزاحمت یا تعرض ہوا حسب سررشتہ دربار لکہنؤ مین اطلاع دی کہ ضرور ہے
تمام و کمال انتظام ممالک اودہ باہتمام اہلکاران سرکار کمپنی انگریز بہادر کی دخل کر دیا جاویگا
چنانچہ جو کلمات و تنبیہ لارڈ ولیم بنٹنک کی جانب سے ظہور مین آئی اوسکو آٹہ برس کا عرصہ ہوا
کہ لارڈ ہارڈنگ بہادر نے بذات خود اعادہ کیا اوس زمان مین والی اودہ کو بڑی اصرار
کے ساتہ سمجہایا گیا کہ آیندہ کیسا ہی واقعہ وقوع مین آوے یہ بات تمام عالم پر روشن
ہوگئی کہ بطور دوستانہ و بر وقت مناسب تنبیہ و آگہی دی گئی مگر بسبب تمردی و نالایقی
و یا سہل انکاری وزرا و بادشاہان اودہ کے مقاصد دوستانہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا
رایگان ہوا پچاس برس سے زیادہ عرصہ تک جو صلاح بغرض و چشم نمائی ہای غضبانہ مع
تنبیہات و اعتراضات و تہدیدات متواتر و متوالی وقوع مین آئی ہین سے کوئی بہی
اصلا اثر پذیر نہوئی عہدنامہ کی اصل منشاء پر عمل نہوا شاہ اودہ کے وعدہ کی تعمیل نہوئی
اور رعایای ملک اودہ اب تک بیچارہ بایوسانہ بسبب نالایقی و خیانت و تعدی ضایع
و برباد ہوتی ہے فقط یہ بات تمام ملک مین مشہور ہے کہ شاہ اودہ مشغل اکثر والیان مشرقین
ملک مذکور کے اوس ملک کی مہمات کے انتظام مین کبہی بہی طرف توجہ نہین کرتی ہین تمام
ملک اودہ مین اختیار حکومت کے دیا یا تو مقربان کمین یا اشخاص جابر و خائن کو جو
کارگذاری مین نالایق اور درجہ اعتبار سے ساقط ہین تفویض ہوا ہے محصلات مالگذاری

اپنے علاقجات مین سرخودی کے ساتھ حکمرانی کرکے رعایا سی بلا لحاظ عہد سابق دھالی لے
جبر اُگوڑی پیسہ تک بھی اخذ کرتے ہین فوج شاہ بوجہ ضبط و ربط و بسبب بداعمالی بخشیان
افواج مشاہرہ سے محروم ہین اور اپنی معیشت کیواسطے دیہات کو گویا لوٹنے کی مختار ہین یہانتک
کہ جس ملک کی حفاظت کیواسطے وہ متعین ہین اوسپر وہی جابر و قاہر ہوتی ہین غول کی غول
ڈاکوونکی علاقجات کو غارت کرتی ہین آئین و عدل کا نام و نشان نہین ہے ہتیار بندہ کی خانہ
جنگی اور خونریزی رات دن ہوتی رہتی ہے اور کسی جگہ لحظہ بہر بھی حفاظت جان و مال کی
مطلق نہین فقط اب وہ وقت آیا ہے کہ سرکار انگریز بہادر اور زیادہ تحمل اون تباہیون
اور خرابیون کی نہین ہو سکتی جنکو بسبب تعلق ہونی سرکار کی عہدنامہ مذکور کی مضبوطی حاصل
ہوئی ہے سرکار وہ خبرگیری والیان اودہ پر کہ جسکی باعث سی صرف وہ اقتدار کہ منتج خرابیان
مذکور کا ہے بحال و برقرار نہین رکھہ سکتی پچاس برس کی تجربہ سے بخوبی ثابت ہوا کہ عہدنامہ
سنہ ۱۸۰۱ع منتج رفاہ و خیریت سکنای اودہ کی نہین ہوا اور یہی واضح ہوا کہ حفاظت سکنای
ملک مذکور کی اس تعدی عظیم سے جو کہ مدت سے لاحق حال ہے کسی صورت ممکن الوقوع
نہین ہے بجز اسکی کہ انتظام کلی ممالک اودہ مستدام سرکار کمپنی انگریز بہادر کو مفوض
ہووے اس غرض سے حسب الحکم خاص و استرضای انریبل کورٹ آف ڈایریہ بات ٹھہری
کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع مین کہ اس سے ہر ایک والی اودہ نی انحراف و تجاوز کیا ہے آجکی تاریخ
سے پیمانہ ناجائز و ساقط ہے چنانچہ واجد علی شاہ اودہ کے واسطے انعقاد ایک عہدنامہ
جدید کی نصیحت کی گئی جسکی رو سے دوام مستدام نظم و نسق کل ملک اودہ بلا شرکت غیر
سرکار کمپنی انگریز بہادر کو تفویض کیا جاوے و مراتب ضروری واسطے بحال و برقرار رکہنے
منزلت و دولت و توقیر بادشاہ و اقربا اوسکے کی ظہور مین آوی معہذا شاہ موصوف نی
ایسے عہدنامہ دوستانہ کی انعقاد سے انکار کیا فقط ازانجا کہ شاہ اودہ واجد علی شاہ
مثل جملہ والیان پیشین ملک اودہ کی اس میثاق استوار عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع کی تعمیل مین

متنگر یا سہل انگاری یا غافل ہوا جسکے روسے ایسی سررشتہ بندوبست کا اپنے ممالک مین کہ
بموجب رفاہ وخیریت رعایا کے ہو لازم گردانا گیا از انجا کہ عہدنامہ جس سے یون ہی انحراف
ہوتا ناجائز و ساقط گردانا گیا اور چونکہ شاہ موصوف انعقاد عہدنامہ جدید سے جو بجاے عہدنامہ
سابق ملحوظ تھا منکر ہوا اور چونکہ شرائط عہدنامہ سابق جیسا کہ بحال تھے بہ نسبت مداخلت
اہلیان کمپنی انگریز بہادر ملک اودہ مین مانع نہین اور بدون ایسے مداخلت کی اجراے
سررشتہ بندوبست شایستہ اس ملک مین ممکن نہین ہے ان وجوہات سے تمام عالم کو واقع
ہویدا ہے کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کو سواے دو صورت کی اور کوئی چارہ نہین ہے یا تو ملک
اودہ کی رعایا کو ترک کرین اور اونکو ہاتھ پاؤن باندہ کے اس معرض ظلم و تعدی مین
ڈالدین جو کہ ظاہرا سرکار کمپنی انگریز بہادر نے بنظر شرائط منضبطہ عہدنامہ کو مدت تک روا رکھے
یا سرکار موصوف اپنے اقتدار عظیم کو بحق ان لوگون کے نفاذ کرین جنکی رفاہیت کی واسطے بچاس
برس کی عرصے سے دست اندازی کا وعدہ کیا گیا تھا اور تمام و کمال نظم و نسق و بندوبست ممالک
اودہ کو ہمیشہ کیواسطے اپنے قبضۂ اختیار مین کرلیوین ان دونو صورتون مین سرکار کمپنی انگریز
بہادر نے بلاتامل دوسری صورت کو اختیار کیا ہے لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ آج کی دن سے
نظم و نسق ممالک اودہ بلاشرکت غیرے دوام و مستدام بقبضۂ اقتدار کمپنی انگریز بہادر کے
آگیا ہے سب عامل و ناظم چکلہ دار و جملہ نوکران دربار و سب اہلکاران چہ مالی و ملکی و چہ دیوانی
و فوجی و سب سپاہیان دربار و بھی جملہ سکناے اودہ کو لازم ہے کہ آیندہ سرکار کمپنی انگریز بہادر
کے اہلکارون کی اطاعت و فرمانبرداری کلی کرتی رہین اگر کوئی اہلکار دربار یا جاگیردار یا
زمیندار یا کوئی دوسرا شخص ایسی اطاعت اور فرمانبرداری سے اغماض کرے یا اگر کوئی مالگذاری
دینے مین عذر لاوے یا اور کوئی طرح سے سرکار کمپنی انگریز کی حکومت مین تعرض و مزاحمت
کرے گا تو وہ شخص مفسد گنا جاویگا اور بھی وہ مقید کیا جاویگا اور جاگیر اور اراضی اسکی
ضبط سرکار کمپنی کیجاویگی اور اونکو جو فوراً بلا عذر تابعداری سرکار کمپنی انگریز بہادر قبول کرینگے

عامل ہون یا اہالیان دربار یا جاگیردار یا زمیندار یا سکنا ے اودہ سبکو وعدہ کیا جاتا ہے کہ وہی حفاظت و لحاظ و التفات اہالیان کمپنی انگریز بہادر کی پاوینگے اور پابندی معین تعداد مالگذاری از روے انصاف و بندوبست واجبی کی عمل مین آویگا و بتدریج آبادانی و آراستگی ملک اودہ کی جد و جہد برابر ہوتی رہیگی ہر کسیکو بلاطرفداری احدے عدل گستری ہوتی رہیگی جان و مال کی حفاظت کیجائیگی اور ہر ایک شخص اپنے حقوق واجبی پر بلا اندیشہ و بلا دست اندازی کسیکی قابض و متصرف رہیگا۔

واضح ہو کہ جیمس اوٹرم صاحب بہادر نے جو بپیشگاہ گورنمنٹ ہند سے عہدہ چیف کمشنری ملک اودہ پر مقرر ہوکر اور مع تمامی حکام مالی و ملکی و فوجی لکھنؤ مین آکر تاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۵۶ع کو واجد علی بادشاہ کو بذریعہ اشتہار متذکرہ بالا معزول کرکے دفترون بادشاہی پر قبضہ کیا اور ایک ایک افسر واسطے نگرانی و ترتیب کاغذات کے مقرر کیا اور ملک اودہ کو اوپر چار حصون کے یعنی قسمت اول خیرآباد بیتاپور۔ قسمت دوم لکھنؤ۔ قسمت سوم بہرایچ۔ قسمت چہارم فیض آباد تقسیم کیا اور حکام صدر نے خاص لکھنؤ مین اجلاس اپنا جداگانہ مقرر کیا۔

اسمای حکام صدر ملک اودہ

نمبر	نام عہدہ	نام عہدہ دار	مقام اجلاس
۱	چیف کمشنر ملک اودہ و ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر	جیمس اوٹرم صاحب بہادر	مقام لکھنؤ
۲	سکرٹری و اسسٹنٹ چیف کمشنر اودہ	کپتان فلیچر ہیس صاحب بہادر	لکھنؤ
۳	کمشنر عدالت فوجداری و منتظم پولیس	امانی صاحب بہادر	لکھنؤ
۴	کمشنر عدالت دیوانی ملک اودہ	ڈلیس صاحب بہادر	لکھنؤ
۵	گبنس صاحب بہادر	جوڈیشل کمشنر بہادر	لکھنؤ

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر		ڈپٹی کمشنر	نام کمشنر	قسمت
لفٹنٹ بلیک صاحب بہادر	لفٹنٹ گولڈ صاحب بہادر	تھارن ہل صاحب بہادر	جی الیف کرسٹمن صاحب بہادر	قسمت اول خیر آباد
ونسٹین صاحب بہادر	لائنیس صاحب بہادر	مارٹین صاحب بہادر		
	لیسٹر صاحب بہادر	کپتان ار صاحب بہادر		
بلاک صاحب بہادر	کیہر صاحب بہادر	سمسن صاحب بہادر	میجر بنکس صاحب بہادر	قسمت دوم لکھنو
لفٹنٹ انڈرسیڈن صاحب مہتمم خزانہ	جنگٹر صاحب بہادر	کپتان آونیر صاحب بہادر		
کپتان گورالڈ وسین صاحب پولیٹکل [illegible]	کپتان کرینگی صاحب مجسٹریٹ	پانک صاحب بہادر		
	سورٹین صاحب بہادر			
کیلف صاحب بہادر	ہیلیس صاحب بہادر	فاربس صاحب بہادر	ونگ فیلڈ صاحب بہادر	قسمت سوم بہرایچ
	لفٹنٹ کیلاگ صاحب بہادر	کپتان بن بری صاحب بہادر		
		کپتان ہیلو صاحب بہادر		
تھارن ہل صاحب بہادر	لفٹنٹ ریڈ صاحب بہادر	کپتان ولس صاحب بہادر	کرنل گولڈنی صاحب بہادر	قسمت چہارم فیض آباد
لفٹنٹ نالک صاحب بہادر	لفٹنٹ گرنٹ صاحب بہادر	کپتان ہیرو صاحب بہادر		
لفٹنٹ تھارن ہل صاحب بہادر	اسٹرٹین صاحب بہادر	کپتان الگزنڈر صاحب بہادر		

الغرض حکام متذکرہ صدر نے اپنے اپنے علاقجات پر پہنچکر افواج شاہی کی تنخواہ بیباق کر دی اور ہتھیار لے لئے مگر کچھ فوج بیقاعدہ اور دو مشٹ بٹالین اختری و ناگری وغیرہ ملازم رکھکر بزمرۂ فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر میں شامل کر لیا اور اکثروں کی پنشن مقرر کر دی اور کارگذاران و ملازمان دفاتر شاہی یکقلم

برخاست

برخاست کئے اور تجویز عطای پنشن تحقیقات شروع کی اور صیغہ نانکار و چندہ بالکل ناجایز سمجہا گیا اور نانکار جو باسم قانونگویان مقرر تہی وہ بہی نامنظور ہوئی مگر ہر ایک علاقہ صدر و تحصیل مین ایک قانونگو اوسی خاندان کا ملازم رکہا گیا اور دیہات یا اراضی بطور جاگیر یا معافی جسکا نام تہی بدستور اونکے ساتہ بندوبست ہوا اور علاقجات مالگذاری کا بجمع عہد شاہی مالگذاران عہد شاہی خواہ تعلقہ دار و زمیندار خواہ ٹہیکہ دار بابت سنہ ۱۲۶۳ فصلی کی بندوبست کرکے ثمند دی اور اس جمع سال تمام مین ساڑہی چار قسط نہایۃ نصف ماگہہ عملداری بادہ منہا کرکے مابقی ساڑہی پانچ قسط کی قسط بندی سند پٹی لکہدی اور سماعت حق دعویداران کا بندوبست من ابتدای سنہ ۱۲۶۴ فصلی پر منحصر کر دیا اس مابین مین بادشاہ نے جملہ انتظام خانگی و محلات وغیرہ حسام الدولہ حافظ الملک نقی علی خان بہادر شیر جنگ بہنوئی اپنے کو تفویض کر دیا اور خود بدولت بمعیت جناب عالیہ متعالیہ مادر خود مع ابو الحرب فغفور جاہ خاقان حشم صاحب عالم ولیعہد مرزا محمد جاوید علی بہادر اور مرزا سکندر حشمت بہادر چہوٹی بہائی آور رکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و شہریاری امیر الامرا مدار المہام وزیر الممالک معتمد الخاقان تلمیذ السلطان سیف مسلول بازوی شاہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی صاعد مصاعد یکرنگی و صفا ناہج مناہج صداقت و وفا مرید مرشد پرست اخلاص گزین خانہ زاد عقیدت سرشت صفوت آئین مختار ذی اقتدار یار وفادار رستم ہند مدار الدولہ منتظم الملک علی نقی خان بہادر سہراب جنگ فدوی خاص جان نثار ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ وغیرہ کی لکہنؤ سی کلکتہ مین پہونچے اور دیوان مہاراجہ شیو الدین بالکرشن بہادر و بابو پورنچند سر دفتر بیت الانشا وغیرہ کو اہالیان سرکار انگریزی نی بضرورت نشاندہی کاغذات دفتر شاہی اجازت نہین ملی پیشگاہ حکام منتظم حاضر رہے بادشاہ تو خود کلکتہ مین مقیم ہوئے اور صاحب عالم ولیعہد و سکندر حشمت بہادر چہوٹی بہائی کو ہمراہ جناب عالیہ متعالیہ کی واسطی استغاثہ کی لندن کو روانہ فرمایا اور حکام اودہ نے بندوبست سرسری من ابتدای

سنہ ۱۲۶۱ فصلی لغایت سنہ ۱۲۶۲ فصلی شروع کیا اور بندوبست دیہات کا اکثر بنام مقدمان وغیرہ دعویداران عام کردیا اور جو لوگ بیدخل کئے گئے اونکو ہدایت تحقیقات حقیت پختہ بندوبست پر فرمائی گئی اس طریقہ بندوبست سے اکثر تعلقجات شکست ہو گئے پہلا انقلاب سلطنت اور دوسرا اس انقلاب بندوبست مالگذاری سے پہلی صورت یعنی انتظام شاہی بالکل بدلگیا انقلاب سلطنت سے ملازمان شاہی کو نقصان معاش ہوا تھا انقلاب مالگذاری سے ملازمان تعلقہ داران کو بیکاری نے صورت دکھائی لیکن فضل خدا سے بدولت خوبی انتظام حکام عالیمقام واطاعت وفرمانبرداری رعایائے ملک اودہ نیکنام کسیطرحکا غدر وہنگامہ نہوا اور حکام کے احکام کا بخوبی عملدرآمد ہوا احکام حسب آئین سرکار انتظام ملک مین بدلجمعی تمام مصروف ہوئی اور رعایا تعمیل احکام حکام عالی مقام مین بسر وچشم حاضر وموجود رہی راجہ راجہ رانہی اپنی سکھی کا نقشہ ہوا۔

غدر کا بیان

واضح ہو کہ یہ دنیا وہ مقام عبرت ہے کہ اسکی کارخانے جو شدنی ہوتے ہین ہرگز انسان کی سمجھ مین نہین آتے ہین آج اور کچھ ہے تو دوسرے روز اور ہی سامان پیش نظر ہو جاتے ہین دیکھئے کہ اس ملک اودہ مین تھوڑی سی مدت مین کیا کیا انقلاب ہوئے یعنے ساتوین فروری سنہ ۱۸۵۶ع کو ریاست ملک اودہ کی قبضہ سرکار کمپنی انگریز بہادر مین آئی اور واجد علیشاہ کلکتہ کو راہی ہوئے حکام انگریزی نے حسب آئین خاص بندوبست ملک کا کیا باوجودیکہ بندوبست عہد شاہی اور انگریزی مین بہت فرق تھا مگر خوبی بندوبست واقبال صاحبان انگریز سے کسیطرحکا کوئی فتور برپا نہین ہوا

اور مابعد اوسکی انیسوین رجمنٹ کی پیادون کی چہاونی مین آگ لگادی کوئی مخالف کا جرم معلوم
نہوا آخر اپریل مین واٹس صاحب افسر پلٹن نمبر ہفتم پیادگان اودہ کو معلوم ہوا کہ اکثر سپاہی
بہرتی جدید کی کارتوس قدیم کی کاٹنے مین عذر کرتے ہین صاحب موصوف نے فہمایش سے اونکو راضی کیا
پہلی تاریخ مئی کو پہر اونہون نے ناراضگی ظاہر کی بسبب عدول حکمی کی بہت سی سپاہی قید ہوئے دوسرے
تاریخ کو برگیڈیر گری صاحب مع کپتان واٹس صاحب بارلو صاحب پلٹن مذکور کی لین مین گئے
اور ہر ایک کمپنی سے علیحدہ پوچہا کہ تمکو کارتوس کا کاٹنا منظور یا نامنظور ہے سب نے انکار کیا برگیڈیر
صاحب نے اوس پلٹن کی جسنے انحراف کیا تہا ہتیارات کو نگہبانی کی اور مقدمہ کو دوسرے روز پر
ملتوی رکہا تیسری تاریخ کو پلٹن مذکور کی گرانڈ کمپنی ہتیار بند قتل وفساد پر آمادہ ہوئی اور
موسی باغ کی چہاونی مین بلوہ مچاویا ساتوین اودہ رجمنٹ کی ایک چٹہی اڑتالیسوین پیادگان
بنگال کی نام (جو کہ چہاونی منڈیاون مین مقیم تہی) گرفتار ہوئی جسمین لکہا تہا کہ ہماری شریک ہو
اور چٹہی مذکور کو صوبہ دار اڑتالیسوین پلٹن نے کرنیل پامر صاحب کو دکہلایا صاحب موصوف
مع ساتوین رسالہ اودہ اور چوتہی پلٹن پیادگان اودہ اور ایک حصہ اڑتالیسوین اور اکہتروین
پلٹن پیادگان بنگال اور ایک بازو بتیسوین پلٹن بادشاہی گورہ اور توپخانہ کی موسی باغ مین
جس جگہ ساتوین اودہ کی پلٹن آمادہ سرکشی تہی پہنچے پلٹن سرکش دیکہتی ہی فرار ہوئی بعضون نے
تو خوف جان ہتیار رکہہ دیئے اور جو لوگ بہاگے سوارون نے اونکا پیچہا کیا اکثر لوگ گرفتار آئے الغرض

دوبی اور رام نراین اور حسین بخش سپاہیونکو انعام حسب لیاقت عنایت کیا اور سوقت
سے کسیطرح کا ہنگامہ و فساد ملک اودہ نہین ہوا اطمینان کیساتہ حکام اپنی حکمرانی مین
مشغول رہتے تہے شروع ۱۸۵۷ع مین بمقام دمدمہ جوکہ کلکتہ کی قریب واقع ہی کسی سپاہی قوم
ہندو نی دوم بنگالہ گرانیڈ کی ایک برہمن سپاہی سی لوٹا مانگا برہمن نی نہین دیا اوسنی کہاکہ تو اپنے
ذات پر گہمنڈ مت کر گای اور سور کی چربی کی کارتوس منہہ سی کاٹنی پڑینگی چنانچہ اس بات کا تمام فوج
ہندوستانی مقام دمدمہ مین توہم پیدا ہوا غرض کہ خبر اسکی افسران انگریزی کی کان تک
پہنچی اور اونہون نی رپیٹ پر بعد استفسار سبب ناراضگی خشک کارتوس دیئی اور کہاکہ چکناتی
سے انکو چکنا کرکی استعمال کرو بعد وقوع اس ماجرے کی بارکپور جو کلکتی کی چہاونی ہی وہان
کے سپاہیون نی کارتوس کی کاٹنی سی انکار کیا چہٹہ تاریخ فروری کو جنرل ہیرسی صاحب حاکم
فوج بارکپور نی مع دیگر صاحبان فوج کی تحقیقات کیواسطی اجلاس فرمایا پلٹن نمبر دوم گرانیڈر
کی سپاہیون کو سامنی بلاکر پوچہاکہ کارتوس نکاٹنے کا کیا سبب ہی بیجناتہ سپاہی نی بیان کیا
کہ اس کارتوس کی کاٹنی سی ہمارے ایمان مین فرق آویگا کہ اسمین چربی لگی ہوئی ہی صاحب مذکور
نی اوس کاغذ کو دیکر کہاکہ روشنی مین دیکہو کہ اسمین کونسی چیز لایق اعتراض ہی سپاہی مذکور
نے کہاکہ یہ سخت مثل کپڑی کی ہی اور کاغذ نہین معلوم دیتا اور پہر چاندخان نی بیان کہ وہ مثل
چمڑی کی سخت ہی اور جلانی سے چربی کی بو آتی ہی چوتہی تاریخ کو کاغذ کارتوس جب پانی سے
بہگو کر جلایا چراہند پہلی تمام رجمنٹ خائف ہوگیی اجلاس کیوقت ایک ٹکڑا کارتوس
کے کاغذ کا جلایا اور چاندخان سی پوچہا گیا اوسنے کہاکہ ابتو بدبو نہین آتی مگر کاغذ کی استعمال سے
بدستور منحرف رہا اور خدابخش صوبہ دار نی عندالاستفسار بیان کیاکہ اس کاغذ کی کاٹنی مین
انکار نہین مگر چہاونی مین افواہ ہی کہ اسمین چربی چڑہی ہوئی ہے پہر گلاب خان جمعدار نی
یقیناً یہ کہاکہ کارتوس مین چربی ضرور ہے مانند پہلی کاغذ کی نہین ہی تب صاحبان عالیشان کو
ظاہر ہوا کہ فوج کی لوگ کارتوس سی بسبب توہمات مذہبی کی بالکل ناراض ہین اوسی ایام مین

کچھ سپاہی جو بیسوین پلٹن کی بہرام پور سی بارکپور کو تبدیل ہوئی سپاہیان انیسوین ۱۹ پلٹن ہمیشہ بارکپور نی سپاہیان
بہرام پور کی دعوت کی اونہوں نی رو داد و مدم مقدمہ کارتوس کی انیسوین ۱۹ پلٹن کی سپاہیون سی کہہ سنائی
چھبیس ۲۶ فروری سنہ صدر کو حسب دستور کارتوس قدیم سی قواعد کرنی کو حکم ہوا اونہوں نی انکار کیا
تب حکام کو عدول حکمی پسند نہوئی لفٹنٹ کرنیل مچل صاحب حاکم فوج نی رسالہ و توپخانہ کو صبح کی وقت
حاضر ہونیکو حکم دیا سپاہیان انیسوین ۱۹ رجمنٹ وقت گیارہ بجی رات کی کوٹہ سی بطور بلوہ کی اپنی
اپنی بندوقین لیکر لین مین آئی صبحکو تو مین تیار ہوئین افسر لوگ جب پریڈ پر پہونچی سپاہیون کو
مسلح بلا وردی شور و غل کرتی دیکھا تب مچل صاحب نی کہا کہ تم لوگون کو وہم ہوا ہی جو گمانات
تمہاری ہین وہ سب غلط ہین تم اپنی ہتیار رکہکر اپنی لین مین چلی جاؤ افسران ہندوستانی نی اسکی
جواب مین کہا کہ توپخانہ و رسالہ جب تک آپ نہ ہٹاوینگی سپاہی ہتیار نہ رکہینگی صاحب موصوف
نی رسالہ و توپخانہ ہٹا دیا اور سپاہیون نی بہی ہتیار رکھدئی تاریخ چوتھی ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو اس مفسدہ
کی خبر کلکتہ مین پہنچی تاریخ بیسوین ۲۰ مارچ کو پلٹن نمبر ۸۴ پیادگان شاہی گورہ مقام رنگون سی بموجب
طلب کلکتہ مین آگئی ا۳- مارچ کو انیسوین پلٹن جسنی بہرام پور مین عدول حکمی کی تہی حسب الطلب
میجر جنرل ہیرسی صاحب بارکپور مین طلب ہو کر آئی اور ہتیار اونکی لیکر تنخواہ دی گئی اور اونکو
پہلیا گھاٹ سے دریا پار اوتار دیا بیشتر اسکی چونتیسوین ۳۴ پلٹن متعینہ بارکپور نی انیسوین ۱۹ پلٹن کو
پیغام بہیجا کہ افسران انگریزی کو مار کر بارکپور مین آؤ کہ ہم اور تم باتفاق سب افسرون کا کام تمام
کرین اور چہاونی و بنگلون کو پہونک کر کلکتہ پر حملہ کرین مگر انیسوین ۱۹ پلٹن نی اوسی نامنظور کیا تہا اور ایکروز
منگل پانڈی سپاہی چونتیسوین ۳۴ پلٹن کا نشہ مین بدمست مسلح ہو کر گہر سی نکلا اور اپنی بہائی بندونکو کہا کہ جو افسر
انگریزی ملیگا مارونگا لفٹنٹ باصاحب باستماع آشفتگی مزاج پلٹن لین مین آئی منگل پانڈی مذکور نی صاحب
موصوف کی گولی ماری صاحب تو محفوظ رہی مگر گہوڑا زخمی ہوا اوسوقت صاحب نی تپنچہ سر کیا نشانہ خالی گیا تب اوسنی
صاحب کو تلوار سی زخمی کر کی گہوڑی سی گرا دیا تب صاحب موصوف نی بہزار خرابی جان بچائی میجر جنرل ہیرسی صاحب نی
مع دیگر افسران کی موقع واردات پر آکر منگل پانڈی کو گرفتار کر لیا اور بموجب حکم عدالت مارشل کے

آٹھوین تاریخ اپریل کو سزای قصاص عمل مین آئی تب پلٹن مذکور اور بہی برگشتہ و گستاخ ہوئی مگر ۵ تاریخ ماہ مئی کو جسقدر فوج گورہ و ہندوستانی معہ توپخانہ قرب و جوار کلکتہ مین تہی بمقام بارکپور جمع کی گئی اور تاریخ ششم[۶] کو وقت صبح کے کل فوج دورویہ استادہ ہوئی اور چارسو سپاہی چونتیسوین[۳۴] پلٹن کے چھاونی بارکپور مین سامنے توپون کے کھڑے کئے گئے جنرل ہیرسی صاحب بہادر نے بموجب حکم لفٹنٹ جانپر صاحب کے سپاہیون سے ہتیار مع وردی کے رکھوائی اور تنخواہ دیدی خیر اب یہی خبر کارتوس کی بمقام انبالہ پہونچی جسکے سبب سے جابجا بازار شور و شر گرم ہوگیا اور طرح طرح کے فساد برپا ہوگئے مگر کوئی بانی ان فسادات کا نہ ثابت ہوا اور پہر خبر کارتوس کی میرٹہ مین بہی پہنچی اور مشہور ہوا کہ واسطے تخریب مذہب کے آٹے مین گائے اور بیل کی ہڈیان سرکار نے پسوائی ہین تب سپاہیان میرٹہ کو یقین ہوا اور چرچا اسمین پہیلا یا میجر جنرل ہوپ صاحب بہادر نے فوج کو فہمایش کی کہ سرکار انگلشیہ کو مذہب سے کچہ فایدہ نہین ہے تم افواہ غلط پر ہرگز یقین نکرو مگر سپاہیون کو تسکین نہوئی اور چھاونی مین آتش زدگی کا بازار گرم ہوا تاریخ بیست و سوم[۲۳] اپریل کو کرنل سمتہ صاحب بہادر نے سوم[۳] رسالہ ترکسواران ہندوستانی کو جسکے وہ حاکم تہے حکم دیا کہ صبحکو پریٹ ہو چوبیسوین[۲۴] تاریخکو رسالہ مذکور پریٹ پر آراستہ ہوا حوالدار میجر نے کارتوس جدید بائین ہاتہ سے پہاڑ کے بہر اور پہوڑ اکر دکھایا پہر سوارونکو حکم قواعد ہوا اوسوقت اونہون نے کارتوس کے لینے مین پس و پیش کیا میجر ہیرس صاحب نے معاینہ اس حال کے تاریخ پچیسوین[۲۵] کو تحقیقات کی اوسوقت مردم فوج نے بیان کیا کہ کوئی چیز کارتوس مین بظاہر معلوم نہین ہوتی لیکن مشہور ہے کہ نجس چیز سے تیار ہوا ہے مگر صاحب موصوف کی فہمایش سے راضی ہوکر اپنی عدول حکمی سے نادم ہوئے اور کہا کہ آیندہ استعمال کارتوس مین عذر نہوگا تاریخ چہ ماہ مئی کی صبحکو تیسرے[۳] رسالہ ہندوستانی کی پریٹ ہوئی اور پانچ تاریخ شام کو قدیم کارتوس تقسیم ہوئے پچاسی[۸۵] سوارون نے کارتوس نہ لئے جسکے سبب سے یہ لوگ سپرد حوالات ہوئے اور جرم عدول حکمی و بغاوت کا ثابت ہوا اور ہر ایک کو چہہ چہہ برس سے دس دس برس تک کی قید با جولان با مشقت سخت ہوئی اسوقت مقام میرٹہ مین چہبیسوین[۲۶]

رفق گورہ جسمین ایک ہزار مضبوط جوان تھے اور چھ سو جوان کا چھٹا رسالہ قرابینون اور ولایتی توپخانہ
اسپی مع پانسو توپچی یعنے جملہ فوج ولایتی قریب دو ہزار دو سو کے تھی اور ہندوستانی فوج
اس سے کسیقدر زیادہ تھی جسکے سبب سے حکام کو کچھ خیال نتھا کہ ناگاہ تاریخ دسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء
روز یکشنبہ کو وقت شام کے جبکہ صاحبان انگریز عبادت خانے کو جاتے تھے کہ بندوقون کی صدائین
آئین اور ہر طرف شعلہ آتش نمودار ہوا اور ہنگامہ قتل عیسائیان برپا ہو گیا پانچ بجے شام کے
تیسرا رسالہ اور بیسوین پلٹن مسلح گیارہوین پلٹن کی لین مین آئی اور اونکو اپنے ساتھ لیا۔
کرنیل فنیس صاحب حاکم گیارہوین پلٹن کی لین مین خود پہنچے اور اپنے سپاہیون کو فہمایش کی لیکن
بیسوین پلٹن کے سپاہیون نے باہم ایسے وار کیے کہ اونکے جسم کو غربال بنا دیا اس افسر کی ہلاکت نے
بغاوت کے ہنگامے کو خوب مشہور کر دیا تیسرے رسالے کے سوارون نے سرکاری جیلخانے کو توڑکر اپنے
بھائی بندون کو جنکی ایکہزار دو سو سے کم تعداد نہوگی رہا کر دیا تب تو یہ سب مفسدین باہم ہو کر خوب
شور و شر برپا کرنے لگے عیسائیون اور اونکے بال بچون کو جہانتک پایا قتل کیا اور سخت ایذائین
پہنچائین فوج گورہ نے یہ حال پر ملال دیکھکر اپنی تیاری کا سامان کیا مگر رات بہت آگئی تھی
سرکش لوگ دہلی کیطرف راہی ہوئے فوج گورہ اونکے مقابلہ سے مجبور رہگئی غرض کہ
اس مقام سے سررشتہ ڈاک و تار و پولیس وغیرہ کو برہم و شکست کر دیا تھا جس سے
ہر طرح کی بدانتظامی آشکارا تھی

دہلی مین سرکشون کی آمد

تاریخ گیارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو حسب دستور سرکاری کچہریان ہو رہین تھین کہ اتنے مین
باغیون کی آمد کا ہر طرف سے شور و غل مچگیا صاحب مجسٹریٹ شہر فوراً چھاونی پر پہنچے اور تیاری
فوج کا حکم دیا اور صاحب موصوف چھاونی سے واپس ہو کر شہر کے کشمیری دروازہ پر پہنچے ایک عجیب
عالم نظر آیا اور باغیون کی غول جمع دیکھے مسٹر لباس صاحب جج نے اونکو روکا کہ آپ
اندر نجائین مگر اونھون سنے نہ مانا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مجسٹریٹ اوسی غول مین مارے گئے

اور نعش کا بھی پتا نہ لگا مسٹر ساؤتھن فریزر صاحب کمشنر شہر کی کلکتہ دروازہ کی طرف پہنچے مگر تدارک باغیان سرکش نہو سکا باغی لوگ صاحب مہتمم محکمہ تار برقی وغیرہ کو قتل کرتے ہوئے شہر مین داخل ہو گئی اس اثنا مین جن حکام نے باغیون کا مقابلہ کیا قتل ہوئے اور اونکو روک نہ سکے باغیون نے قلعہ مین جاکر بہادر شاہ کو بادشاہ اپنے عہد کا بنایا اور وہان کا قیدخانہ توڑکر قیدیونکو آزاد کر دیا اور سیکڑون عیسائیان پنشن خوار و صاحبان ذی الاعتبار کو جنہون نے راجہ کشن گڈھ کے مکان مین پناہ لی تھی مار ڈالا اور خونریزی کا حوصلہ میمون اور اونکے بچون سے نکالا ۔

چونکہ ۵۴ وین پلٹن جو چھاونی سے باغیون کی تنبیہ کیواسطے روانہ ہوئی تھی وہ کشمیری دروازہ مین گھستے ہی باغیونکی شریک ہو گئی اور کئی انگریزی افسرون کو اوسی جگہ پر مار ڈالا بریگیڈیر صاحب نے یہ حال دیکھکر چھاونی کا انتظام کیا اور سب انگریزون کو برج نشان مین جو چار دیواری گول گھرا بین شہر واقع تھا جمع کردیا اور خیال کیا کہ یہ مقام نہایت محفوظ ہے کیونکہ میرٹھ سے انگریزی فوج دفع فساد کیواسطے ضرور آئیگی اور ہر طرح سے توپین و سامان حرب درست کردیا ادہر باغیون نے میگزین کی دیوارون پر سیڑہیان لگاکر قبضہ کرلیا مگر تاہم چند انگریزون نے پانچ گھنٹہ تک ہزارہا آدمی کا مقابلہ کیا آخر کو حسب الایماء لفٹنٹ ولوبی صاحب مسٹر اسکلی صاحب نے بارود خانہ صدر مین آگ لگا دی جس سے تمام شہر مین ایک زلزلہ پڑ گیا اور زمین و آسمان تہرا گیا بہت سے باغی میگزین کی دیوارون کے نیچے کچلکر مر گئے مگر کل صاحبان انگریز اس صدمہ سے محفوظ رہے گو آخر کو یہی لوگ باغیون کے ہاتہ سے مارے گئے غرض کہ حکام نے بہت تدبیرین کین مگر ظالمون کے پنجہ سے نہ نکل سکے تب جملہ انگریزون نے مع میمون اور بچون کے میرٹھ اور کرنال کی راہ لی ان لوگون کی مصیبتون اور تکلیفون کا حال ایسا تھا کہ اوس حال کے یاد آنے سے قلم کے سیاہ آنسو نکلتے ہین اور سنگدلون کے کلیجے موم کیطرح پگھلتے ہین اوسکا بیان کیا کیا جاوے اور یہ قصہ غم انگیز کہانتک سنایا جاوے القصہ یہ ہنگامہ بغاوت اضلاع

شمالی و مغربی مین پہیلگیا اور اوسی وقت بغاوت کی وحشتناک خبر بذریعہ تار برقی لاہور تک پہونچی اور اسیطرح ہندوستان کے ہر ایک مقام پر بغاوت کی خبر پہیلتی گئی اور ہنگامہ شور و فساد روز بروز بڑہتا گیا واضح ہو کہ راقم کو اس مقام پر صرف غدر و بغاوت کی بنیاد لکہنا تہی اوسکا خلاصہ بیان کر دیا مگر اس کتاب کی تکمیل مین اودہ کا حال بہی مطلب ہے اور یہ وہی غدر ہی جو یہانتک پہیلا لہذا اودہ کا حال لکہا جاتا ہی

بغاوت اودہ کا بیان

جسوقت دہلی اور میرٹہ کے غدر کی وحشتناک خبر لکہنو مین آئی جملہ حکام اودہ منتشر ہوئی اور تاریخ سولہوین ۱۶ مئی ۱۸۵۷ع کو ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ نے حسب الحکم نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر کے قطعہ اشتہار حسب ذیل جاری کیا

اشتہار

اشتہار مجاریہ لفٹنٹ گورنر بہادر مطبوعہ آگرہ گورنمنٹ گزٹ

مورخہ ۱۶ - مئی ۱۸۵۷ع

جو رعایا ہی خیرخواہ سرکار انگریزی شہر و قصبات و اضلاع مغربی مین رہتی ہی اونکی اطلاع دہی کیواسطی لفٹنٹ گورنر بہادر اشتہار دیتی ہین کہ جن باغی اور قاتلون نے میرٹہ اور دہلی کی شہر اور کمپون مین سپاہیون کا نام بدنام کیا اور نہایت دغابازی اور سنگدلی سے پیش آئی ہین یہانتک کہ بیچاری عورتون اور اطفال خورد سال کو بہی نہین چہوڑا جو اونکی سزای نمایان کیواسطی تدبیر شروع ہوئی ہی اور تدارک قرار واقعی بخیتی دجابہ لاکی عمل مین آئیگا اور مفسدان مذکورین کو ایسی سزا دیجائیگی تا دوسرونکو عبرت ہو اور افواج انگریزی اور رجمنٹ میرٹہ اور انبالہ اور پہاڑون سے جمع ہوتی ہی اور راجپوتانہ کی فوج سی متفق ہو کر سرکشونکو گہیر لینی مین باہم کوشش کرینگی اور جو سزا باغیون نے اپنی اوپر اپنی سرکشی سی عاید کی ہی اوسکی تعمیل کیواسطی ایسی تدبیر قرار واقعی کیجاویگی کہ وہ کسیطرح سزای اعمال اپنی سے بچنے نپاوین اور لفٹنٹ گورنر بہادر سرکار انگریزی کی جمیع حضرات

اور رعایای خیرخواہ عملداری انگریزی سی استدعا کرتی ہین کہ جب افواج انگریزی باغیان سطورین پر
حملہ آور ہو کر اونکو منتشر کردین اور وی سرکش قصد بھاگنی کا کرین تو معاندین ور عایای ہندکو بہی خوب
نگہبانی کرین اور حتی الوسع اونکو گرفتار کرین - جو افواج انگریزی اور ہندوستانی بجالا کی تمام
جمع ہوتی ہی یہ لوگ باخود ہا ایک دوسری سی سبقت لیجانی مین ان نمکحراموں کی استیصال مین
بکمال جانفشانی کرینگی کسواسطی کہ ان نمکحراموں نی فیمابین سرکار ذوی الاقتدار انگریزی ور افواج
خیرخواہ ہندوستانی کی تخم نزاع کا بویا ہی اور یہ فوج ہندوستانی کیسی تہی کہ سرکار انگریزی ابتدای
عملداری سی اپنی ساتہ پناہ مین رکہکر ہمیشہ نظر رعایت کی رکہتی آئی ہی اور سپاہ ہندوستانی نی بہی ایسی
ایسی شجاعت اور جانفشانی سرکار کی نوکری مین کی ہی کہ دنیا مین اونکی شہرت ہوگئی ہی اور سرکار
انگریزی کے طرفسی سپاہیان نیک کی خدمت شایستہ کی ہمیشہ قدردانی ہوگی اور انعام ملیگا
اور اون سپاہیون کی حقوق اور دستور اور رسمیات مذہبی پر بخوبی لحاظ کیا جائیگا اور سرکار
انگریزی اون سپاہیونکو مثل اپنی لوگون کی ہمیشہ سمجہتی آئی اور جوانی اور ضعیفی مین زیر پناہ اپنی رکہا
مگر بے ایمان نمکحراموں کو فوراً سزا دیجائیگی - بداندیش آدمیون نی ناحق شکایت ہونے
نیت فاسد سرکار انگریزی کی کرکے سپاہ ہندوستانی کو بہکایا ہی مگر نیت سرکار ہمیشہ سی بطرف
حفظ مذہب اور دستور اپنی رعایا اور نوکرون کی متوجہ رہی ہی اور سکنای اس ملک کی اپنی اپنی پیشی کا
کام امن و امان سی کرینگی اور جہان اور جس جگہ ضرورت ہوگی پولیس زیادہ یا فوج اونکی
حفاظت کیواسطی معین ہوگی مگر سبہونکو اس پر عزم مصمم کرنا چاہئی کہ مجرمان مفرورین بھاگنی پاوین
اور ہندوستان مین جہان کہین کہ جائینگی حملہ کرکے اونکو مغلوب کیا جاوے گا - فقط

بعد ازین صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ نی باتفاق رای اہالیان ماتحت آراستگی قلعہ کا بندوبست
شروع کیا اور مکان سکونت نواب یحیی علیخان بہادر معروف بہ مچہی بہون متصل دریای
گومتی و پل پختہ کو خالی کرالیا اور عمارت امام باڑہ کلان کو شامل کرکے قلعہ مقرر کیا اور
ہر چہار طرف دمدمہ اور خندق اور رندی بنوانی شروع کیے اور اسیطرح کوٹہی زبدنسی

مین بندوبست ہوا گرد و پیش کی مکان تنبیہ والون سی خالی کرالیے گئی کوئی مکان بخیال وسعت
شامل کوٹھی رزیڈنسی و مچھی بھون ہوا اور کوئی بضرورت میدان منہدم ہوا اور ہر ایک مقام
نہایت محفوظ بنالیا جملہ سامان حرب توپ و گولہ و باروت وغیرہ جمع و نصب ہونا حسب موقع
شروع ہوگیا و اشیای ضروریات مثل غلہ و شکر وغیرہ ہر دو مکان مچھی بھون و
کوٹھی مین مہیا کرلیا اور دو ہزار برقنداز بمشاہرہ فی نفر ہفت روپیہ و دو ہزار سوار بمشاہرہ
فی سوار پچیس روپیہ معرفت کرنیگی صاحب بہادر جدید بھرتی کیے گئے اور کسیقدر دوسری ہند
ملازم رکھی گئی اور باقی زیر حکم محمود خان کوتوال شہر واسطے حفاظت و ترقی انتشام معین ہوئے
چونکہ اضلاع اودہ مین بھی بغاوت کی طور پیدا ہوچکے تھے کہ ناگاہ خاص لکھنؤ مین تیسویں تاریخ
ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو نو بجے رات کی فتنہ بغاوت جاگ اوٹھا بندوقون کی آوازین اونیسوین پلٹن
کی طرف سی برابر آنی لگین اور رجمنٹ مذکور منقسم پانچ حصون پر اسطرح سے ہوئی کہ انگریزونکی
خونریزی سی شہر مین ایک دریا بہائین اور شہر مین آگ لگائین تیرہوین اور اڑتالیسوین
پلٹنون کی بہلی صرف تہوڑی ہی آدمی اوس باغی پلٹن کی شریک ہوئی تھی برگیڈیر ہند کومب
صاحب بہادر افسر فوج انگریزی نے جسوقت توپون کی آواز سنی فوراً اونیسوین پلٹن
کی طرف جا پہنچے مگر باغیون نے گولیون سی صاحب بہادر کو ایسا سلام کیا کہ اونکا کام تمام
کیا لفٹنٹ گرانٹ صاحب جو اوس وقت گشت کر رہے تھے مجروح ہوئے اور اون کو
ایک پہرے کی صوبہ دار نے اپنی چارپائی کی نیچے محفوظ کردیا مگر دوسری حوالدار نے اس امر سے
فتنہ گرون کو آگاہ کردیا جنہون نے صاحب ممدوح و مجروح کو چارپائی کی نیچے سے گھسیٹ لیا
اور بڑی بیرحمی سی قتل کیا - اور جب سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ نے بندوقونکی
آوازین سنی تہین فوراً سوار ہو کر دو توپین اور ایک کمپنی گورہ قریب پل اوس گوشہ پر
جہان سی اونیسوین پلٹن کی باغی سپاہی آسکتی تھے مقرر کردی کیونکہ سوای اوس گوشہ کی
اور راستہ آمد شہر یہ تہا اور باقی انگریزی فوج کو دشمن کی مقابلہ پر جما دیا جو مین باغی

آگے بڑہی توپون سی گراب چلنی لگی کالی اور گورون کی حوصلی نکلنی لگی باغی لاچار اپنی لین کی
طرف ہٹی اور فوج گورہ فیر کرتے ہوئی اونکی پیچھے پڑی اور سوارون کو بھی حکم ہوا کہ باغیان سرکش کو
قتل کرو گوکہ یہ سوار لفٹنٹ ہارڈیج صاحب بہادر کی ہمراہی کرتے تہے اور اوس روز بڑی بہادریان
کرچکی تہے مگر کچہ کام نہ کرسکے باغیون کی قتل سے عاجز رہ گئے اور باغی فوج بمقام مڈکی پور داخل
ہوئی اور خیال کیا کہ اودہ ہندوستانی فوج ہماری شریک ہوجائیگی مڈکی پور مین سوارونکی
چھاونی مین آگ لگا کر پھر چھاونی کیطرف متوجہ ہوئی لیکن صاحب چیف کمشنر اودہ انسداد فوج باغیان
سے غافل نہ تہی رزیڈنسی کو مضبوط اور مستحکم کرکے مع دو سو گورہ اور دو توپون اور چند سوارون
رجمنٹ وغیرہ کی چھاونی کیطرف روانہ ہوئی اور باغی پلٹن کے پانسو سپاہی جو اوسوقت تک وفادار
اور صداقت شعار تہے فوج انگریزی مین آملے ساتوین رسالہ کی سواران کو آگے بڑہنے کو حکم ہوا
لیکن جب فوج باغی کا مقابلہ ہوا تو یہ رسالہ مذکور باغیون کی شریک ہوگئے فوج باغی نی دیکھا
کہ انگریزی فوج آگی کو بڑہتی چلی آتی ہے پیچھے کو بہاگی اوسوقت توپخانہ انگریزی سی فیر ہونی لگی
غرضکہ فوج انگریزی نے مڈکی پور تک باغیون کا تعاقب کیا اور ہندوستانی رسالہ فوج انگریزی کا
دس کوس تک سیتاپور کیطرف اونکی پیچھے گیا مگر اس تعاقب سی کچہ فائدہ نہوا صرف دو تین
باغی سپاہی ہلاک ہوئی اور سات آدمی قید اور زخمناک ہوئے چونکہ صاحب چیف کمشنر اودہ کو
لکہنؤ کی باغیون سی اطمینان نتہا چھاونی مین تشریف لائے اور دو سو گورون کو مع چار توپونکی
وہان ٹہرادیا اورون کو رزیڈنسی اور مچھی بھون مین مقرر کیا اور دو دو توپین ہرایک مقام کمین مین
قائم رکہین اور مارشل لا یعنی قانون جنگی کی تشہیر کی پسندیدہ تدبیر کی اور پولیس شہر کی حفاظت
کیواسطی سو گورہ مقرر کئی اوس رات کو شہر مین بلوہ عظیم کا خوف وخطر تہا سامان شور وشر تہا
اگر سر ہنری لارنس صاحب بہادر مع کرنیل انگلس صاحب کی خود شہر مین قیام نہ فرماتی ضرور
ایک بڑا ہنگامہ بغاوت کا گرم ہوجاتا کیونکہ کئی بار مفسدین شہر نی پولیس کا مقابلہ کیا مگر ہر بار پست
ہوکر بہاگ گئی اور وہ حوالدار جسنے لفٹنٹ گرانٹ صاحب کو قتل کیا تہا گرفتار ہوا اور
اوسکو مع اور چہہ سپاہیون کے جو بڑے مفسد تہے پہانسی ملی۔

اسوقت تک کل فوج ہندوستانی متعینہ اضلاع ملک اودہ حسب دستور اپنے افسرون کی اطاعت مین وفادار تہی اور تاریخ تیس ماہ مئی تک ہر افسر کو اپنی ہمراہیون پر بھروسا تہا مگر چونکہ بغاوت میرٹھ پہیلتی جاتی تہی اور نامہ و پیام آنیکی بہی خبر اپنی سپاہیون سے سُن رہے تہی افسر جنگی اور ملکی کو بجز تدبیر انسداد بغاوت اور کوئی کام نہ تہا جبکہ بغاوت خاص شہر لکھنؤ مین شروع ہوگئی جسکا ذکر اوپر ہوچکا سر ہنری لارنس چیف کمشنر بہادر بلکہ عوام کو روشن ہوگیا کہ اب ملک اودہ مین بہی بغاوت رُک نہین سکتی لہذا صاحب ممدوح نے ازروی مصلحت لوازم ملکداری میرزا مصطفیٰ علی حیدر خلف امجد علیشاہ و محمد حسن علیخان نسل نواب سعادت علیخان بہادر وغیرہ کو جنکو استحقاق ریاست اودہ پہنچتا تہا بیلی گارڈ مین اپنے ساتہ زیر نگاہ و محفوظ کرلیا اور کوٹہ جات واجد علیشاہ سے اشیای عیش بہا مثل جواہرات وغیرہ مع تخت شاہی کے بیلی گارڈ مین اوٹھوا لیا مردم پٹالن اختری و نادری منجملہ فوج واجد علیشاہ کو جو زمرہ ملازمان بھرتی جدید ملک اودہ سے حاضر باش لکھنؤ تہی اعتبار سے ساقط گردانا اور واسطے حفاظت حسین آباد وغیرہ کے تعینات کردیا لکھنؤ مین تو بدولت بغاوت دھلی یہ حال گذرا اب اضلاع اودہ کا حال ذیل مین لکھا جاتا ہے

بغاوت محمدی فی سیتاپور کا بیان

مسٹر طامس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر محمدی کو تاریخ اکتیس ۳۱ ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو ایک چٹھی جنٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور کی جسمین سرگذشت بغاوت شاہجہان پور لکہی تہی اور مقام پوین سرحد اودہ سے روانہ کی تہی اور سواریان مانگین تہین ملی مسٹر طامس صاحب نے فوراً سواریان بھیجدین اور چونکہ اسوقت دو کمپنی نوین ۹ پلٹن اودھ اور دو کمپنی پولیس پلٹن اور پچاس سوار محمدی مین موجود تہے طامس صاحب ڈپٹی کمشنر کو یقین کامل ہوگیا کہ اٹہائیسوین جنٹ کی سپاہی یعنے باغی شاہجہانپور کے خزانہ محمدی لوٹنے ضرور آوینگے اوسی تاریخ کو سیم صاحبہ کپتان اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو مع ایک پہرہ سپاہیان ماتحت لیشری سنگہ کے پاس اجہ لونی سنگہ تعلقہ دار متولی وغیرہ کے بھیجدیا جسنے میم صاحبہ کو گڑہی کچیانی جو جنگل مین واقع تہی بھجوا دیا

اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سابق الذکر مع اور لکھا صاحب کے قلعہ محمدی کو گئے پہلی تاریخ جون کو صاحب لوگ اور میمین جو شاہجہانپور سے فرار ہوئے تھے محمدی مین پہنچے بعض اونمین سے مجروح و خستہ تھے طامس صاحب نے کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور سے گاڑیان طلب کین غرضکہ سیتاپور سے گاڑیان محمدی مین آئین جو سپاہی سیتاپور سے گاڑیون کے ساتھ آئے تھے اونھون نے مشہور کر دیا کہ جنھون نے مذہب عیسائی قبول نہین کیا انگریزی حاکمون نے اونکو قتل کیا چوتھی تاریخ جون کو کل صاحب لوگ اور میمین جو محمدی مین تھے سیتاپور کیطرف روانہ ہوئی فوج محمدی نے قریب شام کے خزانہ سرکار کا ایک لاکھ دس ہزار روپیہ اپنے قبضہ مین کر لیا اور جیلخانہ کے قیدیون کو رہا کر دیا صاحب لوگ پانچ تاریخ کو اورنگ آباد کے قریب پہنچے تھے کہ ایک گروہ سپاہیونکا تعاقب کرتا ہوا آپہنچا اور ایک سپاہی نے لفٹننٹ شیلز صاحب کے گولی بندوق سے مار ڈالا پھر تو ہر چہار طرف سے گولیونکی بوچھاڑ شروع ہو گئی صاحب لوگ سکوت مین کھڑی ہو گئی تب تو ادن بیباک سپاہیون نے سبکو کمال بیرحمی سے قتل کیا اور لوٹ لیا فقط کپتان اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر محمدی جان بچا کے متولی مین جہان میم صاحبہ اونکی تھین پہنچگئے محمدی کے صاحب لوگون اور میمون اور بچون پر عجیب مصیبت گذری جسکا بیان سے رقت آتی ہے مشیت خدا مین کسکو چارہ ہے کسکو معلوم تھا کہ دفعتاً ایسا غدر ہوگا سچ ہے ایام گردش جب آتے ہین کوئی تدبیر راست نہین آتی انسان امر شدنی سے مجبور ہے جو صاحب لوگ سیتاپور نہ پہنچے اور قتل ہو گئے حسرت سیتاپور پہنچنے کی دل مین لیگئے —

سیتاپور مین اودہ کی اونیسوین اور دسوین پلٹین اور اکتالیسوین پیادگان بنگال ہمور تھی کہ ستائیسوین مئی ۱۸۵۷ع کو دوپہر کیوقت دسوین پلٹن کی لین جو خالی پڑی تھی مفسدین شہر نے آگ لگادی مگر خدا نے فضل کیا کہ جلد امن و امان ہو گیا آگ گل ہو گئی دسوین پلٹن اودہ بڑی معتبر سمجھی جاتی تھی تین یا چار گمنام چٹھیان زبان ہندی مین لکھی ہوئی اوس پلٹن کے سپاہیون نے گرفتار کین اور اپنے افسرون کو دکھا دین اون چٹھیون مین تاریخ درج نتھی صرف یہ لکھا تھا کہ اکتالیسوین پلٹن پیادگان بنگال اور اونیسوین پلٹن اودہ متفق ہو کر آمادہ

سرکشی سے ہے اور اپنے افسران ولایتی اور عیسائیون کو قتل کرنا چاہتی ہے اٹھائیسوین[۲۸] تاریخ
مئی ۱۸۵۷ء کو چند چھکڑے جسمین آٹا بھرا تھا کوتوال شہر نے دسوین پلٹن اودہ کیواسطے بہیجے
جب وہ چھکڑے آئے اور آٹا تقسیم ہونے لگا پلٹن مذکور کے سپاہیون نے کہا کہ اس آٹے مین کچھ خراب چیز
ملی ہوئی ہے جس سے اون کے ایمان مین فرق آجائیگا غرضکہ بعد تکرار و قیل و قال بسیار وہ آٹا
دریا مین پھکوا دیا گیا اوسی روز اوس پلٹن کے چند سپاہیون نے صاحب ڈپٹی کمشنر مسٹر کرسچن کے
باغکو پامال اور خستہ و خراب کر دیا لفٹنٹ گرین صاحب متعلقہ انیسوین[۱۹] پلٹن اودہ اور مسٹر
بکر صاحب سر دفتر محکمہ صاحب کمشنر اون سرکشون کی فہمایش کو آئے اور کہا کہ یہ خطا بھی
تم لوگون نے کیون کی اور باغ کو کیون لوٹ لیا مفسدین نے جواب دیا کہ ہمارا قصور نہیں اور لوگ
بھی اگر آتے ہمنے بھی دیکھا دیکھی ویسا ہی کیا اور اگر آپ ہماری اس فعل کو قصور مین داخل کرتے مین
ہم مجبور و ناچار ہین صاحب کمشنر بہادر نے یہ باتین سنکر کچھ جواب ندیا اور سکوت کر لیا۔ آٹھ بجے
۳- جون کو ایک مسلمان صوبہ دار اودہ کی پلٹن کا مسٹر بکر صاحب سر دفتر محکمہ کمشنری کے پاس
آیا اور باغیون کی نسبت کلمات طعن و تشنیع کہہ سنائے اور کہا مین سرکار انگریزی کا نہایت وفادار
اور خیر خواہ غمگسار ہون اور میری پلٹن کو بھی اسیطور پر خیال کیجئے اور صاحب ممدوح سے یہ بھی
پوچھا کہ آپ نے اپنی عیال و اطفال کو صاحب کمشنر کی بنگلے پر کسواسطے بھیجدیا ہے جس سے دسوین[۱۰]
پلٹن کی وفاداری مین گمان بد عائد ہو سکتا ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ اپنی قبائلیون کو یہان بلوا بھیجئے
مین اونکی حفاظت کا ذمہ دار ہون گو صاحب ممدوح نے اوسکی باتون پر یقین ظاہر کیا مگر اسے
عیال و اطفال کا اپنے پاس بلانا مناسب نہ سمجھا چونکہ بہت سے انگریز اور میمین چھاونی اور شہر کی
کے قیام گاہ مین جمع تھے اور کرنیل برچ صاحب دوسری ماہ جون کو سیتاپور مین واپس
آگئے تھے۔ تیسری تاریخ جون کو صبح کیوقت افسر اکتالیسوین[۴۱] پلٹن نے صاحب کمشنر مسٹر کرسچن
کو خبر دی کہ اکتالیسوین[۴۱] پلٹن آمادہ سرکشی ہے صاحب ممدوح اس خبر حیرت اثر کو سنتے ہی
کرنیل برچ صاحب کے پاس گئے اور بعد مشورہ باہمی انیسوین[۱۹] اور دسوین پلٹن کو تیاری کا

حکم دیا اور پولیس کی نئی بھرتی کئی ہوئی سپاہیون کو بہر دن پر مقرر کر دیا آٹھ بجے کے قریب میجر
ایبٹ بہورٹ صاحب مسٹر کرشجین صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس آئی اور کہا کہ سپاہی میری فہمایش کو
ذرا بھی نہین مانتی اور بغاوت کا مصمم اور مستحکم قصد کر رکھا ہی تہوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک کمپنی
اپنی لین سی لکھنو کی سڑک کیطرف سرکاری خزانہ کی قریب کوچ کر دیا اور باقی پلٹن اودہ کی لوگ
نوین اور دسوین پلٹن کی جانب چلی اور جملہ افسران فوج انگریزی و حکام اپنی اپنی تدبیرون مین تھے
اور بند و بست انسداد باغیان کر رہے تھے کہ ایک گھنٹا گذر گیا اوس وقت کپتان ہیرسی
صاحب و مسٹر تھارن ہل صاحب و صاحب ڈپٹی کمشنر نی خزانہ کیطرف سی بندوقون کی آواز سنی اور معلوم ہوا
کہ دو افسر فوج انگریزی کی مارے گئی اس ماجرے سے حکام جنگی اور ملکی کو انتشار پیدا ہو گیا اور
باغی روز بروز بجروشی و ایذا رسانی پر مائل ہو گئے ناچار کچھ افسرون نے لکھنو کیطرف کوچ
کیا خزانہ مین گولیان چلنی لگین اور شور برپا ہونیکی بعد چھاونی سے بھی بندوقون کی صدائین
آنی لگین اور ایک سپاہی نی خبر دی کہ کپتان گونصاحب اور ڈاکٹر بل صاحب باغیون کے
ہاتھ سے مارے گئے اور کئی افسر زخمی ہوئے مسٹر کرشجین صاحب ڈپٹی کمشنر نوین ۹ پلٹن اودہ کی طرف سے
بندوقونکی آواز سنتی ہی رفل لیکر پولیس پلٹن کی جانب روانہ ہوئی جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ باغیون کے
حملہ نے ایسا زور کیا کہ اکثر عیسائی اسمقام ایسی بیرحمی سی قتل ہوئی جنہون نی یہ معرکہ اپنی آنکھونسے
دیکھا ہوگا اونہین کا دل خوب جانتا ہی میمون اور چھوٹی بچونکا سسک سسک کر مرنا اور
تڑپ تڑپ کر جان کھونا غضب کا سامنا تھا غرضکہ بعض افسر بڑی مشکل سے جان بچا کر ادہر
اودہر بھاگ گئی مسٹر کمبس صاحب مع اپنی میم اور تین ۳ لڑکون کی جسمین ایک لڑکا اوسوقت
آٹھ روز کا تھا دریا اوتر کی جنگل کیطرف چلے گئے اور بڑی مصیبتین اوٹھا کر آٹھوین تاریخ جون کو
لکھنو مین پہونچے اور باقی انگریز اور میم صاحبات جو زندہ بچے اٹھائیسوین ۲۸ جون تک لکھنو مین
داخل ہوئی غرضکہ اس مقام سیتاپور مین علاوہ متفرق مقامون کی چوبیس ۲۴ انگریز اور میم ماری گئی
اور جو زندہ بچی اونکی داستان غم انگیز تھی

بغاوت فیض آباد کا حال

حکام فیض آباد نے جس وقت خبر ہنگامہ مقام دہلی و میرٹھ کی سنی تھی یقین ہو گیا تھا کہ اس مقام مین بھی اثر بغاوت ضرور ظاہر ہوگا اسواسطے تھرین صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو انتظام بہم رسانی رسد و دیگر ضروریات کا تفویض ہوا اور چار دیواری شہر کو مضبوط کرانا شروع کر دیا اور امید کی تھی کہ باتفاق و اعانت زمینداران و رئیسان نشین دار شہر کو بچا لیوینگے مگر جب زمینداروں سے استفسار کیا اونہون نے انکار کیا کہ فوج قواعد دان سے ہم نہین لڑینگے تب حکام نے مجبور ہوکر وہ انتظام بند کیا اس ما بین مین دریا آباد اور لکھنئو کا حال حکام فیض آباد پر روشن ہو گیا جس نے حکام کو زیادہ تشویش کر دیا اس مقام پر چھٹی پلٹن اودھ اور بائیسوین پلٹن پیادگان بنگال و رتیسرا رسالہ و آئین اور توپخانہ ایسی تعینات تھا حسب دستور قدیم وفاداری و فرمانبرداری مین یہ سب سرگرم تھے کہ تاریخ تیسری جون کو فیض آباد مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ پیادگان بنگال کی سترہوین پلٹن اعظم گڈہ سے لوٹ مار کرتی ہوئی فیض آباد مین جلد آنیوالی ہے کرنیل لینوکس صاحب نے حسب تجویز و مشورہ دیگر افسران باغیون کی مقابلے کی تجویز کی مگر آخر کو وہ خبر صحیح نہ ٹھہری پانچوین تاریخ جون کو حکام نے یہ تجویز کیا کہ میمون اور بچون کو راجہ مانسنگہ کی قلعہ شاہ گنج مین بھیجدین کہ وہ رئیس بخوبی حفاظت کریگا جو کہ راجہ مان سنگہ اوس تاریخ تک بحکم صاحب چیف کمشنر اودھ بیشتر سے یعنے بعد وقوع غدر چھاونی فیض آباد مین قید تھا لہذا اوسنے اسبات کو منظور کیا مگر افسران جنگی نے اپنی عیال و اطفال کو شاہ گنج مین بھیجنا منظور نہین کیا تب حکام ملکی نے اپنے عیال و اطفال کو مع ایک میم اور چار لڑکون کپتان ڈلیس صاحب گڈہ کپتان کی شاہ گنج کی قلعہ مین بھیجدیا اور راجہ کو رہا کر دیا تاکہ وہ آدمی بھرتی کر کے قلعہ کی حفاظت اچھی طرح کرے اور آٹھ تاریخ کو بیچ اور میمون و بچون کو شاہ گنج روانہ کیا اور ملازمان جدید کی تنخواہ تقسیم کی اور مبلغ دس ہزار روپیہ قلعہ شاہ گنج مین بھیجدیا اور کاغذات دفتر و مکانات بیگمات خاندان شاہی مین رکھوادیئے باستثنا تاریخ آٹھوین کو سرکش اعظم گڈہ اور بنارس اور جونپور بعد قتل و قمع حکام انگریزی جوق جوق فیض آباد مین پہنچ اخیر نو سے

اور ایک آدمی مع فرمان بادشاہ دہلی چھاؤنی فیض آباد مین سپاہیون کے پاس بھیجے دن تو خیریت سے گذرا لیکن رات کو کل فوج فیض آباد برگشتہ ہوگئی حالانکہ تاریخ ساتوین کو باغیون کی آمد کی خبر مشہور ہوئی تھی اور کرنل صاحب نے مقام سورج کنڈہ جو فیض آباد سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے باغیون کو روکنا چاہا تھا مگر اونکی فوج نے وہان کے جانے سے محض انکار کیا اور کہا کہ ہم اپنے بال بچون کو چھاؤنی مین تنہا نہین چھوڑ سکتے اس سے سورج کنڈ پر نجائین گے جب فوج باغی شہر مین آجائیگی مقابلہ کرکے ہٹا دینگے اونہی بہادری کا جوہر میدان مین دکھا دینگے مگر حکام کو اوسوقت کچھ چارہ نہوا اور اونہین کے ساتھ مقیم رہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تاریخ آٹھوین وقت شبکو کل فوج برگشتہ ہوگئی اور افسران انگریزی کو قید کرلیا مگر گشت و خون کا بازار گرم نکیا اور تمام رات افسرون کو پہرہ مین رکھا افسرون نے نکلنا چاہا مگر نکلنے نپائے صبحکو دلیپ سنگہ افسر بائیسوین پلٹن جو بغاوت کا بانی تھا کرنل لینوکس صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ ہم آپ سب صاحبون کو کشتیون مین سوار کرکے دریای گہرا کے پار اوتروا دونگا تاکہ آپ سب لوگ دانا پور پہنچ جائین مگر راستہ کی حفاظت ہمارے ذمہ نہین اور سکندر شاہ جو چند روز سے بجرم اغوا فساد قید تھا اوسکو رہا کردیا تب سکندر شاہ نے سب اسسٹنٹ سرجن فیض آباد کی معرفت کرنل لینوکس صاحب کو پیغام دیا کہ سب افسر اپنی وردیان ہمارے حوالہ کرین تاکہ اونکو نجات دیجاے غرض کہ کرنل صاحب نے ایسے سخت وقت مین بجز اطاعت کے اور چارہ ندیکھا انگریزون کی وردیان حوالہ کردین تب سب سپاہیون نے اونکے واسطے کشتیان مہیا کردین اور سب افسرونکو مع اونکی ذاتی مال و اسباب کے کنارہ دریای گہرا تک اپنی حفاظت مین پہنچا کر چار کشتیون مین سوار کرا دیا ایک کشتی کے سب صاحب یعنی کرنل و براٹن صاحب افسر چھٹی پلٹن پیادگان اودہ۔ گورڈن صاحب افسر دوم پلٹن پیادگان اودہ۔ ڈاکٹر کولیرن صاحب و لفٹنٹ اینڈرسین صاحب متعلقہ بائیسوین پلٹن پیادگان بنگال۔ لفٹنٹ ریسیول متعلقہ توپخانہ وعلاوہ اسکے بشر صاحب نے نذرہ بچکر دانا پور مین پہنچ گئے اور باقی سب صاحب لوگ یعنی کرنل گولڈنی صاحب کمشنر فیض آباد۔ لفٹنٹ گری صاحب

متعلقہ توپخانہ۔ لفٹننٹ کارنی صاحب۔ انسابن ریجی صاحب متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال
میجر بز صاحب افسر۔ ولیم سن جل گش۔ سارجنٹ ادوارڈوڈز۔ سارجنٹ بشر متعلقہ توپخانہ
لفٹننٹ پارسٹر صاحب۔ سارجنٹ میجر میتوس صاحب متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ۔ لفٹننٹ
برایٹ صاحب اجیٹن۔ لفٹننٹ انگلس صاحب۔ لفٹننٹ لینڈری صاحب لفٹننٹ طامس صاحب
متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال۔ اثنای راہ مین مارے گئے۔ اور یہان فیض آباد مین
کل باغیون نے باتفاق راے احمد اللہ شاہ جسکے پیشین گوئی وغیرہ کے بیشتر معتقد تھے راجہ مانسنگہ کے
سیمون کو طلب کیا اور درخواست اعانت کی راجہ مانسنگہ نے سیمون کو بحراست اپنے ملازمان کے
جای امن مین پہونچا دیا اور فوج سرکش کو لیت لعل مین چندے رکھکر بکمال دانائی بوعدہ اعانت
اپنے علاقہ کو سرکشی سے بچالیا تب فوج انتظام روانگی لکھنؤ مین مصروف ہوئی۔

بغاوت پرسدیپور کا حال

دسوین تاریخ ماہ جون کو پلٹن اول پیادگان باآئین اودہ نے اس مقام پر سرکشی شروع کی اور
اسی روز ایک ترپ تیسری رسالہ باآئین اودہ کا پرتاب گڈہ سے پرسدیپور مین داخل ہوا اور
سہ پہر کو ایک سوار کپتان طامس صاحب کے پاس آن پہنچا اور بیان کیا کہ مین فوج سرکش سے
علیحدہ ہوکر چلا آیا ہون اور براہ خیرخواہی عرض کرتا ہون کہ باغیون کا ردکنا مناسب ہے
کہ سلطانپور سے فوج باغی حملہ کرتی ہوئی چلی آتی ہے کپتان صاحب نے یہ خبر سنتے ہی اپنی پلٹن کو تیار کرادیا
اور ایک دفعہ دار کو مع ہمراہیون کے واسطے صداقت اس خبر کے روانہ کیا تھوڑی دیر کے بعد
دفعہ دار نے واپس آکر خبر دی کہ سب دروغ ہے تب پلٹن برخاست ہوکر رخصت ہوگئی اور صاحب صوف
بھی بنگلہ پر جا پہنچے شام کے وقت سپاہی اپنے افسرون سے کہنے لگے کہ اگر آپ سب صاحب لین مین
قیام پذیر ہون تو نہایت عمدہ بات ہے کیونکہ اگر باغی حملہ آور ہونگے تب بنگلون سے زیادہ حفاظت
لین مین ہے چنانچہ افسرون نے ایسا ہی کیا صبح کو کپتان طامس صاحب نے دیکھا کہ کل پلٹن مع روپیہ
آراستہ اور سامان جنگ سے پیراستہ ہے اس سے عجیب عجیب توہمات اونکے دلمین پیدا ہوگئے اور دوا ے

سوا اسکی یہ بھی خبر ملی کہ کپتان بیرد صاحب ڈپٹی کمشنر سلون کو سرکشی کی خبر پہنچی ہی اور اونکا
ارادہ ہے کہ علاقہ کو چھوڑ کر چلے آئیں القصہ کپتان طامس صاحب ڈپٹی کمشنر نی اپنی پلٹن کے
سپاہیون اور ہندوستانی افسرونسی کہا کہ تم لوگ باغیون سی علیحدہ ہوکر الہ آباد مین چلو تھوڑی دیر
کے بعد ہندوستانی افسر صاحب ڈپٹی کمشنر کی پاس آئی اور کہا کہ خزانہ کا چھوڑ دینا اب بہت مناسب ہے
ورنہ لوٹ ہو جائیگی مگر آپ ہم لوگونکی چھ چھ مہینے کی تنخواہ عنایت کر دیجئے تاکہ ہم سب افسران
انگریزی کے ساتھ الہ آباد چلین اسبات پر صاحب ممدوح نی روپیہ تنخواہ خزانہ سی دلوایا چونکہ خزانہ کی روپیہ پر
باغیون کا دانت لگا تہا وہ سب بالاتفاق آمادہ سرکشی تہی اس خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر مع
اور حکام وقت کی چھاونی مین پلٹن کو درمیان سی گذرتے ہوئی روانہ ہوئی راستے مین سپاہی بندوقین
بھرے ہوئے نظر آئے لیکن وہ خاموش رہی اور کسی سی کچھ نہ بولی راجہ ہنونت سنگہ تعلقدار نی جملہ حکام
انگریزیکو قلعہ دھاردپور مین بحفاظت تمام لیجا کر بائیسوین ۲۲ ماہ جون کو الہ آباد مین پہنچا دیا۔

بغاوت سلطانپور کا حال

نہین جون کو پہلی پولیس کی پلٹن نی سرکشی پر کمر باندہی اور لفٹننٹ کرنیل فشر صاحب کو جو بعد
ملاقات مسٹر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطانپور چھاونی کو واپس جاتی تہے صبح کیوقت زخمی کیا
صاحب مجروح پندرہوین ۱۵ لی آئین رسالیکی لین مین پہنچے اور کپتان ڈبی گسکر وغیرہ سی ملاقی
ہوئے ان صاحبون نی علاج زخم مین کوشش کی مگر صاحب ممدوح نی کہا کہ اب زخم کاری لگ چکا ہے
میرا زندہ رہنا محال ہے آپ لوگ اپنی حفاظت کرین اتنے مین پلٹن مذکور بھی بغاوت پر
آمادہ ہو گئی اور کئی انگریزی افسرون کو مار ڈالا باقی افسران انگریزی بھاگ گئے۔

لکھنو

واضح ہو کہ راقم نے کیفیت بنیاد بغاوت اودہ صاف صاف بیان کر دی جس سی ظاہر ہے
کہ صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ پہلے ہی سی خبر ہنگامہ قتل میرٹھ سنکر آراستگی و پایداری کوٹھی زیدنسی
و قلعہ مچھی بہون مین بدلجمعی تمام معروف تہے کہ تیس ۳۰ تاریخ مئی کو جو لکھنو مین ہنگامہ ہوا اوسکا بہی

بیان راقم کرچکا اور یہ ہنگامہ بدولت بیدار مغزی سرہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ پہلی ہی
دفع ہوگیا جس سے معلوم ہوا تھا کہ اب کوئی سرکش سر نہ اوٹھائیگا کہ اس تاریخ تک اضلاع اودہ کے
سب سپاہی و رعایا اطاعت افسران جنگی و ملکی مین بدل مصروف خیرخواہی معلوم ہوتے تھے صرف
اطراف سرحد اودہ کے باغیون کا البتہ خوف اور اضطراب تھا کہ تاریخ نوین ماہ جولائی کو ضلع گونڈہ
مین یہ حال ہوا کہ وینگفیلڈ صاحب بہادر کمشنر نے دریافت برہمی مزاج فوج چھاونی سکرورہ گونڈہ مین
داخل ہو کر افسرون سے جو وہان موجود تہے کہا کہ اپنی جان بچانے کی تدبیر کیجئے غرضکہ باتفاق براہی باہمی کل
افسر دسوین تاریخ ماہ مذکور کو راجہ بلرام پور کی پناہ مین پہونچے تیسرے روز راجہ صاحب کو خبر پہونچی کہ فوج
باغی بتلاش حکام انگریزی چلی آتی ہے راجہ صاحب نے بذریعہ اپنی چٹھی کے کچھ صاحبون کو بغرض حفاظت
نیپال کو روانہ کیا اور کچھ صاحبون کو اپنی چٹھی کے وسیلے سے پاس راجہ پاری متعلقہ ضلع گورکھپور کے روانہ
کیا گو اسیطرح ہر ایک مقام کے بغاوت کی خبر آئی تاہم شہر لکھنؤ کے ہر امیر و غریب اطاعت حاکمان
وقت مین سر بہ تسلیم تھے کہ ہر ایک ضلع مین باغیان اطراف یعنی شاہجہانپور لوٹ مار کرکے
محمدی مین آپہنچے اور باغیان بنارس و اعظم گڈہ و جونپور و فیض آباد مین داخل ہوئے جسکی سبب سے
ان جگہون مین قتل اور لوٹ کا بازار گرم ہوگیا اسیطرح ہر ایک ضلع ملک اودہ مین حکام انگریزی کا
نام و نشان باقی نہ رکھا ضلع محمدی و سیتاپور و سلطانپور و پرسدیپور و فیض آباد کے حکام بعض
بدولت اعانت تعلقہ داران اودہ کے جو آغاز غدر سے ہی اپنے تعلقون پر قابض ہوگئے تھے الہ آباد وغیرہ مین
پہنچ گئے اور اکثرونکو سپاہیون نے جان بخشی کرکے علاقہ اودہ سے نکالدیا جسکی تفصیل بغاوت ہر مقام مین
مفصل درج ہو چکی المختصر جب اضلاع اودہ تمام انگریزون سے خالی ہوگئے لکھنؤ مین آمد
باغیان نزدیک و دور کا غل مچا حکام و رعایا کی اوسوقت عجب حالت تھی نہ روے
ماندن نہ راہ رفتن کا نقشہ تھا ہر طرف بغاوت پہیلتی جاتی تھی اور امن و امان کی خبر
کہین سے نہ آتی تھی حاکم اور رعایا کو اپنی جان اور مال کے لالے پڑے تھے کہ اس حالت مین
خبر ہنگامہ باغیان کانپور اسطور پر پہنچی کہ تاریخ اٹھائیسوین ماہ جون ۱۸۵۷ع کو

باغیون نے کانپور مین بغاوت کر کے سمی نانا راو جانشین باجی راو پیشوا رئیس پونا ستارا کو (جو ایکمد تسے
ریاست سے خارج ہوکر زیر حفاظت سرکار کمپنی مقام بٹھور مین تھا اور جسکو حکام انگریزی کانپور نے
ہنگام بغاوت میرٹھ و دہلی سے صلاح و مشورہ و اعانت کیواسطے کانپور مین بلا لیا تھا) اپنا افسر
بنا لیا اور حکام انگریز کو محصور کر لیا جو کہ اوس وقت مین بسبب حفاظت جان و مال و خزانہ دلوازمات
حکومت ریاست اودہ مین صرف تھوڑی فوج یعنی تخمیناً بارہ سو آدمی سوار و پیادہ کی بیلی گارڈ مین
موجود تھی صاحب چیف کمشنر اودہ اعانت کانپور سے مجبور رہ گئے - پندرہ تاریخ کو
پل پختہ گومتی جو متصل قلعہ مچھی بھون تھا شکست کرا دیا اور ایک جماعت گورہ واسطے مقابلہ دشمنون کے
قائم کر دی بیسوین تاریخ جون کو نواب گنج بارہ بنکی مین آمد فوج باغی محاصرہ لکھنو کیواسطے شروع
ہوئی تب صاحب چیف کمشنر بہادر نے مقام نوال گنج مین جو لکھنو سے قریب چار کوس کے ہے ترتیب فوج کا
بندوبست کیا کہ اسی اثنا مین تاریخ چھبیسوین جون کو کانپور سے یہ خبر آئی کہ باغیون نے از خود
پاشا ہدنا نانا راو کے کہنے سے محصورین کانپور کو کشتیون پر سوار کرا کے الہ آباد روانہ کر دیا
اثنای راہ مین بطور مغالطہ اونکے قتل پر مستعد ہوگئے جسکے سبب سے لکھنو مین اور بھی تردد ہوا صاحب چیف کمشنر
بہادر نے لکھنو مین قطعہ اشتہار چھپوا کر کیا جسکی نقل بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے

اشتہار محکمہ صاحب والا مقام چیف کمشنر بہادر ملک اودہ مرقوم ۲۶ جون ۱۸۵۷ء

چونکہ انھین دنون مین ایک شخص مرہٹے پالک باجی راو مرحوم مشہور نانا صاحب نے گنگا و نواح شہر کانپور
و بٹھور ملک عملداری سرکار کمپنی انگریز بہادر مین از طرف سپاہیان باغی ناعاقبت اندیش بلوہ
و فساد کروایا ہے اور اکثر مردون اور عورتون اور لڑکون اور لڑکیون خصوصاً صاحبان انگریز بہادر کو
اس ناعاقبت اندیشی قتل اور اعضای بدن اونکے قطع کرواتا ہے اور تاخت و تاراج شہر خانہای روسا
و شرفا بطور مین لا کر اور اکثر مردمان شہر کو بانواع عقوبت اور اذیت گرفتار کر کے بجبر و زبردستی
اونسے مدد بیہ لیتا ہے غرض کوئی امر بدعت اور ظلم کا نہین چھوڑا ہے جو اوس خونگرفتہ کوتہ اندیش کی
سے سرزد ہونا تھا بنظر بران قتل یا گرفتار ہونا اوس بدمعاش مشہور کا بنظر رفاہ و آسودگی

رعایا ضروری خصوصاً اسوقت مین باقبال عدو مال سرکار ابد قرار خبر فتح دہلی و شکست باغیان
مجمع اوس نواح کی آچکی ہی ضرور ہی کہ بہت جلد انجام اوس کوتہ اندیش کا بہی کیا جاے کہ
شہر کانپور اور گرد نواح اوسکا بہی فسادات سی پاک ہوکر امن اور آمان بخوبی اوسمین ہوجاے نظر بران
اشتہار دیا جاتا ہی کہ جو کوئی میعاد ایکہفتہ مین سرزا نہال مقہور کا کاٹ لاویگا یا زندہ پکڑ کر کسی حاکم
سرکار انگریزی کی پاس حاضر لاویگا ایک لاکہہ روپیہ انعام سرکار سی پاویگا اور بعد انقضاے میعاد سات
دن کی جو سر اوسکا لاویگا تو اوس مقدار انعام مین کمی واقع ہوگی اور واضح ہو کہ اگر کسی شخص کی
شرکت قتل کسی صاحب انگریز بہادر مین ثابت ہوگی تو وہ جملہ شرکا اوسکی مانند جانوران درندہ کی
بے سیط حلکی رحم کی بکمال خواری قتل کئی جاینگی اور جو کوئی شخص کسی صاحب انگریز یا گوری کو بچالاوے
اور حفاظت سی لاویگا تو فی صاحب لوگ اور گورہ دو ہزار روپیہ انعام پاویگا اور خیر خواہ سرکار اور نیکنام ہوگا

۲۹ - جون کو کچہ فوج باغی بمقام چنہٹ جو لکھنؤ سے پانچ چہہ کوس پر واقع ہے آپہنچی اور مشہور
ہوا کہ کل تاریخ تیسوین جون روز سہ شنبہ کو وہ فوج چنہٹ پہلی مندر مہابیر واقع علی گنج کی طرف
درشن کیواسطی روانہ ہوگی اور پہر لکھنؤ مین گہس آویگی چنانچہ وہی فوج چنہٹ تاریخ مذکورہ کو کسی قدر
آراستہ ہو کر تین حصہ پر منقسم ہوئی ایک حصہ تو اوسی راہ پر کچہ فاصلی سی قایم ہو گیا اور ایک حصہ فوج
طرف مندر مہابیر جو لکھنؤ سے طرف شمال پانچ چہہ میل مابین لکھنؤ اور چہاؤنی منڈیانون کی واقع ہے
چلا اور تیسرا حصہ قریب نالہ ککرایل پہونچکر ادہر اودہر کمین مین بیٹہہ رہا اور ادہر لکھنؤ سی صاحب
چیف کمشنر بہادر اوسی تاریخ تیسوین جونکو موجب آمد خبر فوج باغی سمت لکھنؤ (چار توپ اسپی
فیلڈ باڑی دو توپ نمبر ۳ اسپی اور ایک عبارہ اور رسالہ والنٹیر اور تین سو گورہ تیس ۳۲
رجمنٹ شاہی اور تینتیس سپاہی رجمنٹ اکہتر ہندوستانی قوم سکہہ اور ڈیڑہ سو سپاہی رجمنٹ چالیس انفنٹری
ہندوستانی اور ایکسو تینتیس سوار رسالہ پہلا دوسرا و تیسرا) اپنے ساتہ لیکر باغیون کی مقابلے کو
چل نکلے اور اپنی حد معینہ ککرایل پر پہنچے مگر باغیون کا جب کہین پتا نہ لا تب آگی بڑہی تو اوس
مقام پر پہنچ گیے جہان باغی لوگ خفیہ آڑ مین بیٹہی ہوئی تہے جب فوج باغی نی دیکہا کر فوج

انگریزی کی ہماری دونو طرفکی زد و پر آگئی دفعتاً گولہ و گولی مارتی ہوئی آ گرے اور فوج انگریزی کو گھیر لیا
جسکے سبب سے فوج انگریزی سراسیمہ ہوگئی اور کوئی تدبیر لڑائی کی بن نہ پڑی توپین فوج انگریزی کی
باغیون نے اپنے قبضہ مین کرلین فوج انگریزی کا قدم لکھنؤ کی طرف اوٹھ گیا اثنای راہ مین وہ حصہ فوج
باغی جو روشن مہا ہیر سے واپس ہوکر بقصد لکھنؤ چلا آتا تھا فوج انگریزی مطرور سے دوچار ہوا اور فوراً
ایک باڑہ ماری کہ فوج انگریزی اور بھی پریشان ہوکے بھاگی صاحب چیف کمشنر بہادر کی پیر مین خفیف سا
زخم بھی لگا اور پیچھی فوج باغی تعاقب مین چلی ہی آتی تھی آخر کار فوج انگریزی مع صاحب چیف کمشنر بہادر
بیلی گارڈ مین داخل ہوگئی باغی بھی جو سایہ کیطرح پیچھے چلے آتے تھے برابر پہنچ گئی تین دروازے بیلی گارڈ
کے پہلے سے بند ہوچکے تھے ایک دروازہ جو کھلا تھا فوراً بند ہوگیا پھر کیا تھا باغیون نے چشم زدن مین
بیلی گارڈ و مچھی بھون کو گھیر لیا گولہ گولی دونو طرف سے چلنے لگا باغیون کی آمد شہر مین شروع ہوگئی لوٹ
مار نے شہر مین تہلکہ ڈالدیا انتظام سرکار انگریزی بالکل بگڑ گیا پولیس کے لوگ بھاگ گئے پلٹن اختری نادری
باغیون کی شریک ہوگئی دوسری تاریخ جولائی تک کل فوج باغی اودہ لکھنؤ مین جمع ہوگئی اپنے اپنے
مورچے قایم کرلئے تفصیل اس فوجکی یہ ہے پلٹن نمبر چوتھی و نمبر چھٹی و نمبر نویں و نمبر دسوین پی آئین اودہ
و پلٹن نمبر تیرہوین و نمبر سترہوین و نمبر بائیسوین و نمبر اٹھائیسوین و نمبر ستائیسوین و نمبر اکیانوین —
اور رسالہ نمبر ہشتم و پانزدہم - مابین تاریخ یکم و دوم ماہ جولائی لوٹ مار ہوا کی بلکہ انہین تاریخون مین
مکانات نواب محسن الدولہ بہادر نبیرہ حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ و داماد حضرت محمد علیشاہ و نواب
منور الدولہ بہادر وزیر ریاست عہد شاہی گھیرے گئے مگر چونکہ نواب صاحبان ممدوحین آغاز محاصرہ
کے وقت اون مکانو نکو خالی کرچکے تھے مفسدون کے ہاتھ سے بچے مگر اسباب موجودہ غارت گیا دوسری تاریخ جولائی کو
سر ہنری لارنس چیف کمشنر اودہ نے اندرون حصار بیلی گارڈ کے ضرب گولی تفنگ سے قالب عنصری کو چھوڑا جس سے
محصورین کو بڑا غم ہوا اور باغیان ناحق کوش نے شادیانہ بجایا دسوین تاریخ شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق
تیسری جولائی کو مسمی احمد اللہ شاہ نے شہر لکھنؤ مین تھانجات مقرر کیئے اور منجانب فوج باغی اشتہار
دیا جسکا خلاصہ اسطور پر ہے کہ زمانہ سلطنت مین ہندو و مسلمان امن و امان مین بسر کرتی تھی چند مدت سے قوم انگریز

اس مملکت پر قابض ہوکر حکمران ہوئی اب چونکہ ان دونو گروہ باشکوہ کی ایمانون کی خواہان ہوئی ہین
بدین نظر خارج کرنا انکا مملکت ہند سے مناسب معلوم ہوا لہذا رئیسان و ساکنان ملک اودہ کو چاہئے
کہ اپنے گہرون مین اطمینان سے آباد ہوکر زمرہ مردم سے شریک فوج ہون کہ دنیا اور عقبے مین نیکنام اور
بلند مرتبہ ہون اور جو لوگ زمرہ برقندارون مین نوکر رہکر تکلیف دہ رعایا رہے ہین اونکو چاہئے کہ ہتیار روخل
لکر ملازمان فوج ہون اور احمد اللہ شاہ خود منصرم بکار نگرانی مورچہای حصار و انسداد ہنگامہ مین مصروف ہوا
جماعت شہدون کی اوسوقت تک دو فرقے تہے ایک فرقہ عرصہ دراز سے ملازم کوتوالی عہد شاہی چلا آتا
تہا اور بجای آلات ایک لٹہ اونکی ہاتہ مین رہتا تہا یہ فرقہ بہت معتبر مشہور تہا اور دوسرا بازاری جنکی معاش
اوس انعام سے تہی جو سواری امرا وغیرہ مین پہینکا اور لٹایا جاتا تہا یہ دونو فرقے آزادانہ طور سے حوالی
رومی دروازہ جو قلعہ مچھی بہون کا بڑا پہاٹک مقرر کیا گیا رہا کرتے تہے جب فوج نے لکہنؤ مین حکام انگریزیہ کو
حصار مین کردیا ان دونو گروہ شہدون نے محاذی رومی دروازے کے اپنا مورچہ قایم کرلیا تہا خلاصہ کلام
اسی روز تاریخ تیسری جولائی کو وقت شب مردمان روندگشت شہدون کی مورچون پر پہنچے شہدے لوگ
کمال استقلال کی ساتہ اپنی آوازون کا اوازہ کہینچ کہینچ کے مار مار کا شور و غل مچارہے تہے جب مردمان روندنے
دیکہا اپنے مقام سے قدم آگے بڑہایا ترہی و قرنا نوازون نے اس حال کو دیکہکر ترہی اور قرنا سے لگکہا مار مار کا
آوازہ خوب بلند کیا جسکے سبب سے محافظان قلعہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ہنگامہ اور حملہ اس تہوڑی جماعت
موجودہ سے رک نہین سکتا لہذا اونہون نے اوس سرنگ کو جو ایسے وقت کیواسطے راستے پر تیار کر رکہی تہی آگ
لگادی جسکی آواز اور دہمک سے تمام شہر مین زلزلہ پڑگیا اور خود مع ضروریات حرب ضرب تپنچے وغیرہ جو اوسوقت
ممکن تہا اپنے ساتہ لیکر بیلی گارڈ مین صحیح و سلامت جا پہنچے اور یون بہی سنا گیا ہے کہ جب صاحب چیف کمشنر
بیلی گارڈ مین محصور ہوئے تہے محافظان قلعہ کو چہوڑ دینے قلعہ کا حکم دیا تہا جسکی تعمیل مین قلعہ چہوڑا گیا
اور چالیس پیپہ باروت اور ساٹھ لاکہہ کارتوس جنگی مین وقت ہو انکی آگ دیدی الحاصل قلعہ باغیون کے
قبضہ مین آگیا اور اضراب توپ بروج قلعہ علاوہ متفرقات اشیاء جنگ کے ہاتہ آئین پہر تو
باغیونکو اور بہی اطمینان ہوا شہدون نے بیلی گارڈ کا مورچہ لیا قریب چالیس مورچونکے حصار بیلی گارڈ پر اتنے قریب ہوگئے کہ جو اپنے

سور ہونسے محصورین قلعہ سی بخوبی بات چیت کرلیتے تھے چونکہ باغیون کو پہلی سے اسبات کا خیال تھا
کہ کسی رئیس اودہ کو اپنی قبضہ اقتدار مین لیکر بحمایت اوسکی انتظام ملک اودہ بخوبی کرنا چاہیے مگر اس تاریخ تک
بوجہ اسکی کہ وارثان نامی اودہ یعنی ولیعہد وغیرہ واجد علیشاہ کی ساتھ چلی گئی تھی اور باقیماندہ یعنی میرزا مصطفیٰ علی بہادر
وغیرہ جنکا ذکر پہلی ہو چکا حفاظت صاحبان انگریز محصورین مین تھی اس سبب سی باغیون کو کوئی رئیس نظر نہ پڑا
اس فکر مین تھی کہ معرفت راجہ جیدیال سنگہ خلف راجہ درشن سنگہ قوم کورمی کی کہ عہد نواب سعادت علیخان بہادر
سے عہد واجد علیشاہ تک علاوہ عہدہای جنگی وغیرہ کی اپنی حین حیات تک مع اپنی اولاد کی حضور رس و
معتمد ریاست اودہ تھا) میرزا رمضان علیخان برجیس قدر اولاد واجد علیشاہ کی جو ہمراہ حضرت محلصاحبہ
مادر اپنی کے بعمر دہ سالہ تخمیناً پرورش پاتا تھا خبر لی تب افسران باغی بوساطت راجہ مذکور عمارت سکونت
حضرت محلصاحبہ مین پہنچے اور مسند نشینی میرزا برجیس قدر کا سوال کیا اور اپنی عبرت اور زور کا دباؤ ڈالا
از انجا کہ اوس وقت نہ کسی اور بیکسی مین بجز ممو خان داروغہ و ٹھاکر پرشاد دیوان ڈیوڑہی و غلام حضرت
اتالیق برجیس قدر و واجد علی داروغہ ڈیوڑہی سلطان محلصاحبہ کی کوئی شریک نتھا خیال کیا کہ ہمارا
والی و سرپرست بادشاہ مجبورانہ ہمکو حفاظت حکام انگریز مین چھوڑ گیا تہا جبکہ اس فوج باغی نے
آناً فاناً مین حکام انگریز کو محصور کر کے سخت مصیبت مین ڈالا جب تک سرکار بندوبست تدارک کری
یہ بیباک لوگ بقول اونکی تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود تمام خاندان شاہی اودہ
کی اودہ کو برباد کرینگی اس وقت بجز منظوری کی دوسرا چارہ نہین ہی شاید اس ذریعہ سی کوئی صورت بہتری کی
پیدا ہو جاوی کہ سپاہیون کی قید جلال سی اس قید مین آنا بہتر ہے خلاصہ کلام باتفاق رای ممو خان
وغیرہ کی درخواست افسران باغی منظور ہوئی فیمابین میرزا برجیس قدر و افسران فوج ایک عہدنامہ
مرتب ہوا اور اوسکی ذریعہ سے تاریخ دوازدہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق پانچوین جولائی سنہ ۱۸۵۷ع
کو حسب قاعدہ قدیمہ جو عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک منجانب شاہ دہلی جاری تہا میرزا برجیس قدر کو
افسران فوج نے مسند نشین کرکی لوازم نذر و نیاز ادا کیا سلامی کی آواز سے جہان کو آگاہ کیا
تاریخ ششم ماہ جولائی کو قدرت خدا سی لارنس صاحب چیف کمشنر نے صدمہ گولہ سی جان دی باغیون نے

شادیانے بجائے اہلکاران قدیم عہد شاہی عہد واجد علیشاہ دربار مین بلائے گئے شرف الدولہ محمد ابراہیم خان
کو عہدہ نیابت - شمشیر الدولہ مہاراج اودہراج بالکرشن کو عہدہ دیوانی - بابو پورنچند سررشتہ بیت الانشا کو
عہدہ منشی گری - منشی غلام حضرت کو کاغذات منشی پر دستخط کرنا تفویض ہوا اور علی ہذا القیاس ہر ایک عہدہ کا
عہدہ دار جداگانہ مقرر ہوا - داروغہ ممو خان کو کل کاروبار تقسیم روپیہ و تیاری آلات حرب توپ گولہ
و باروت و تیاری دمدمہ و خندق و بروج احاطہ عمارات سکونت میرزا برجیس قدر تفویض ہوا
اور ماتحت ممو خان داروغہ واجد علی و کاظم علی وغیرہ مامور ہوئے جب بندوبست تقسیم عہدون کا
بطور رسد ہو چکا حکمنامجات بنام زمینداران وغیرہ ملک اودہ جاری ہوئے جسکی نقل ذیل مین درج ہے

حکمنامہ

لله الحمد والشکر که بتاریخ دوازدهم شهر ذیقعده سنه ۱۲۷۳ هجری بدولت و اقبال بتائید ایزد متعال و
استصواب افسران فوج ظفر موج که همه تن مصروف جانفشانی و جانبازی و خیرخواهی هستند بکمال
وراثت بریاست موروثی زینت افزای وسادهٔ حکومت و ایالت شدیم لهذا حکم محکم شرف نفاذی پذیرد
که او بعلاقه متعلقه بحفظ و حراست رعایا و برایا که بدایع و ودایع حضرت صمدیت اند پرداخته و لیلاً و نهاراً
جادهٔ اطاعت و انقیاد مسلوک داشته دقیقه از دقائق صیانت مسافرین و مترددین از فواصل حدود
متعلقات خود فرو نگذارند و بجلدوی بجاآوری احکام عظام مورد مراحم و مستحق مکارم پندارند و مزید تاکید
شرف ترقیم می پذیرد که هر یکی زمینداران از اطراف و قریه قدغن شدید و تاکید اکید نموده باشد که هر کس
از فوج و قوم کفار فرنگ چه گورا و چه سکه که از فوج سابقه اینجا گریخته باطراف و اکناف مخفی و متواری
بوده باشد و یا از دریای گنگ و گهاگهرا گوئی و شوارع حیله و صراحتاً عبور و مرور نماید
بقتل و گرفتاری گوران و کرشتان و سکهان پردازد و تفحص و تلاش اینگونه مردم در کشتیهای
و تهیه سوختنی وغیره کماینبغی نموده کیفیت مفصل بذریعه وکیل عرضداشته باشد درینباب تاکید
و قدغن شدید پندارد مرقوم دوازدهم شهر ذیقعده سنه ۱۲۷۳ هجری -

بعد اسکے کچہریان جاری ہوئین ٹکسال روپیہ گولی خوردا و ہر قسم و ضرب کا

بہادر تک جسمین شاہ عالم بادشاہ کا سکہ تھا) جاری ہوئی عمال حاضر ہوئی جنکو بہ تفصیل ذیل علاقی تفویض
ہوئی نظامت خیرآباد راجہ ہرپرشاد - علاقہ بیسوارہ صفدر علیخان و راجہ ہیرالال - چکلہ رسول آباد - چودہری
منصب علی - نظامت سلطانپور مہدی حسنخان - بانگرمئو راجہ شنو ناتہ سنگہ - علاقہ سلون فضل عظیم
گونڈہ بہرایچ راجہ دیبی بخش - علاقہ سنڈیلہ حشمت علی چودہری - یہ سب اپنی علاقون پر باعانت فوج
باغی و بھرتی جدید کے انتظام مین مصروف ہوئی اور سب رعایا کو حاضر کرکی زر مالگذاری وصول کرنی لگے
اور لکھنو خاص مین علاوہ انتظام ملکی کارخانجات تیاری گولہ و باروت و منضبطی مکانات تحت ممو خان
متعدد مقرر ہوئی بھرتی جدید سپاہ کی بنام نہاد و نجیب شروع ہوئی مرزا علی رضا بیگ ملازم و کوتوال
عہد شاہی کوتوال شہر مقرر ہوا - شرف الدولہ غلام رضا خان بہادر چیلہ امجد علیشاہ جسکو عہد شاہی تک
بڑے بڑی عہدی تعلق تہی اور اودہ بعد انقلاب سلطنت اپنی حسن کارگذاری سی پیشگاہ حکام انگریزی مین
مورد پرورش ہوکر خدمت گنجیات و باغات وغیرہ سی سرفراز تہا حاضری دربار برجیس قدر سے چندے
متامل ہوا العذا دربار سی واسطی حاضر لانی کے چند سپاہی جنگی اوسکی مکان پر بہیجے گئی شرف الدولہ نے حاضر
ہونے دربار سی انکار کیا کشمکش ہوئی بندوق چلنی لگی آخر کو فوج سی اطمینان لیکر حاضر دربار ہوا دربار
سے علاقہ حضور تحصیل اور باغات اور انتظام رسد رسانی اوسکو سپرد ہوا اور یوسف خان کو حفاظت
چوک کیواسطی حکم ہوا جسنی متصل گول دروازہ واقع بارہ دری مین اپنی کچہری کہولی اور بہ لقب ملکہ مشہور
ہوا جس نی مخبری سی اکثر رعایا کی گھرون کا روپیہ لینا شروع کیا باغیون نے روز مسند نشینی
میرزا برجیس قدر سی یہ دستور کیا کہ اول وقت صبح کو کل افسر دربار مین جمع ہوکر ہر ایک کارروائی
ادہر اودہر کی سنتی اور اپنی کہتی اور پھر جو مشورہ آپسمین ٹھہراتی اہلکاران سی احکام جاری کراتی اور باغیونکا
ایک دستور یہ تہا کہ جو کوئی بیچارہ اونکی نظرون مین مخبر یعنی مشتبہ پایا جاتا فوراً اوسکو گولی مار دیتے
یہ دستور دربار نی ناپسند کیا اور بعد تحقیقات جو جس لایق ہوتا اوسکی نسبت ویسی تجویز ہوتی جب یہ خبر
مشہور ہوئی کہ اکثر لوگ قلعہ سی باہر چلی آئی اور ایک شخص مسمی انگد قلعہ سے باہر آیا اور باغیونکو خبر آمد کومک
محصورین کی دی اور یہ بھی بیان کیا کہ محصورین سی اہلکاران دربار ساز رکہتی ہین اس سبب سی باغیون کو

بڑا اثر وہوا اس عرصہ مین کرنیل نیل صاحب بہادر نی مابین تاریخ دسوین و سولہوین ماہ جولائی سے
ناناراو افسر فوج باغی کانپور کو تین مرتبہ شکست دیکر شہور کو بھگا دیا اور باغی ادہر ادہر بھاگ گئے
اور ناناراو بہور سے مع عیال و اطفال مقام فتحپور چوراسی علاقہ جیا سنگھ چودہری ملک اودہ مین آیا جب
باغیان لکھنو کو بذریعہ تحریر ناناراو کی اس خبر سے وقفیت ہوئی بیسوین تاریخ جولائی کو لکھنو مین محاصرین نے
محصورین پر ایک بڑی سرنگ اوڑائی اور حملہ آور ہوا گرانہیں دیکر ہو ایک آفت ٹالا احاطہ قلعہ کی اندر پہنچگئے
اوسوقت محصورین نے اندر سے ایسی نشانہ بازی کی کہ بہت باغیون نے جان دی اور آخر کو باقیماندہ اوس مقام
چھوڑکر اپنی جگہہ کو بھاگ آئے۔ اکیسوین تاریخ جولائی کو میجر بنکس صاحب کمشنر لکھنو جو بعد وفات سر ہنری
لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر کے حصار بیلی گارڈ مین کام چیف کمشنری کا انجام دیتے تہے گولی بندوق
سے جان بحق ہوئے جوکہ اون دنون یہ ہنگامہ بغاوت ایک نمونہ قدرت پروردگار عالم تہا یہ مقدمہ
مذہب سے نہ تعلق رکہتا تہا نہ کسیکو شاہی کی ہوس تہی دفعتاً چرخ نے ایک گردش ایسی کہائی کہ اقبال سرکار
کمپنی انگریز بہادر مین ایک گرہ پڑگئی اونکی ملازمان خاص وفادار کی لو پر تاریکی چھاگئی جس سے جابجا حکام
انگریزی کو قتل کیا

حملۂ اول فوج انگریزی

جب لشکر کمپنی انگریز بہادر نے باغیون کو کانپور سے نکالدیا خیال محصورین لکھنو کا ہوا چنانچہ تاریخ ستائیسوین
ماہ جولائی کو لشکر انگریزی نے بسرکردگی جنرل ہیولاک صاحب بہادر دریای گنگا سے اوترنا شروع کیا
ناناراو تو فوراً مکان جیا سنگھ سے روانہ ہوکر لکھنو مین مقیم ہوا لشکر انگریزی باغیون کو پسپا کرتا ہوا
بمقام اونام داخل ہوا باغیون نے اس مقام اونام کو خندق دکہائین وغیرہ سے ایک مستحکم
کمین گاہ بنا رکہا تہا وقت حملہ انگریزی کی دو تین لڑائیان ایسی ہوئین کہ سنگینوں سے سنگین اور تلوار سے تلوار کا
سامنا ہوا آخر کو لشکر انگریزی نے باغیونکو اوس جگہہ سے نکال دیا اور گیارہ بارہ ضرب توپ چہین لین
اور اوسمقام پر قبضہ کیا اور اوسی ایام مین گڈہی جیا سنگھ چودہری پر قبضہ کرلیا مگر چونکہ کثرت مقابلۂ
باغیون سے فوج انگریزی کو خوف ماندگی ہوا اور کانپور سے مدد کی آنے مین توقف ہوا لشکر انگریزی بموجب حکم

جنرل ہیولاک صاحب کانپور مین واپس گیا باغیون نی تعاقب کرکی قریب دریای گنگا کی پہر مورچہ
لگایا- اور لکھنؤ مین باغیون نی علاوہ حملہ متفرقہ کی ایک حملہ تاریخ دسوین ماہ اگست کو بڑی جماعت
سے کیا اور ایک سرنگ اوڑائی کہ جسکی صدمہ سی دیوار بیلی گارد مین سوراخ ہوگیا اور اوسی سوراخ سے
حملہ کیا اور دوسری طرف سی دوسرا حملہ کرکی دیوار قلعہ پر سیڈہیان لگادین اور فصیلون پر چڑہ کر
ایک قیامت برپا کی اور قریب تہا کہ اندر پہنچ جائین مگر محصورین نی اول تو خوب دلیری کی اور دوسرے
باغیون کو مدد نملی لاچار باغی بسبب نقصان بہت جانون کی اپنی مورچون پر بہاگ آئی اور اٹہارہ تاریخ
اگست کو پہر ایک سرنگ اوڑا کر حملہ آور ہوکر مورچہ محصورین پر پہنچ گئی دیر تک بازار کارزار گرم رہا
آخر کو جب باغیونکی بہت جانین گئین جسقدر زندہ رہی اپنی مورچون پر بہاگ گئی- جنرل ہیولاک صاحب کا
کانپور مین اسوجہ سے کمک لگئی اور انتظام رسد وغیرہ بخوبی ہوگیا لعزم محاصرہ لکھنؤ لشکر کو عبور دریای
گنگ کا حکم دیا لشکر نی تاریخ اونیسوین ۱۹ اگست سی دریای گنگ سی اوترنا شروع کیا اور باغیون کو
جو اس پار جمع تہی مار کر ہٹا دیا اونہون نی وہانسی ہٹ کر موضع مگروہ مین مورچہ لیا تاریخ اکیسوین ۲۱ کو
فوج انگریزی اوسمقام مگروہ پر حملہ آور ہوئی چار گہنٹی تک خوب لڑائی رہی آخر کو فوج باغی تاب
جنگ کی نلاکر بہاگتی ہوئی بشیر گنج چلی آئی جہان سنگہ چودہری جو نامی تعلقہ دار فتحپور چوراسی کا تہا
اسمقام پر اوسنی خوب لڑائی کی مگر کچہ نہوسکا اور لشکر انگریزی وہانسی قریب عالم باغ کی پہنچکر خیمہ زن
ہوا یہ مقام عالم باغ لکہنؤ سی بفاصلہ چار پانچ میل سمت شمال واقع ہی اور اسی عالم باغ مین باغیونکا
ایک مورچہ قایم تہا لشکر انگریزی کی آتی ہی ایک ہنگامہ مچا باغیون نی مقابلہ لشکر انگریزی کیواسطی جا دیا
اور دوریہ سڑک بیلی گارڈ کی جو امین آباد سی خیمہ گاہ لشکر انگریزی کو سیدہی چلی گئی تہی رندی بناکر مستعد
جنگ بیٹہو اور ہر ایک مورچی بیلی گارڈ پر جمعیت زیادہ کی تیسری روز فوج انگریزی دو حصہ ہوکر لکہنؤ
کیطرف چل نکلی دونو طرف سے گولہ گولی چلنی لگی موت کا بازار گرم ہوا دربار لکہنؤ مین تہلکا پڑگیا حسام الدولہ
و راجہ مانسنگہ مقابلہ لشکر انگریزی کو بہیجی گئی غرضکہ جب یہ دونون فوجین لڑائی مین خوب مصروف
ہوئین جنرل ہیولاک صاحب اوس حصہ فوج انگریزی نامزد بگورہ نمبری وغیرہ کو مع جلد ضروریات

جنگ رسالہ نتھیا کے حسین گنج و حضرت گنج کیطرف چل نکلی اور چشم زدن مین لکھنؤ مین داخل ہو کر کوٹھیات
تاراوالی و چھتر منزل وغیرہ مین قبضہ کر کی محصورین قلعہ سے آملی راستے مین جو دو ایک مقام پر تھوڑے
تھوڑے باغی تھے مقابلہ پر نہ آئے رعایا جو درمیان مین آگئی قتل ہوئی مگر مقام سکندر باغ مین پڑاو باغیان
قوم سکھ کا تھا اور اوسوقت قریب سو آدمی کے کہانا پکا رہے تھے کہ اس لشکر کے لوگ اوسمقام پر پہنچ گئے وہ بھی
تلوار اور سنگینون سے ایسے لڑے کہ کوئی دقیقہ شجاعت کا نہ چھوڑا الحاصل اس لشکر کا کچھ نقصان راستے
مین نہین ہوا سکندر باغ مین جسقدر لوگ کام آئے البتہ وہ نقصان ہوا پھر تو باغی لوگ ادھر ادھر سے
دوڑ پڑے اور لشکر کو حصار مین کر لیا کیونکہ باغیون نے پل واقع حسین گنج کو توڑ دیا جس سے آمد و رفت
بیلی گارد و لشکر عالم باغ بند ہو گئی جرنیل صاحب کو بیلی گارد مین پہنچنے کی بڑی خوشی ہوئی اور اپنی فوج
حملہ کی طاقت نہ دیکھی لہذا تاراوالی کوٹھی کو چھوڑ دیا باقی کوٹھیون کو حصار بیلی گارد مین شامل کر کے حفاظت
کے پہرے پر ہو گئے اور لشکر عالم باغ نے عالم باغ کو باغیونسے چھین کر مخیم سرادقات اقبال کیا باغیون نے اس
لشکر عالم باغ کو بھی گھیر لیا جب باغی لوگ اندیشہ جنگ سے مطمئن ہو گئے ایک سفیر دربار لکھنؤ کیطرف سے
مع کسیقدر فوج اور چار توپون اور کچھ تحائف کے بادشاہ دہلی کیطرف روانہ کیا محصورین بیلی گارد کو جرنیل
ہیولاک صاحب کی آنے سے مدد تو ملی لیکن حملہ ہای متواترہ محاصرین سے شب و روز تکلیف سے گذرنے لگی اور
محصورین عالم باغ کو ایک مرتبہ کمک رسد کا پہونچنا رہ گیا اور علاوہ اسکے زمینداران متصلہ کو اپنی کوشش سے
حاضر کر کے اقرار رسد رسانی کرا لیا آغاز ماہ سمبر ۱۸۵۷ع مین باغیون کو خبر ملی کہ کمانڈر انچیف صاحب بہادر
و جنرل اوٹرم صاحب بہادر بجمعیت کثیر لکھنؤ کی محاصرہ کو جلد آنیوالے ہین پانچوین تاریخ ماہ ستمبر کو باغیون
نے جمعیت کثیر سے محصورین بیلی گارڈ پر ہر ایک طرف سے حملہ آور ہو کے اکثر مقامات اندرون حصار پر قبضہ کر لیا
اس تاریخ کی حملہ روکنے مین بہادران محصورین انگریز کو سخت مشکل پڑی کہ لڑائی اور ہٹائی باغیون مین
علاوہ گولہ توپ اور گولی بندوق کی دستی گولے ایسے مارے کہ جس سے ہزارون باغی مرے اور آخر کو
ہر ایک طرف کی باغی باقیماندہ جان بچا کے اپنی اپنی مورچون پر بھاگ آئے اس حملہ پر چہار طرف سے
گیارہ انگریزی جانون کا نقصان کیا پھر باغیان لکھنؤ انتظام مقابلہ لشکر کمانڈر انچیف صاحب مین مصروف ہوئے

تذکرہ حملہ دوم لشکر کمانڈر انچیف صاحب بہادر

تاریخ ستائیسوین ماہ ستمبر کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے مع جنرل اوٹرم صاحب بہادر کے دریاے
گنگ سے عبور کیا اور باغیون کو پس پا کرتے ہوئے مقام بشیر گنج مین آپہنچے باغیون نے بہ سبب اعانت
جیا سنگہ تعلقہ دار کے سخت لڑائی کی جس سے نقصان جان و مال لشکر انگریزی بہت ہوا مگر آخر کو تیسری
لڑائی مین جیا سنگہ چودہری مارا گیا فوج باغی ادہر ادہر ہٹ گئی لشکر کمانڈر انچیف صاحب کی آگے
بڑہا اور بکمال استقلال بلا مزاحمت فوج باغی عالم باغ مین داخل ہوا اور بعد مہلت دو چار روز کے
کمانڈر انچیف صاحب نے ایک فوج تحت جنرل اوٹرم صاحب کی بیلی گارد کو روانہ کی جنرل اوٹرم
صاحب لڑتے بھڑتے [illegible] مین (جو عالم باغ اور لکھنؤ سے سمت مشرق قریب پانچ میل کے واقع ہے) داخل
ہوئے اور پہر وہان سے روانہ ہوکر دریاے گومتی کی اپنا قبضہ کرتے ہوئے محصورین سے آملے اور یہی راستہ
آمد و رفت کا عالم باغ تک [illegible] فوج کی محافظت مین قایم کر لیا احمد اللہ شاہ جو اوس پار گومتی کے
پہلے سے مقیم تہا [illegible] شہر لکھنؤ مین [illegible] گیا اور سفیر دربار لکھنؤ جو دربار دہلی مین گیا تہا
لکھنؤ مین واپس آیا اوس سے معلوم ہوا کہ چودہوین تاریخ ستمبر کو جرنیل نکلسن صاحب کا لشکر کشمیری
دروازہ سے شہر دہلی مین گہسا جرنیل صاحب تو زخمی ہوکر لشکر مین واپس گئے مگر انکی فوج کی مدد سے
دوسری فوج متعدد شہر مین آتی گئی اور قتل و قمع کرکے بیسوین ماہ ستمبر کو باغیونکو شہر سے نکال دیا اور
۲۱- یا بائیسوین ماہ مذکور کو حضرت بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو گرفتار کر لیا اس خبر نے باغیان لکھنؤ کو
منتشر کیا مگر اپنی لڑائی پر نازان رہے گو لشکر جنرل صاحب کا محاصرہ نہ چہوٹا انتظام جنگ
[illegible] کمانڈر انچیف صاحب نے آلات حرب و ضرب اور خزانہ وغیرہ حصار لکھنؤ سے عالم باغ مین منگوا لیا
اور محصورین بیلی گارد کو مع زن و بچون کے کانپور کو روانہ کرکے حصار بیلی گارد کو خالی کر دیا باغیون کو جب
[illegible] کو بیلی گارد خالی ہوا تعاقب کو دوڑے مگر کچہ پتا نملا صاحب کمانڈر انچیف بہادر کو اپنے لشکر کی [illegible]
[illegible] اور زن و بچون کو پہنچانے اور نکالنے اسباب سے [illegible] مہلت نہ ملتی تہی اسواسطے فوج باغی سے

مقابلہ کے لائق نہ دیکھا کسیقدر فوج حفاظت عالم باغ کو چھوڑدی اور خود کانپور کو کوچ کر گئے اس لڑائی مین
فوج باغی کو سازش اہلکاران دربار کی اسوجہ سے پائی گئی کہ ایک مورچہ پر گولہ اور بارود جو دربار
لکھنؤ سے ملا تھا عین معرکہ کارزار مین باغیون نے اسکو بمقابلہ ممو خان وغیرہ کے محض ناقص
ثابت کر دکھایا اور آخر کو الزام اسکا ذمہ مسٹر آر صاحب بہادر و محمود خان کوتوال جو قیصر باغ مین
قید تھے حسب سازش و اتفاق ایک مسمی کاظم علی مہتمم تیاری گولہ و بارود کے ٹھہرا کر مسٹر آر صاحب بہادر اور
محمود خان کوتوال کو فوراً گولی سے مار دیا اور کاظم علی کو توپ کے منہ سے اوڑا دیا اور حسام الدولہ کو
عہدہ جرنیلی سے موقوف کرا کے نواب معین الدولہ بہادر کو جرنیل اپنا مقرر کرایا اس لڑائی مین پہلے
حملے کی برابر لڑائی نہین ہوئی لشکر انگریزی کو بڑا فایدہ یہ ہوا کہ محصورین کو نکال لیگیا اور فوج باغی کو
یہ آسانی ہوئی کہ اندیشہ حملہ محصورین سے بچے اسی ایام مین فیروز شاہ خاندان تیموریہ سے لکھنؤ مین
آیا جسکا مختصر حال یہ ہے کہ فیروز شاہ پس از حصول زیارات اسی ایام بغاوت مین اپنے وطن یعنے
دہلی کو واپس آتا تھا کسی گروہ باغی نے اسکو اپنا بادشاہ قرار دیا چونکہ فوج انگریزی تدارک باغیان
اطراف دہلی مین مصروف تھی اوسپر بھی حملہ آور ہوئی تب فیروز شاہ بمقام فرخ آباد بھاگا وہان کی
فوج نے بھی تعظیم کرکے اسکو اپنا مالک بنالیا فوج انگریزی نے اس فوج کو بھی مار کر بھگا دیا
فیروز شاہ لکھنؤ مین جان بچا کر آپہنچا اہالیان دربار برجیس قدر بہادر نے فیروز شاہ کو بعد ادب و
تعظیم کے مکان سراج الدولہ بہادر مین واسطے آسایش و قیام کے جگہ دی اسوقت تک فوج
باغی دہلی لکھنؤ مین کثرت سے جمع ہوگئی اور بظاہر سوای حصار عالم باغ کے لکھنؤ مین کچھ زیادہ جمعیت
فوج کی باقی نہین رہی کیونکہ مصارف فوج کثیر کا دربار لکھنؤ سے غیر ممکن معلوم ہوا تب باتفاق
رائے جمعیت کثیر سمت مغرب کے واسطے فتح کرنے ملک روہیلکھنڈ وغیرہ کے زیر حکم خانعلیخان جنکا دارالعہد
شاہی روانہ ہو کر گنگا پار اوتری اور ادہر ادہر چلنے پھرنے لگی اور کچھ حصار عالم باغ پر قایم کی گئی اور
باقی واسطے حفاظت لکھنؤ کے لکھنؤ مین مقیم ہوئی اس صورت مین باغیونکو اطمینان تو حاصل ہوا مگر
قلت روپیہ مین تردد ہوا تب تحصیل روپیہ کی معرفت چودہریان بازار کے بطور چندہ شروع کی۔

کپتان اڈر صاحب وغیرہ کا علاقہ ستولی سے لکھنؤ مین داخل ہونا اور انکا قتل ہونا

آغاز ماہ اکتوبر مین مسمی ابوالحسن وکیل راجہ لونی سنگہ تعلقہ دار ستولی لکھنؤ مین آیا اور اپنی درخواست پر حکم گرفتاری مسٹر آڈر صاحب وغیرہ مع چند نفر جو ہنگامہ قتل محمدی و سیتاپور سے زندہ بچکر علاقہ ستولی مین مخفی تھے حاصل کیا اور بائیسوین ۲۲ تاریخ ماہ اکتوبر کو ابوالحسن مذکور مع تین سو سپاہی مسلح کے اوسمقام پر جہان یہ سب صاحب لوگ مع میم وغیرہ مصیبت کے مارے جنگل مین تھے ٹوٹ پڑا اور سبکو اپنے ہمراہیان سپاہی نامزد تعلقہ دار مسطور کے حصار مین تھوڑی دور لیجا کر ذلیل کیا اور بیڑیان پاؤن مین ڈالدین اور جکڑ کر کے اونکو چھبیسوین ۲۶ تاریخ اکتوبر کو دربار لکھنؤ مین لے آیا یہ سب صاحب مع میم صاحبات وغیرہ کے بمقام قیصر باغ مین زیر حوالات رکھے گئے اہتمام حفاظت کو تاکید رہی اہالیان عہد یعنی داروغہ واجد علی وغیرہ نگرانی کو مقرر ہوئے سولہوین ۱۶ تاریخ نومبر کو باغیان پلٹن اکثر کو سازش کا یقین ہو گیا دفعتاً مکان حوالات مین گھس گئے اور جملہ قیدیون کو سامنے بلایا صاحب لوگون کو جو چھ سات نفر تھے اپنے ساتھ لیا قیصر باغ کے باہر گولیون سے بات چیت کے مار ڈالا اور دربار مین وقت استفسار ظاہر کیا کہ دہلی مین انگریز لوگ برابر قتل کر رہے ہین ہم ہرگز قوم انگریز کو نچھوڑینگے چونکہ اوسوقت بجز سکوت کے کسیکو دم مارنے کا مقام نتھا باقیماندہ قیدیون کی حفاظت مقدم کی گئی کہ ضمناً انکی حفاظت مین حکام انگریزی سے اہالیان دربار کو ایک قسم کی خط کتابت کا معاملہ تھا بلکہ اسیوجہ سے جنرل اوٹرم صاحب نے داروغہ واجد علی کو نسبت حفاظت ان قیدیون کے وعدہ انعام کیا تھا چوبیسوین ۲۴ تاریخ نومبر کو ایک لڑکی مسٹر کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور کی اوسی قیدخانہ مین کسی عارضے سے مری اوسی روز داروغہ واجد علی نے قیدیونسے کل صاحبان انگریز کا کہہ سنایا اور معرفت ایک حکیم کے مشہور کرایا کہ لڑکی کپتان آڈر صاحب کی قریب المرگ ہے اور بعد اوسکے اوس لڑکی کو نکالنے کو ایک عورت مقرر کر دی اوس عورت نے اوس لڑکی کے ہاتھ پاؤن مین سیاہ کپڑا لپیٹا روتی پیٹتی قیصر باغ سے نکل آئی راجہ مان سنگہ کے مکان پر جو بہت قریب تھا داروغہ واجد علی نے مسمے اننت رام وکیل راجہ سابق الذکر کے سپرد کر دیا جسنے راجہ صاحب کے قلعہ مین پہنچا دیا اور راجہ صاحب نے

بحفاظت اپنے آدمیون کی اوس سطور کو جنرل اوٹرم صاحب کی لکھنؤ مین پہنچا دیا

ظاہر ہے کہ کارخانہ قدرت خدا مین کسیکو دم مارنیکا مقام نہین اور بجز سکوت کی ذرا بھی مجال دخل و کلام نہین جو بات ہونی ہوتی ہے اوسکا وقت مقرر ہو جاتا ہے بناؤ بگاڑ کا صرف ایک حیلہ نظر آتا ہے جب کسیکا اقبال مددگار ہوتا ہے سب تدبیرین راست آتی ہین اور جبوقت ادبار کا دور ہوتا ہی تدبیر اولٹی ہو جاتی ہے مصداق اوس کلام کا یہ ہے کہ ماہ مئی سنہ ۱۴۹۶ع سے آمد و رفت قوم انگریز ہندوستان مین شروع ہوئی تہی جب سنہ ۱۵۵۸ع مین ملکہ الزبتھ بعد ملکہ ہنری انگلستان کی سلطنت پر قابض ہوئی اوسکی عہد مین چند انگریزون نے متفق ہو کر پہلے ملکہ ممدوحہ سے ٹھیکہ تجارت ہندوستان میعادی پندرہ برس کا اس شرط پر حاصل کیا کہ دوسرے انگریز تجارت ہند کو جانے نپاوین اور اسکے ذریعہ سے ہند مین تجارت بطور مسافرانہ شروع کر دی سنہ ۱۶۰۳ع مین جمیس اول بادشاہ انگلستان ہوا اور اوسنے پیشگاہ نور الدین جہانگیر بادشاہ ہند مین سر ٹامس صاحب سفیر کو بہیجا اوسوقت سے دنیا مین انگلستان و ہندوستان کی رسم اتحاد پیدا ہو گیا سنہ ۱۶۱۲ع مین ملک سورت و احمد آباد مین کوٹھیات سوداگری انگریز بہادر کی بحکم بادشاہ جہانگیر ممدوح تعمیر ہوئین بعد اوسکے حسب الحکم سلاطین تموریہ اکثر دیار و امصار ہند مین کوٹھیات انگریزی تیار ہوئین چنانچہ شہر لکھنؤ مین ایک کوٹھی انگریزی تیار ہوئی جو کہ یہ موضع مکان مولوی انوار صاحب تہا عہد حضرت عالمگیر بادشاہ مین ملا قطب الدین رئیس قصبہ سہالی قتل ہوا ملا نظام الدین خلف اوسکا مع اپنی بہائیون کی پیشگاہ عالمگیری مین بمقام دکن مستغیث ہوا اور بموجب حکم عالمگیر بادشاہ تدارک قاتلون کا ہوا اور ملا موصوف مع اپنی متعلقات کی اوسی احاطہ مین جہان کوٹھی انگریزی تہی آباد کی گئی رفتہ رفتہ اوس احاطہ مین اور مکانات بہی شامل ہو گئے اور اوس مقام کا نام فرنگی محل آجتک مشہور چلا آتا ہی درس و تدریس کا شغل یہان بہت اچہا ہوتا رہا ہے —

سنہ ۱۶۴۰ع مین برطبق اجازت راجہ حصاری کی ملک مدراس پٹن مین ایک عمارت نامزد سینٹ جارج کے انگریزون نے بنائی سنہ ۱۶۶۰ع مین چارلس دوم تخت انگلستان پر جلوہ فرما ہوا یہ بادشاہ نہایت

خوش اندام تہا پادشاہ پرتگال سے اپنی شادی مین جو اوسکی لڑکی کی ساتہ ہوئی تہی جزیرہ ملبئی جہیز مین پایا تہا اور اسی بادشاہ نے نقشون گراموں وغیرہ قاتلان ہند کو قبرون سے نکلوا کر ذلیل کیا تہا سنہ ۱۶۶۸ع مین جزیرہ ملبئی مذکور بہی انگریزان ٹہیکہ دار تجارت ہند نے پادشاہ ممدوح سے اپنی سپردگی مین لیکر اوس جزیرہ کو دار الحکومت اپنا قرار دیا اور ہندوستان مین بعد حصول حکم بادشاہ عظیم الشان کی زمینداری کلکتہ سوتانٹی وگوبند پور کی سنہ ۱۶۹۶ع مین خرید کی اور دریائی ہوگلی پر کوٹہی بنوائی اسی سن مین مقام چندر نگر و جنجیرہ کو شباب قوم وچ - اور فرانسیس کی بہی بنین سنہ ۱۶۸۹ع مین ولیم سوم ملکہ ہنری کو سلطنت انگلستان کی ملی دوسری انگریز کہ تجارت ہند کو منافع پر جو ٹہیکہ دار کو حاصل تہا زیادہ خیال رکہتے تہے چند کس باہم ہوئے اور پیشگاہ ملکہ سے سند حاصل کرلی اوسوقت سے فیمابین ہر دو جماعت کی سنہ ۱۷۰۲ عیسوی تک طرح طرح کی تکرار رہی اور ہر ایک فریق تخریب فریق ثانی مین کوشش کرتی رہی اس سن تک تو آغاز تجارت یعنی سنہ ۱۵۵۳ع لغایت سنہ ۱۷۰۲ع تک ایکسو اونچاس ۱۴۹ برس جیسا حال اوپر لکہا گیا انگریزون نے تجارت کرنے کرتی ہندوستان مین قدم جمایا اب جیسے کہ سنہ ۱۷۰۲ع مین دونو جماعتون نے باہم اتفاق کیا اور بنام نو یانڈا ایسٹ انڈیا کمپنی کے مشہور ہو کر بواسطہ سند ٹہیکہ کے کاروبار تجارت ہند کی ترقی پر مستعد ہوئے اور ادہر حکومت بادشاہ دہلی مین بعد وفات عالمگیر بادشاہ بہم جنگ وجدل باہم پسران عالمگیر کے بہت ضعف آگیا تہا روز بروز ترقی پائی اور اقبال ایسٹ انڈیا کا روز افزون تہا ترقی ہونے لگی سنہ ۱۷۱۳ع مین جارج اول بادشاہ انگلستان ہوا کمپنی نے ایک سفیر بمعیت چند کس انگریز و ڈاکٹر ہملٹن صاحب کو مع تحفجات بیش بہا کے حضور مین فرخ سیر بادشاہ ہند کے بہیجا چونکہ بادشاہ اوس ایام مین بیمار تہا اور اشتیاق شادی جودہ خترراجہ جودہپور سے قرار پاچکی تہی بیقرار تہا علاج اپنا ڈاکٹر موصوف کی تجویز سے کرکے شفا پائی ڈاکٹر کو اجازت طلب انعام کی دی ڈاکٹر نے پاس ہمدردی بہبودی کمپنی ہمقوم کی معافی محصول سوداگری انگریزی اور کسیقدر اراضی کی واسطے درخواست دی بادشاہ نے درخواست کو منظور کیا تب کمپنی نے بذریعہ اوسکی ایک قلعہ کلکتہ مین بنایا اور فورٹ ولیم نام رکہا حضرت محمد شاہ

حضرت محمد شاہ نے تخت سلطنت ہند پر ستر ہوین تاریخ شہر ذیقعدہ ۱۱۳۱ ہجری کو جلوس فرمایا اوسوقت
انتظام سلطنت مین نہایت ابتری ہو گئی تھی ہر ایک صوبہ مین بی انتظامی اور خودسری تھی جسقدر ملک
زیر حکم سلطنت باقی رہگیا تھا اوسمین شورش مچ رہی تھی اعانت صوبہ داران کی سلطنت کو ممکن نہین
و نہ صوبہ دار حفاظت و پایداری سلطنت مین کوشش کرسکتے تھے ۱۱۳۲ ہجری مین سادات بارہ جو تخت
سلطنت مین شورش کررہے تھے محمد شاہ نے اونکو قتل کیا مگر شورش پیشوائی بڑہتی ہوئی ۱۱۴۰ ہجری مین
آگرہ تک تصرف کرلیا اور اسی سن مین نادر شاہ نے کابل و قندہار و پشاور پر قبضہ کرلیا ۱۱۵۱ ہجری مین
نادر شاہ ہند مین داخل ہو کر بہت کچہ مال و متاع لیکر واپس گیا ۱۷۴۰ع مین جارج دوم کو تخت
سلطنت انگلستان ملا ایدہر ہندوستان مین احمد شاہ لاہور مین آیا پہر ہزیمت پاکر واپس گیا
محمد شاہ نے وفات پائی احمد شاہ اوسکے لڑکے کو سلطنت ہاتہ آئی غرہ شہر جمادی الاول ۱۱۶۱ ہجری کو تخت
سلطنت پر جلوس کیا ۱۱۶۵ ہجری مین احمد شاہ دوسری مرتبہ لاہور مین پہر آیا اور بعد صلح کے اپنے مقام کو
پلٹ گیا تاریخ دسوین شعبان ۱۱۶۷ ہجری کو بعد وفات احمد شاہ عالمگیر ثانی سلطنت ہند پر جلوہ افروز
ہوا ۱۱۶۹ ہجری مین احمد شاہ تیسری مرتبہ پہر ہند پر حملہ آور ہوا اور شہر دہلی اور متہرا مین قتل عام کیا
اور لاہور اور ملتان اور کشمیر پر قبضہ کرلیا۔

۱۱۶۹ مین گورنر فرانسیس مقام پانڈیچری کی مدد کے بتدبیر نظام الملک صوبہ داری دکن پر اور
حیدر صاحب ریاست کرناٹک پر قابض ہو گئے ابہی تک باوجود ابتر ہوجانی کاروبار سلطنت کے
کمپنی انگریز بہادر کو بجز حاصلات تجارت کے دوسری طرف خیال نہتا مگر چونکہ فیمابین فرانسیس و انگریزون
کے قدیم سے عداوت چلی آتی تہی غازی الدین ناصر جنگ خلف نظام الملک اور محمد علی رئیس کرناٹک
کے اعانت پر مستعد ہو گئے اور بعد محاربات کے جملہ کاروبار فرانسیسون کو ابتر کرکے بہت نفع اوٹھایا
۱۱۶۹ ہجری مین غلام حسین خان یعنی سراج الدولہ اپنی حکومت پدری صوبہ مرشدآباد پر مسند نشین ہوا
بعد انقضا دو ماہ بخیال اسکے کہ کلکتہ مین انگریزون نے بہت مال جمع کیا ہے بطور یلغار
کلکتہ پر حملہ آور ہوا انگریز دنکو تاب مقابلہ کی نہوئی جہازون پر سوار ہو کر بہاگ گئے ایکسو چہیالیس نفر

مرد و زن قوم انگریز بمقام بلیک ہول مین گرفتار ہو کر مکان تیرہ و تاریک مین قید ہوئی دوسری صبح کو
نکلا اون قیدیون مین ایکسو اکیس نفر مردہ نکلے کرنیل کلیو میجر واٹسن صاحب مقام مدراس سے مع
فوج کے کلکتہ مین پہنچکر کلکتہ اور چندر نگر جو قبضہ فرانسیسیون مین تہا چھین لیا اور نواب سراج الدولہ
سے آشتی کر لی اور میر جعفر جو ایک فوج بنگالہ کا سردار نامور تہا اور نواب کے کاروبار کا مختار تہا
کرنیل موصوف نے اوسکو بلا لیا اور تاریخ تیئسوین ۲۳ ماہ جون ۱۷۵۷ع کو مع تین ہزار فوج کے
اوپر لشکر سراج الدولہ کے (جسمین قریب ستر ہزار کے سپاہی تہی) حملہ آور ہو کر شکست دی اور میر جعفر کو
اوس ریاست پر قایم کیا سراج الدولہ میرن کے ہاتھ سے مارا گیا تاریخ چوتہی شہر جمادی الاول ۱۱۷۳ ہجری کو
علی گوہر شاہ عالم تخت ہند پر جلوہ فرما ہوا مرہٹون نے دہلی پر قبضہ کر لیا پیشوا سے مصالحہ ہو گیا احمد شاہ پہلی مرتبہ
ہند مین آیا جنکوجی اور عماد الملک کو شکست ہوئی رام نراین اور انگریزون نے عظیم آباد مین شکست کہائی ۱۷۶۰ع
مطابق ۱۱۷۴ ہجری مین میر جعفر ریاست مرشد آباد سے خارج ہوا اور میر قاسم علیخان داماد اوسکا اوس ریاست پر
قابض ہوا تاریخ پندرہوین ماہ جنوری ۱۷۶۱ع روز شنبہ کو شاہ عالم بادشاہ دہلی نے عظیم آباد مین شکست کہائی
اور اسی سن مین انگریزون نے شاہ عالم بادشاہ سے صلح کر کے چہبیس لاکہ روپیہ جمع بنگالہ دینے کو اقرار کیا
چونکہ نواب قاسم علیخان کو بسبب نقد محصول اشیای سوداگری انگریزون کی طرف سے ملال ہوا لہذا
نواب نے محصول سوداگران ہندوستانی کو معاف کر دیا جسکے سبب سے انگریزون کا نقصان متصور ہوا
سب انگریزون نے عذر بہ تحریر بمقدمہ محصول کا تصفیہ چاہا نواب نے تحریر پر کچہ التفات نکیا اور آخر کو نتیجہ مین
نواب اور انگریزون کی نوبت جنگ کی آئی انگریزون کی فتح ہوئی نواب بہاگ کر نواب شجاع الدولہ
والی اودہ کی پناہ مین آیا انگریزون نے دوسری مرتبہ امیر جعفر بنگور کو اوس ریاست پر قایم کر دیا۔
تاریخ پانچوین ماہ ستمبر ۱۷۶۳ع کو شمرو بیگم کے حکم سے بمقام عظیم آباد انگریزونکا قتل ہوا اسی سن مین شاہ عالم
بادشاہ نے انگریز کو سند دیوانی عنایت کی جسکے ذریعہ سے کمپنی انگریز بہادر کو بہت تقویت ملی
۱۱۷۵ ہجری مین احمد شاہ پانچوین مرتبہ ہند مین پہر آیا قوم سکہ نے اوس سے شکست کہائی اسی سن مین
ابو المظفر نے وفات پائی نجم الدولہ بیٹا اوسکا بیس سال کی عمر مین جانشین ہوا اقتدار اوسکا مثل سابق

نے انگریزونکا عظیم آباد مین تسلط ہوگیا نواب شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ نے باتفاق شاہ عالم
بادشاہ کے انگریزونپر چڑہائی کی اور بمقام بکسر تاریخ تیئسوین ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۷۶۴ع روز پنجشنبہ مطابق [illegible] ہجری
شکست کہائی تاریخ پچیسوین ۲۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۷۱ع روز پنجشنبہ کو شاہ عالم بادشاہ مرہٹون کی ضمانت
و پناہ مین دہلی پہنچگیا سنہ ۱۷۷۴ عیسوی مین وارن ہیسٹنگس صاحب اول گورنر جنرل بنگال ولایت انگلستان سے
مقرر ہوکر آئے حیدر علی نواب میسور کو شکست دی اور گورنر موصوف متہم برشوت ستانی ہوئے سنہ ۱۷۷۴ع
مین عدالت شاہی بمقام کلکتہ مقرر ہوئی سنہ ۱۷۸۶ع مین لارڈ کارنوالس صاحب قایم مقام گورنر جنرل کے
ہوئے نواب وزیر حیدرآباد سے رسم اتحاد بطرز نو قایم ہوئی تہا بین انگریزون اور نواب میسور محاربات
ہوتے رہے سنہ ۱۷۹۲ع مین انگریزون نے بیس از ہزیمت سیندہیہ سے معاہدہ کیا اور گجرات کو فتح کرلیا سنہ ۱۷۸۰ع مین
حیدر نایک نواب میسور کو شکست ہوئی اسی سن یعنی سنہ ۱۷۸۰ع مین کپتان پایم صاحب نے گوالیار کو
لے لیا تہا بین سلطان ٹیپو خلف حیدر نایک نواب میسور کے جو محاربات ہورہے تہے ماہ اپریل سنہ ۱۷۹۲ع مین
انگریزون نے سرنگاپٹم دار الحکومت ٹیپو سلطان کا مسخر کیا اوس وقت ٹیپو سلطان نے نصف ملک اور
تین کروڑ اور دو لاکھ روپیہ انگریزونکو دینا قبول کرکے دو لڑکے اپنے ضمانت مین دیکے اور سنہ ۱۷۹۱ع مین [illegible]
انگریزون کے قبضہ مین آگیا سنہ ۱۷۹۳ع مین سر جان شور گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے سنہ ۱۷۹۸ع مین لارڈ
مارنگٹن عرف مارکویس آف ولزلی بعہدہ گورنری ہند پر آئے سرنگاپٹم دار الحکومت ٹیپو سلطان کا فتح
کرلیا چوتہی تاریخ ماہ مئی سنہ ۱۷۹۹ع کو سلطان ٹیپو معرکہ جنگ مین مارا گیا سیندہیہ اور راگہوجی بہوسلہ راجہ
صوبہ برار سے چند بار جنگ ہوئی آخر کو دونو سردارونکو انگریزونسے شکست ہوئی دہلی اور آگرہ اور
اوڈیسہ قبضہ مرہٹونسے دخل انگریزونمین آگیا اور اسی عہد مین شرقی حصہ گنگ و مغربی حصہ گجرات
زیر حکم انگریز بہادر آگیا تاریخ پانچوین ۵ ماہ فروری سنہ [illegible]ع روز پنجشنبہ کو [illegible] مین انگریز [illegible] راجہ والی گوالیار کے
عہد و پیمان ہوا ایلی صاحب نے حیدر علی نایک پدر ٹیپو سلطان سے شکست کہائی اور نواب شمشیر بہادر نے
بندیل کہنڈ مین انگریزون سے شکست پائی اکبر آباد جسکو اکبر بادشاہ نے آباد کیا تہا انگریزون کے قبضہ مین
آگیا اور کالپی مین بہی عملداری کمپنی انگریز بہادر کی ہوگئی تاریخ [illegible] ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۴ع کو جنرل لیک صاحب

نے اوپر ہولکر کے مقام فرخ آباد مین تاخت آوری ۱۸۰۴ع مین جنرل لیک صاحب بہادر نے مرہٹہ
قلعہ بھرت پور پر حملہ کیا مگر سواے نقصان زر و سپاہ کے کچھ نتیجہ نہ پیدا ہوا تاریخ ۴ ستمبر سنہ مذکور کو صاحب موصوف
نے دریاے ستلج سے لدہیانہ کو عبور کیا اسی سن مین دوسری مرتبہ کارنوالس صاحب گورنر جنرل
مقرر ہوے اور تھوڑی عرصہ کے بعد راہی ملک عدم ہوے سر جارج بارلو قایم مقام گورنر جنرل ہوا ۱۸۰۶ع مین
لارڈ منٹو گورنری ہند پر تشریف لاے تاریخ ساتوین شہر رمضان ۱۲۲۱ ہجری مطابق ۱۸۰۶ع اکبر ابو النصر
معین الدین بادشاہ ہند ہوا — انکی عہد مین ملک ماریشس و جاوا قبضہ فرانسیسیون سی قبضہ انگریزین
آیا اور بعد فتح صوبہ نیپال کی گورکھون نی سکنہ مشرقی ملک انگریزی اضلاع گورکھپور اور سارن کو لوٹ لیا
تاریخ تیرہوین ماہ اکتوبر ۱۸۱۳ع کو مارکوئیس آف ہسٹنگس گورنر جنرل ہند کلکتہ مین داخل ہوے اور ۱۸۱۴ع مین
فوج اوپر ملک نیپال کی روانہ کی اور بعد چند لڑائیون کی فوج نیپال کو شکست ہوئی تھوڑا ملک نیپال بھی
حکومت انگریزی مین آگیا اور باجی راو پیشوا اور آپا صاحب راجہ ناگپور بھی بعد محاربات عظیمہ کی قید انگریزین
آگیا ملک مقبوضہ اونکا پونا و ستارہ و ناگپور قبضہ انگریزین داخل ہوا اور قلعہ ہاترس جو مالکی دیا رام کا تھا
وہ بھی انگریزی قبضہ ہوگیا ۱۲۳۳ ہجری مطابق ۱۸۱۷ع مین اوپر ملک ہولکر اور پنڈاروں کی یورش انگریزی
ہوا ہولکر تو بعد محاربات بواسطہ آشتی اپنا ملک واپس پاگیا مگر پنڈارا آوارہ ہوکر ملک دکن و مالوہ وغیرہ مین
جا بسے ۱۸۲۰ع مین جارج چہارم انگلستان کی تخت سلطنت کا مالک ہوا ۱۸۲۳ع مین لارڈ امہرسٹ صاحب
گورنر جنرل ہند مقرر ہوے انکی عہد مین قوم مگہ ساکن ملک ارکان فرار ہوکر ملک انگریزین قیام پذیر ہوے
حاکم ارکان اور شاہ برہما نے جزیرہ شاہ پوری مقبوضہ انگریزی پر فوج کشی کی فوج انگریزی نے بعد جنگ و
جدل کی شاہ برہما کو شکست دی اور ایک کروڑ روپیہ دینے کا اقرار کرالیا اور بدولت اس جنگ کی ارکان
و آسام صوبہ ہای [illegible] انگریزی ہوگی اور ۱۸۲۶ع مین قلعہ بھرت پور فتح ہوگیا اور ملک کیتھر
و دواب و گورکھپور نواب سعادت علیخان بہادر صوبہ دار اودہ سی تقسیم مین آکر انگریزی بندوبست مین
داخل ہوگیا ۱۸۲۸ع مین ولیم بنٹنگ گورنر ہند ہوے اس گورنر نے رسم ستی ہونیکی جو ہندوستان مین
جاری تھی اوسکو ممانعت کی راجہ کورگ بھی بد نظر ہوکر کمپنی انگریز سے محاربہ کیا آخر کو قید انگریزین آگیا

ملک اوسکا انگریزی ملک مین شامل ہوگیا لارڈ ہیٹنگ صاحب گورنر جنرل مستعفی ہوئی سرچارلس
مٹکاف صاحب قایم مقام گورنر مقرر ہوئی ۱۸۳۵ع مین ولیم چہارم سلطنت انگلستان کا
مالک ہوا تاریخ چوتہی جولائی ۱۸۳۶ع کو لارڈ آکلنڈ صاحب عہدہ گورنری ہند پر سرفراز ہوکر کلکتہ مین
داخل ہوئے اسوقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کا اقبال ترقی پہ تہا اور کابل مین وزیر
شجاع الملک نی شکست ہوکر ریاست پر قبضہ کرلیا تہا اور آخر کو دوست محمد خان اوسکے چچا نی
حکومت کابل کی حاصل کرلی تہی اور شیردل خان نی قندہار کو لیلیا اور سلطان محمد خان نی پشاور پر قبضہ
کرلیا اور امرای سندہ کی حاکم خودسر بنیٹہی غرضکہ ۱۸۳۶ع تک کابل مین دوست محمد خان کی زبردستی
سے رعایا کا دل برگشتہ تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نی فوج کشی کرکی پشاور پر قبضہ کرلیا
انگریزون نی بموجب مشورہ رنجیت سنگہ کی تسخیر کابل پر قصد کیا گورنر جنرل ہند بطور یلغار مقام بکر پر
پہونچگئی اور تاریخ چودہوین فروری ۱۸۳۹ع کو فوج بسرکردگی جنرل ناٹ صاحب کی کابل کو روانہ کی
اور بعد سخت تکلیفون اور نقصان جان و مال کی لشکر انگریزی قندہار مین درہ بولان کی راہ سے
داخل ہوا چونکہ شہر قندہار کا ہرایک گہر بہیبت آمد فوج انگریزی سی خالی تہا انگریزون نی شجاع الملک کو
بادشاہ افغانستان کا مشہور کردیا اور اکیسوین تاریخ ماہ جولائی کو فوج انگریزی پایین قلعہ
غزنین پہنچگئی اور بعد کشت و خون کی قلعہ کو افغانون سی خالی کرالیا اور پہر چہٹی اگست کو لشکر انگریزی
کابل مین داخل ہوگیا دوست محمد خان پہلی ہی سی طرف بخارا چلا گیا تہا اسی زمانی مین رنجیت سنگہ
نی دنیای فانی سی ملک جاودانی کو کوچ کیا اور فوج انگریزی سنی درہ خیبر سے سعادت کی
اثنای راہ مین فوج انگریزی کو برف و باران سی نقصان پہنچا تاہم تاریخ اٹہارہوین جنوری ۱۸۴۰ع کو
کرنل آرچر نی قلعہ کوہنا کو سید حسین سی چہین لیا دوست محمد خان جو درپی استیصال انگریزونکی تہا
اوسکو شاہ بخارا نی طلب کرکی قید کرلیا آخر کو دوست محمد خان سازش محافظان سی بہاگ نکلا اور فوج واسطے
مقابلہ انگریزون کی جمع کی اور بعد محاربات کی سر ولیم مکناٹن صاحب کی پناہ مین آکر مع ۹ ازواجکے
مقام لودہیانہ مین پہنچا جسکی سبب سے اندیشہ شر و فساد نرہا ناگاہ تاریخ دوسری نومبر ۱۸۴۱ع کو

افغانون نے بلوہ کیا اور افسران انگریزی کو جو دربار شجاع الملک ہو دو پیس آتے تہے قتل کر کے لشکر
انگریزی اور خزانہ شاہی پر دست تطاول دراز کیا آخر تیمبر تک استیطور جنگ اور کاوش مین گذری
جب انگریزون کی کمک رفت کی راہ بند ہوئی اور قحط آب و دانہ نے مجبور کیا سر ولیم مکناٹن صاحب نے
اور چار انگریزون نے پیشگاہ اکبرخان خلف دوست محمدخان مین گئے اکبرخان نے برہم ہو کر سر
ولیم مکناٹن صاحب کو جان سے مار کر دوسرے انگریزونکو ہٹا دیا بالآخر پانچوین ماہ جنوری ۱۸۴۲ء کو
بعد قرار عہد و پیمان کے سپاہ انگریزی طرف جلال آباد کے روانہ ہوئی افغانون نے فوج انگریزیکو پھر
گھیر لیا انگریزون نے از روی مصلحت اپنی ازواج کو اکبرخان کی حفاظت مین چھوڑ دیا جنرل ناٹ صاحب
نے کرنیل مکلارن صاحب کو قندہار سے مدد کو بھیجا مگر کچھ نہو سکا اور جو لشکر قریب غزنین کے
پہنچا بشدت برف سے قندہار کو پلٹ گیا ہوا بعد فتح کابل اور غزنین کے قندہار مین آ پہنچے جنرل ناٹ
صاحب مقابلہ پر مستعد ہوئے گئے ہین کہ ان بلوائیونکا سرگروہ شجاع الملک کا لڑکا تہا اس مقابلہ مین انگریزونکو
فتح نصیب ہوئی مگر افسران انگریزی بہت کام آئے ہنوز یہ ہنگامہ برپا تہا کہ آخر فروری ۱۸۴۲ء مین لارڈ
النبرہ صاحب عہدہ گورنری ہند پر مقرر ہو کر کلکتہ مین داخل ہوئے ماہ اپریل مین دوسری مرتبہ ایک
انبوہ کثیر نے پہر کابل مین شورش مچائی اس ہنگامہ مین شجاع الملک مارا گیا تب فوج انگریزی نے قیام اپنا
اوس مقام مین مصلحت نجانا ہندوستان کو کوچ کیا اور بعد ان خرابیون کے یہ معاملہ استطور نصیب ہوا کہ
دوست محمدخان نے رہائی پائی اکبرخان نے ازواج انگریزون کو واپس کیا مرتضی شاہ وکیل گورنمنٹ انگریزی
جو تیسوین نومبر ۱۸۴۲ء تک کابل مین موجود رہا وقت رخصت وکیل کے امیر کابل نے چند راس اسپ تازی
و چند قطار شتر پیشکش نواب گورنر بہادر کے ہمراہ کر دیئے۔ بعد اوسکے فوج انگریزی نے حیدرآباد اور
کراچی کو فتح کر لیا امرای سندہ جو عہد سے برگشتہ ہو کر وقت فوج کشی ملک افاغنہ کے سپاہیان [illegible]
تکلیف دہ ہوئے تہے قیام چار ہزار فوج انگریزی کا اپنے ملک مین اور نصف محاصل ملک اور تیس لاکہ روپیہ نقد
دینے کا اقرار کر کے صلح کر لی چنانچہ لارڈ النبرہ صاحب نے سر چارلس نپیر کو مع فوج کے اوس ملک پر روانہ کیا اوسوقت
میر رستم علی سرغنہ امرای خیرپور جسکی اسی برس کی عمر تہی اور چاہتا تہا کہ خلاف رواج لڑکا اوسکا اوسکی ریاست

قایم ہوری کیونکہ ریاست سندہ کا یہ دستور تہا کہ بعد ایک بہائی کے دوسرا بہائی ریاست پر قابض ہوتا تہا
لہذا اوسنے سر چارلس صاحب سے اسمقدمہ مین اعانت چاہی چونکہ کمپنی انگریز بہادر کو ایسے ہی جس سے
جو مطیع کمپنی ہو بہی کام ہے خیال تہا صاحب موصوف نے اوسکی درخواست کو منظور کیا غرض یہ کہ
رستم علی اپنے بہائی کے پاس چلا گیا اور پس از چند روز مع متعلقات روپوش ہوا چارلس نیپیر صاحب نے
بدریافت اسکے کہ میر رستم علی امام گڈہ کے قلعہ مین مقیم ہے سات سو سپاہی کے قلعہ مذکور پر تاخت کرکے فتح
کرلیا تہو جونکہ سید علی میر رستم علی کے متعلق ہوئی تخریب و استیصال انگریزون مین شورش برپا کرکے
جنگ پر مستعد ہوئی اور شیر محمد میر پوری بہی مقابلہ پر آمادہ ہو گیا آخر کو دونو سردارون کو انگریزون نے
جنگ میدان مین فتح کرلیا تہا اوس سے وہ اطراف بہی پاک ہوگیا۔

رانی صاحبہ زوجہ مہاراجہ جنکوجی راو والی گوالیار جو ۱۸۴۳ع مین بعد وفات شوہر اپنے کے تیرہ ۱۳ برس کی عمر سے
اپنے ملک پر قابض تہی اور اوسنے مشورہ ارکین ریاست کے سے بہاگیرتہ راو قرابت دار شوہر کو
فرزندی مین لیکر مسند نشین کیا تہا اور وزارت ملک بنام ماما صاحب خالوی مہاراجہ ممدوح مرحوم
کے کرنیل اسپیر صاحب ریذیڈنٹ کی تکرار کے ساتھ منظور کرادی تہی الکیسوین تاریخ ماہ مئی ۱۸۴۳ع کو رانی
صاحبہ نے ماما صاحب کی ریذیڈنٹ سے شکایت کی اور بعد چند روز کے ماما صاحب کو عہدہ وزارت سے موقوف
کیا اور داداخاصگی والہ کو اوس عہدہ پر سرفراز کردیا جو ہزار فوج جو وقت وفات مہاراجہ دولت راو
دارالحکومت مین رہا کرتے تہے بعزل ماما صاحب سے اختیار کامل پاگئی گورنرجنرل نے حکم فراہمی
فوج کا دریا کے چنبل پر حکم دیا کاروبار ریاست مین فتور آگیا رانی صاحبہ جو رنجش کے سبب سے دمو لیتو مین
قیام پذیر تہین ریذیڈنٹ کو چند بار طلب کیا ریذیڈنٹ نے یہی جواب دیا کہ جب تک دادا خاصگی والہ
ہمارے سپرد نہو گا وہ یا ملک سے نکالدیا نجاویگا اوس ملک مین نہ آونگا اسی ہنگام مین نواب گورنر بہادر
نے واسطے رفع مناقشہ کے طرف گوالیار کے کوچ کیا تاریخ انتیسوین ۲۹ اکتوبر کو فوج نے بارہ کا محاصرہ
کرلیا مہاراج اور رانی صاحبہ نے بعد منظوری شرائط حفظ آبرو دادا خاصگی والہ و تاتیا ماکہرے کو سپرد سرداران
فوج مہاراج کہپنو کو کردیا تیسری ماہ نومبر سے نیا بین کمپو سکندرہ و کمپو مہاراج کے توپ و

تفنگ سے جنگ شروع ہو گئی پانچوین نومبر کو مولوی جعفر علیخان بہادر مع خریطہ رزیڈنٹ بہادر دربار گوالیار
مین پہونچے بائیصاحبہ نے ابتری فوجکا حال دیکھکر رام راؤ پھالکہ وغیرہ کو واسطے تصفیہ مطالب گورنمنٹ کے
روانہ کیا دادا خاصگی والا حسب مراد رزیڈنٹ اکبرآباد مین قید ہوا اکیسوین تاریخ کو خریطہ نواب گورنر
بہادر و کرنیل سلیمن صاحب اجنٹ بوندیل کھنڈ و گوالیار دربار مہاراج مین اس مضمون کا پہنچا کہ بادولت
و اقبال قصد اوستقام کا رکھتے ہین لہذا شرائط و قواعد قدیم جانبین سے ادا ہو وین چنانچہ برطبق اوسکے
حسب دستور قدیم مہاراج گوالیار سے سوار ہو کر ہوتی جھیل پر خیمہ زن ہوئے میجر سلیمن صاحب بہنجانب گورنر
جنرل بہادر واسطے دریافت مزاج کے آئے فیمابین فوج انگریزی اور فوج گوالیار کے نزدیک [illegible] سے جنگ
شروع ہو گئی دو پہر تک خوب لڑائی ہوئی قریب نو نو ہزار آدمی دونو طرف کے قتل اور خستہ ہوئے
بعد اوسکے بائیصاحبہ اور مہاراج جیاجی راؤ نے حسب ایماء گورنر جنرل بہادر کے جنگ و فساد کو موقوف
کردیا رسم ملاقات و تواضع و تکریم بدستور قدیم ادا ہوئی چار پلٹن تلنگان اور ایک پلٹن
گورہ اور دو رسالہ ترکسوار گوالیار مین مامور ہوئے ملک برہان پور جو ممالک محروسہ کمپنی مین
شامل تھا والی گوالیار کو ملگیا اور کشن راؤ و دادا خاصگی والے نے رہائی پائی اور بعض افسران فوج
گوالیار بجرم فتنہ انگیزی قید انگریزی مین پابزنجیر ہوئے بعد اوسکے نواب گورنر بہادر دورہ ملک مین
مصروف ہوئے اور تاریخ گیارہوین شہر ذیحجہ ۱۲۵۹ ہجری کو حسب معمول قدیم رزیڈنٹ شاہجہان آباد
نے ایکسو بیس اشرفی بہنجانب نواب گورنر جنرل بہادر حضور حضرت بہادر شاہ تخت نشین دہلی مین
نذر گذرانی اور ایکزوج دوشالہ حضور بادشاہ سے تبرک لیکر رخصت سے مشرف ہوا —

بعد وفات رنجیت سنگہ والی لاہور کے انتظام ریاست خراب ہوتا چلا آیا ماہ اکتوبر ۱۸۴۵ع مین اسی
ہزار فوج اوس ریاست کی مع دو ضرب توپ کے دریاے ستلج سے اوترکر سرحد انگریزی پر بلوا کرنے لگی انگریزی
فوج تدارک و تنبیہ پر مقرر ہوئی سکھون نے مقابلہ کیا تین لڑائی تک سکھہ لوگ خوب لڑے مگر چوتھی لڑائی
مین شکست کھاکر ہٹ گئے فوج انگریزی نے دریاے ستلج سے عبور کیا مہاراجہ دلیپ سنگہ قابض ریاست سے
صلح ہو گئی عہدنامہ تحریر ہو گیا راجہ گلاب سنگہ کو بعوض خیرخواہی و دفع ہنگامہ کے ملک کوہستانی ملا

جو ملک کشمیر معاوضہ یک کروڑ روپیہ مین مہاراجہ گلاب سنگہ کو انگریزون نے دیا تہا شیخ نورالدین صوبہ دار نے
جنگ کر کے قبضہ نہ دیا تب فوج انگریزی اوسکی تنبیہ کو روانہ ہوئی اوسوقت نورالدین نے تین قلمی خط لال سنگہ
وزیر کی معرفت رزیڈنٹ کو پیش کئے جسکے وجہ سے تحقیقات کمیٹی سے لال سنگہ مجرم ٹہرا اور قید ہو کر اکبرآباد مین
رکہا گیا بعد اوسکے باتفاق اہالیان دربار لاہور کی تاریخ نوین ماہ مارچ ۱۸۴۶ع کو عہدنامہ مورخہ
سولہوین ۱۶ دسمبر ۱۸۴۶ع ترمیم ہوا ملک کا بندوبست سرکار کمپنی انگریز بہادر کی قبضہ اقتدار مین آگیا
یکم ماہ جنوری ۱۸۴۸ع کو لارڈ ڈلہوسی ہندوستان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے رانی جندہ صاحبہ والی لاہور
اس جرم مین ماخوذ ہوئی کہ اوسنے معرفت گنگارام منشی اور کاہن سنگہ وغیرہ کی خانسامان وغیرہ کو
ملا کر انگریزونکو زہر دلانا چاہا مگر یہ راز پہلی فاش ہو گیا جو لوگ اس امر خراب مین شریک پائے گئے اونکو سزاے
پہانسی ہوئی اور رانی صاحبہ بنارس مین بہیجدی گئین رانی صاحبہ بعد چند ماہ کے بہاگ کر راج نیپال مین
جا بچین دیوان مولراج صوبہ دار ملتان حسب الحکم دربار لاہور کے مستعفی ہوا دربار سے ایک سکہہ
بمعیت دو انگریز واسطے قبض و دخل ملتان کے بہیجا گیا دیوان مذکور نے برہم ہو کر انگریزونکو قتل کیا عدول حکمی پر
کمر باندہی تب فوج انگریزی مع فوج نواب بہاولپور بسر کردگی ایڈورڈ صاحب اٹہارہوین ۱۸ تاریخ
ماہ جون ۱۸۴۸ع کو فوج ملتان سے جنگ شروع کردی فوج ملتان اوسی روز میدان جنگ سے
بہاگ نکلی کچہ توپین بہی چہوٹ گئین فوج انگریزی یکم جولائی کو بائین فصیل قلعہ ملتان پہنچگئی مولراج بذات خود
بسواری فیل لڑائی مین مصروف ہوا ناگاہ ایک گولہ توپ کا ہودج فیل پر آپہنچا جسکی صدمہ سے
مولراج زمین پر گرا اور گہوڑے پر سوار ہو کر بہاگ نکلا آٹہوین تاریخ اگست کو اوس گانو پر جہان مولراج
مقیم تہا فوج انگریزی نے حملہ کر کے قبضہ کرلیا فوج مولراج نے تہوڑی دور ہٹ کر ایسی جوانمردی
کی کہ حملہ انگریزی کچہ کام نکر سکا بلکہ چند افسر انگریزی قتل اور خستہ ہوئے تب فوج انگریزی نے قلعہ کا محاصرہ کیا
مگر بسبب اعانت راجہ شیر سنگہ فوج انگریزیکو الٹا ہٹنا پڑا ۹ ملک پنجاب مین سکہون کے خیالات بدل
گئے علاوہ مولراج کے شیر سنگہ وغیرہ نے ادہر اودہر فوج انگریزی سے لڑائیان شروع کردین جب ۱۳
دسمبر ۱۸۴۸ع کو مقام گجرات مین سکہون نے شکست کہائی دل سے ہار گئے اور بائیسوین ۲۲ جنوری

۱۸۴۹ء اتھین مولراج از خود انگریزون کے پاس چلا آیا جسکو انگریزون نے کلکتہ کو روانہ کیا اور اثنای راہ مین مرگیا پھر تو باقی افسران سکھہ مع آلات حرب و فوج کے آپ سے آپ حاضر ہوگئی جنگ پنجاب کا خاتمہ ہوا امن و امان کا جلوہ ہوا پنجاب ملک انگریزی مین شامل ہوگیا مہاراجہ دلیپ سنگھ کو چار لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر ہوکر انگلستان مین رہنے کو حکم ہوا شور و شر بالکل جاتا رہا —

تاریخ ساتوین ماہ فروری ۱۸۵۶ء کو ملک اودھ پر قبضہ سرکار کمپنی ہوا تاریخ تیسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو فوج باغی کمپنی نے کمپنی کے کارگذارون کو مقصود مجبور کرکے بیدخل کردیا جسکا حال مفصل درج ہوچکا راقم کی غرض صرف بیان حالات اودھ کے پہلی ہی سے چلی آتی ہے اوسی بیان مین جو کچھہ اور ذکر آگیا وہ اسواسطے تھا کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا یہ صوبہ اودھ اوسوقت سے خراج گذار تھا جب سے کہ نواب شجاع الدولہ وزیر اودھ نے شکست کہائی تھی اور اوسیوقت سے سرکار کمپنی نے آئین ملک گیری مین مصروف ہوکر ترقی ملک مین نام آوری کی چونکہ اب حال کمپنی انگریز بہادر کا بیان ہوچکا لہذا پھر وہی سلسلہ اودھ کے بیان کا قائم کیا جاتا ہے اور جس مقام سے حال غدر لکھنو سے باقی ہے تحریر مین آتا ہی —

اودھ کا حال

واضح ہو کہ کمپنی انگریز بہادر جو مدت سے بذریعہ عہد عطیہ بادشاہ انگلستان ممالکات ہند پر قابض ہوکر بلا اندیشہ غنیم و رعایا بہ جمعی تمام حکمرانی مین مصروف تھی اور اقبال روز افزون کی بدولت اپنے آئین کے موافق احکام جاری کرتی رہی آغاز ۱۸۵۷ء مین مقدمہ کارتوس نے فیما بین فوج ہندوستانی اور حکام کمپنی انگریز بہادر کے تخم نزاع بویا کہ دفعتاً فریقین سے اطمینان کا لطف جاتا رہا اور بازار قتل و غارت باہم مین گرم ہوگیا حکام انگریزی اکثر جگہہ پر محصور و مجبور ہوگئے اور حکومت ممالکت ہند بنام بہادر شاہ تخت نشین دہلی جو سوا لاکھہ روپیہ کمپنی انگریز بہادر سے ماہ بماہ پایا کرتا تھا باغیون کی بدولت ہوگئی علاوہ اسکے اکثر مقامات مین حاکم جداگانہ مقرر ہوگئے اور فریقین مین لڑائیان ہونے لگین انتظام ممالکت ہند مین جہانتک اس فساد و بغاوت نے جگہہ پائی انقلاب آگیا کمپنی انگریز بہادر تدارک پر یہانتک مصروف ہوئی کہ آخر مہینے ستمبر تک فتنہ انگیزان مقیم دہلی کو دہلی سے نکال دیا اور

اور بادشاہ دہلی کو گرفتار کرکے جزیرہ رنگون مین پہنچا دیا اور جہانتک متعلقات شاہ دہلی بجرم بغاوت
معلوم ہوئے قتل کئے گئے ہندی بادشاہی کا نام مٹا دیا مگر صوبہ اودھ مین باوجود حملہ متواترہ باغی لوگ
غالب ہی عالم باغ مین جو ایک لشکر مقیم رہا وہ بھی محصور رہا غرض کہ یہ سال یعنی ۱۸۵۷ء اسی حیص بیص مین
ختم ہوا اور کار پردازان کمپنی کا یہی صورت امن ظہور مین نہ آئی تب بادشاہ انگلستان یعنی جناب ملکہ معظمہ
نے بنظر صلح و صلاح مردم ہند و انسداد کشت و خون مملکت ہند کو قبضہ کمپنی انگریز بہادر سے نکالکر بذریعہ
فرمان مورخہ دوسری جنوری ۱۸۵۸ء کو اپنے قبضہ اقتدار مین کرلیا اور اشتہار مشعر
رفع فساد جاری کیا اسکی نقل درج کیجاتی ہے

اشتہار

ملکہ معظمہ باجلاس کونسل بنام والیان و سرداران اور جمہور انام ہند

ملکہ معظمہ وکٹوریہ بفضل خدا مملکت برٹین اور آیرلنڈ اور آبادیہاے اور مضافات واقعہ یورپ اور ایشیا
اور افریقہ اور امریکا اور اسٹرل ایشا کی ملکہ اور حامی المذہب کیطرف خاص و عام مین حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے
واضح ہو کہ بوجوہ کاملہ ہمارا اس ارادہ کیطرف بصلاح اور اتفاق رای امرای مذہبی اور ملکی اور مختاران
عوام جو پارلیمنٹ مین فراہم ہوئی مصمم کیا ہے کہ ممالک ہند کا انتظام جسکا اہتمام آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو
آجتک امانتاً مفوض رہا ہے اپنے اہتمام مین لاوین پس اس قرطاس کی روسے ہم اطلاع دیتے ہین
اعلان فرماتی ہین کہ بصلاح اور اتفاق رای مذکورہ بالا کے ہمنے ملک مذکور کا انتظام اپنے اہتمام مین لائے اور
اس قرطاس کی روسے ہماری جمیع رعایا کو جو قلمرو مذکور مین موجود ہین تاکید فرماتی ہین کہ ہماری اور ہمارے وارثون
اور جانشینونکی وفاداری اور اطاعت کرین اور جسکو ہم اپنی اور ہمارے طرف سے ملک کے انتظام کرنے کے لئے
وقت بوقت آیندہ مقرر کرنا مناسب سمجھین اوسکی فرمانبرداری کیا کرین۔

اور جو فرزند ارجمند معزز اور معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب کی وفاداری
اور قابلیت اور فہم اور فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اسلئے صاحب موصوف
لیئے وائیکونٹ کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کے انتظام ہماری طرف اور نام سے کرنیکے لئے اور برعایت

اون قوانین اور آئین کی جو ہماری وزیر الممالک کی ذریعہ سی اوسکی پاس وقت بوقت پہنچے عمل کرینگی لئی ہمارا
قایم مقام اول اوز ممالک مذکور کا گورنر جنرل مقرر کیا - اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی کیا فوجی
سرکار آنربل ایسٹ انڈیہ کمپنی کی نوکری مین مامور ہی اس قرطاس کی روسی سب کسیکو اپنی اپنی عہدی پر
بحال اور قایم فرماتی ہین مگر ہماری مرضی آیندہ مشروط رہی اور وہ سب اونہین آئین و قوانین کی رعایت
کرتی رہین جو آیندہ نافذ کئی جائینگی - اور والیان ہند کو اطلاع دیتی ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو
خود آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا اونکی اجازت سی انعقاد پایا اون سبکو ہم پذیرا اور قبول
کرتی ہین اور اونکی ایفا بعینہ کرتی رہینگی اور چشمداشت ہی کہ والیون کیطرف سی بھی اوسی طرح تعمیل
ہوتی رہیگی - جو ملک بالفعل ہماری قبضہ مین ہی اوسکا زیادہ نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہو گا کہ کوئی
شخص ہماری مملکت یا حقوق مین دخل بجبر کرے اور انتقام نپاوے اور علی القیاس پیش قدمی
کسیکی بہ نسبت مملکت یا حقوق اوروںکی ہماری جانب سی منظور نہوگی والیان ہند کی حقوق اور منزلت
اور حرمت مثل اپنی حقوق اور منزلت اور عزت کی عزیز سمجہین گے اور ہمکو آرزو ہی کہ والیان ہند کو اور
ہماری رعایا کو بہی ایسی سعادت اور فن اخلاق کی ترقی جو کہ ملک کی صلح اور نیک انتظامی سی پیدا ہوتی
ہے حاصل ہوتی رہے - جو لوازم بہ نسبت اپنی دوسری رعایا کی ہماری اوپر عائد ہے اونہین لوازم کو
بہ نسبت رعایای ممالک ہند کی ہم اپنی ذمی واجب جانتی ہین اور خدا کی فضل سی وفاداری اور راستی کے
ساتہ لوازم مذکور کی تعمیل کرینگی - اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور
تسلی خاطر سی جو اوس سی ہوا کرتی ہی ہمکو ساتہ شکر گذاری کی اعتراف ہی تو بہی ہمکو نہ منصب ہی نہ آرزو کہ
کسی رعیت سی خواہ مخواہ اپنی عقیدہ کو قبول کرا دین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہی کہ کسی ایک مذہب کو کسی
دوسری مذہب پر ترجیح دی بجا وسے کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کی ایذا ندیجاوی اور سب
رعیت قانون کی روسی بغیر طرفداری کی محافظت ہوتی رہی اور ہماری طرف سی تاکید ہوتی ہی کہ کوئی شخص جو
ہماری نوکری مین ملک ہند کی انتظام کی لئی مقرر ہو کسی رعیت کی اعتقاد اور عبادت مذہبی کی نسبت
دست اندازی کرے والا ہمارا غضب ہوگا - اور یہی ہمارا حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری

سب رعیت کسی قوم یا مذہب کی ہون بلا تعرض اور طرفداری کی ہماری نوکری مین ایسی عہدون پر مقرر کئے
جاوین جنکی خدمت کو بلحاظ تربیت اور قابلیت اور دیانت کی بخوبی انجام دے سکین —
ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکو بزرگون سے وراثتًا پہنچی عزیز جانتے ہین اور ہم اونکی اس
سمجھ پر ہم نظر التفات رکھینگی اور حقوق اونکی جس اراضی سے متعلق ہین بشرط ادائی مطالبہ سرکار کی بحال
رکھنا منظور رہے اور ہمارا حکم ہی کہ قانون کی تجویز اور ہی قانون کی نفاذ مین عمومًا حقوق قدیمی اور ملک ہند کے
رسم و رواج اور دستور پر نیز لحاظ ہوتا رہے — بعض مفسدون نے کلام دروغ پھیلا کے ہموطنون کو دغا دیا
اور اونسے بغاوت فاش کرائی اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ سنکے ہمکو نہایت افسوس ہوا اسمین
ہماری قدرت اور اقتدار اسطرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکہ کے میدان مین بغاوت باغیون کی دفع کی گئی
اب ہماری مرضی ہی کہ اون شخصون کی نسبت جو دہوکا کھاکے اور پھر اطاعت مین آنا چاہی اونکی تقصیرات
کی معاف کرنی سے اپنی ترحم کو ظاہر کرین — اس نیت سے کہ زیادہ خونریزی ہونے نہ پاوے اور ہماری ممالک ہندوستان مین
جلد امن چین ہو وے ہمارا قایم مقام اور گورنر جنرل نے ایک خط مین یہ امید دلائی ہے کہ منجملہ اون اشخاص کی
جو غدر مکروہ کی ایام مین جرم مضر سرکار کے مرتکب ہونے اکثر کی تقصیرات بشرط بعض شرائط مخصوص کے
معاف کیجائیگی اور جو سزا اون لوگون پر عاید ہو گی جنکی تقصیرات نے احاطہ ترحم سے انکو باہر کیا ہے اوسکا
بھی اعلان کروایا ہے چنانچہ ہمارے قایم مقام اور گورنر جنرل کے عمل مذکور کو ہم پذیرا اور قبول کرتے ہین اور
علاوہ اسکے حسب ذیل اعلان فرماتے ہین یعنی سوای اون لوگون کی جنکی نسبت ثابت
ہوا ہو یا آیندہ ثابت ہو کہ وے رعیت سرکار انگریزی کی قتل مین بذاتہ شریک ہوئی دوسرونکی نسبت ترحم
ظاہر کیا جایگا مگر نسبت ترکار قتل کی انصاف مقتضا اسباب کا ہی کہ اونپر ترحم نہو —
جن لوگون نے جان بوجھ کی قاتلون کو پناہ دی ہو یا جو لوگ باغیون کی سردار ہوئی ہون یا ترغیب دینے والے
ہوی ہون اونکی نسبت صرف یہی وعدہ ہو سکتا ہی کہ اونکی جان بخشی ہووے لیکن ایسے لوگون کی سزا کی تجویز
مین اون سب احوال پر جنکے اعتبار سے وے اپنی اطاعت سے پھر گئے غور کیا جایگا اور اون لوگون کی نسبت
جو بے سوچے مفسدونکی جھوٹی باتون پر اعتماد کرکے مجرم ہوئی بڑے رحم ظاہر کئے جاینگے —

اور سبہونکو جو سرکار کی مخالفت ہتھیار رہنا ہین وعدہ ہوتا ہے کہ اونکی تقصیر سرکار کی نسبت اور
ہماری سلطنت اور منزلت کی نسبت بلا شرط معاف اور عفو فراموش کی جائینگی مگر وی اپنی اپنے
گہرون مین جائین اور اپنی اپنی پیشہ صلح و سداد مین ہاتہ لگاوین - ہماری یہ بہی مرضی شاہانہ ہے
کہ رحم اور عفو کی یہ شرایط اون سبہونسی متعلق ہونگی جو قبل تاریخ پہلی جنوری ۱۸۵۹ع کی شرایط مذکور کے
مطابق عمل کرین - جب ملک مین خدا کی فضل سی پہر امن چین ہو وی تو بدل و جان ہماری آرزو ہے
کہ ملک ہند مین صنعت کاری کی تقویت ہووی اور افادہ خلایق کی لئی کارہا مثل طیاری سڑک و
نہر وغیرہ مرتب ہووین اور ملک کا انتظام بنظر افادہ ہماری رعایای باشندہ ملک مذکور کے
ہو تا ہو رعیت کی فراغبالی سی ہمارا اقتدار اور اونکی قناعت سی ہماری بی خطری حاصل اور
اونکی شکر گذاری ہماری لئی پورا صلہ ہے اور خدای قادر ہمکو اور ہمارے حکام ماتحت کو ایسی قدرت
دیوے کہ واسطے افادہ خلایق کی اونہین ہماری مرادون کو اتمام مین پہنچاوین اشتہار
جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند مقام الہ آباد بتاریخ
پہلی نومبر ۱۸۵۸ عیسوی فارن ڈیپارٹمنٹ —

واضح ہو کہ ملکہ معظمہ نے اپنی مرضی مبارک کو اسطرح ظاہر کیا ہے کہ ملکہ ممدوحہ قلمرو انگریزی واقعہ
ہند کی انتظام کو اپنی اہتمام میں لیا ہین پس جناب ممدوحہ کی قایم مقام اور گورنر جنرل بہادر خاص و
عام کو اطلاع دیتی ہین کہ جملہ اعمال متعلقہ انتظام ملک ہند آجکی تاریخ سی معظم الیہا کی نام نامی سے
جاری کئے جاینگی - آجکی تاریخ سی ہر فرقہ اور قوم کے لوگ جو آنریبل ایسٹ انڈیہ کمپنی کی عہد مین متفق
ہوگی انگلستان کی شان اور اقتدار برقرار رکہنے مین ساعی ہوے آیندہ سے ملکہ معظمہ کے
تابع منصور ہونگی - نواب گورنر جنرل بہادر کیطرف سی سب لوگونکو فہمایش کی جاتی ہی کہ سب کوئی
موافق اپنی رتبی کے موقع پر حتی المقدور اپنی دل و جان سی ملکہ ممدوحہ کی حکم اور مرضی مندرجہ اشتہار
شاہی کی انجام دہی مین اعانت کرین - ملک ہند مین ملکہ معظمہ کی کرورہا رعایای ہندوستانی موجود ہین ان سب
ملکہ معظمہ کی وفاداری اور اطاعت واجب ہیں سب کو حال و آیندہ نواب گورنر جنرل بہادر ملکہ معظمہ کی حکم پر

رحم و رحمت کی ایفار باوفا بعینہ طلب کرینگے

حسب الحکم

نواب گورنر جنرل بہادر ہند جاری ہوا

باوجودیکہ اشتہار نے شہرت پائی۔ مگر لکھنؤ مین بندوبست باغیون کا بدستور رہا تب سر کولن صاحب سپہ سالار فوج ہندوستان انگلستان سے واسطے تدارک فوج باغی مذکورہ کے روانہ ہو کر کلکتہ مین داخل ہوئے اور بعد انتظام اجماع فوج اور سامان حرب وغیرہ کے آغاز ماہ فروری ۱۸۵۸ع مین لکھنؤ کی طرف کوچ کیا جب لشکر انگریزی اطراف گورکھپور مین داخل ہوا مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال مع فوج کوہی جزار کے جن سے پہلے اقرار ہو گیا تھا لشکر انگریزی مین داخل ہوئے ہرچند کہ باغیان لکھنؤ نے خبر آمد لشکر انگریزی کی سنی مگر پھر بھی با نخوت جماعت کے بدستور خود سرکش رہے اور راہ اطاعت صلح و سداد مین قدم نہ رکھا اور اس خیال پر جمی رہی کہ جب فوج کانپور سے عبور کریگی مار کر ہٹا دینگی مگر چونکہ پہلے اسکی جمعیت کثیر باغیونکی مغرب کو روانہ ہو چکی تھی اور بقدر ضرورت حفاظت لکھنؤ جو باغی لکھنؤ مین مقیم تھے انہون نے لکھنؤ مین مقابلہ کا بندوبست شروع کیا ادہر لشکر انگریزی پہلے گورکھپور مین (جہان محمد حسین قوم سید بارہہ جو عہد واجد علیشاہ مین ناظم گونڈہ و بہرایچ تھا اور اس بغاوت کے ایام سے گورکھپور کا ناظم تھا) حملہ آور ہوا خفیف سی لڑائی ہوئی محمد حسین بھاگ گیا لشکر انگریزی نظامت سلطانپور مین پہنچگیا اگرچہ اس نظامت مین جماعت باغیون سے گمان جنگ عظیم کا تھا مگر اقبال ملکہ معظمہ سے مقابلہ ہوتی ہی باغیون کو ایسا خوف ہوا کہ منتشر ہو کر ایدہر ادہر ہو گئے لشکر انگریزی چند روز اوس علاقہ مین خیمہ زن رہا بعد اوسکے دو حصہ ہو کر ایک حصہ نواب گنج بارہ بنکی اور دوسرا حصہ گوسائین گنج کی راہ روانہ ہو کے قریب لکھنؤ داخل ہوا باغیون نے اپنی جماعتون کو مقابلہ کر کے گولہ و گولی سے لڑائی شروع کر دی یکہفتہ تک خوب مقابلہ پر جمی رہی آخر کو فوج انگریزی باغیونکو ہٹاتی ہوئی سمت مشرق محاذی قیصر باغ (جو ایک مکان مضبوط مسکن میرزا برجیس قدر بہادر کا تھا) اور سمت شمال اندروی گومتی پہنچگئی اور لکھنؤ کا دو طرف محاصرہ کر لیا اگرچہ فوج باغی بہادر ہو رہی تھی مگر مقابلہ نچھوڑا جو کہ سکنائے ملک اودہ جو اعلی و ادنے نمکخواہ حکومت انگریزی تھی لیکن کوئی کچھ سامان نہ رکھتا تھا مجبور دست بدعا اپنی عیال کی حفاظت مین

اسوقت مین فوج انگریزی جو باغیون کے نکالنے مین مصروف معلوم ہوئی اسواسطے آغاز آمد فوج سے جو لوگ جسقدر قابل تھے خیرخواہی مین مصروف ہوئے ہر ایک گلی کوچہ مین گوری آئی گوری آئی کا غل مچگیا باغیونکو بدحواسی آگئی دو تین روز مین انتظام سب باغیون کا بگڑ گیا فوج انگریزی نے بادشاہ باغ اندر و چھتر منزل گومتی مین قبضہ کرلیا گولہ بم وسیل وہان مکانات مسکونہ میرزا برجیس قدر بہادر مین برسانا شروع کردیا جب اسباب سے بھی باغیون نے ہار نمانی اور برابر لڑتے رہے تب بدولت فکر رسا و تدابیر بے انتہا افسران لشکر انگریزی ایک جماعت گورون کی ایک عمارت بلند متعلقہ قیصر باغ مین داخل ہوگئی اور بلند جگہ سے باغیون کو نشانہ بنایا تاریخ بارہوین [۱۲] و تیرہوین [۱۳] مارچ تک تو باغیون نے اوس مقام کو خوب گھیر رہے آخرکار جب اونکے نکالنے میں باغیون سے کچھ تدبیر نہو سکی اور یہ راز اونپر نہ کھلا کہ جماعت گورونکی قیصر باغ کی عمارت مین کس سمت سے اور کہانسے داخل ہوئی تب باتفاق رای باغیان کمینہ نصیر آباد نے حضرت محلصاحبہ کو مع میرزا برجیس قدر کے پالکی مین سوار کراکے مضافات حسین آباد مین قیام کرایا اور دلمین یہ قرار کیا کہ جب لشکر انگریزی قیصر باغ مین داخل ہوجاوے محاصرہ کرلیوین مگر قدرت خدا سے غافل تھے کہ اب بمقابلہ فوج انگریزی قرار نہین ہوسکتا کیونکہ بیگم کا قیصر باغ سے نکلنا باغیون کو پریشانی کا باعث ہوا جماعت فوج گورونکی سمت حضرت گنج قیصر باغ مین داخل ہوگئی باغیون نے سمت مغرب قیصر باغ کے مورچہ لگایا پل آہنی کا مورچہ باغیون کا بدستور رہا مگر دلون سے سب ہار گئے غول کے غول بعد ہر دیکھو بھاگتے ہوئے نظر آتے تھے رعایا جو پہلے سے بیم و یاس مین تھی بے سر و سامان جان بچانیکو شہر سے بھاگ نکلی جب لڑائی مین باغیونکا کچھ انتظام نرہا تاریخ سولہوین [۱۶] مارچ مطابق چیت سودی پرلوا سمبت ۱۵ - ۱۹ - کو میرزا برجیس قدر بمعیت حضرت محلصاحبہ اپنی مادر کے حفاظت کمینو نصیر آبادیون سمت شمال لکھنؤ روانہ ہوکر مقام محمود آباد و علاقہ راجہ نواب علی مین جا پہنچے اوسیطرف لکھنؤ مین اوسی تاریخ کو محاصرہ قیصر باغ و مورچہ پل آہنی باغیون سے چھوٹ گیا فوج انگریزی قلعہ مچھی بھون مین داخل ہوگئی جو کہ اب کسی جگہ باغیونکا مورچہ قایم نہین تھا اور تمام باغی بھاگتے ہی جاتے تھے ـ

مسمی احمد اللہ شاہ جو اکثر جنگ باغیہ کو قایم کر لیا کرتا تھا اجماع باغیان مین حضرت ہوا جا اکثر
رعایا پہلے بہت بہاگ کر مکان خالی کر گئی تھی مگر کسی کسی محلہ مین جو دس دس پانچ پانچ گہر آباد
تہے اور اپنی جانون کو ہتیلی پر لئے تن بہ تقدیر تہے جب اوسی تاریخ سولہوین[16] مارچ کو شام سے
فوج انگریزی نے قلعہ مچھی بہون پر گولہ بم وسیل ہر چہار طرف کو مارنا شروع کیا اوسوقت سے باقیماندہ
رعایا بہی اپنے گہرون سے نکل بہاگی مگر داروغہ واحد علی مع عیال و اطفال پڑے رہے اور اوس مکان کو
سلطان محلصاحبہ مین (جہان میم صاحبات وغیرہ یعنی ایک میم اور لڑکی کپتان آور صاحب اسسٹنٹ
اور ایک ہمشیرہ اور ایک طفل مسٹر جی کسن صاحب کو آغاز محاصرہ لکہنؤ قیصر باغ کی قید سے باتفاق رای
دربار سے نکالکر رکہا تہا آباد تہا ناگاہ اٹہارہوین تاریخ کو معلوم ہوا کہ احمد اللہ شاہ واسطے مقابلہ کے
چلا آتا ہی داروغہ واحد علی نے اپنی بہنوئی کی معرفت چٹہی میم صاحبات کی کمپو اونٹرم صاحب مین روانہ کیا
اثنای راہ مین کپتان میکلس صاحب و کپتان نکل صاحب چٹہی دیکہتی ہی مع گورکہا سپاہیون کے
داروغہ واحد علی کی قیامگاہ پر آپہنچے اور میم صاحبات کو کپتان میکلس صاحب سواری میں
فوراً اپنے ساتہ لیگئی اور کپتان نکل صاحب سب عیال و اطفال داروغہ اور حضرت سلطان محلصاحبہ کو
لیکر کمپو اونٹرم صاحب مین داخل ہوگئی ادہر احمد اللہ شاہ نے عیش باغ مین فوج انگریزی گورکہا سے
لڑائی شروع کردی اگرچہ احمد اللہ شاہ اوسوقت گہوڑی پر سوار ادہر اودہر مقابلہ فوج انگریزی کی
مدد کرتا پہرا مگر باغیون کا قدم تہوڑی ہی دیر مین وہانسے اوٹہ گیا احمد اللہ شاہ نے سرای آغا میر مین پہر
قدم جمایا جب فوج انگریزی نے اوس مقام پر حملہ کیا احمد اللہ شاہ بہاگ کر احاطہ درگاہ حضرت
عباس علی مین بندوبست جنگ پر مستعد ہوا قضاکار نواب شرف الدولہ محمد ابراہیم خان نایب
میرزا برجیس قدر اپنے متعلقات سے جدا ہو گیا باغیون نے شناخت کرکے گرفتار کیا اور احمد اللہ شاہ کے
پاس پکڑ لائے احمد اللہ شاہ نے شرف الدولہ کو سخت و سست کہکر قید کیا کہ اس عرصہ مین فوج انگریزی
اوس مقام پر پہنچ گئی فوج باغی اوس مقام سے بہی بہاگ نکلی تب احمد اللہ شاہ بہی گہوڑی پر سوار ہوکر
اور شرف الدولہ کو قتل کرا کے سمت شمال لکہنؤ کی بہاگ گیا شہر مین باغی کا نام بہی نہین رہا فوج انگریزکا

باغیوں سے لکھنؤ کا خالی ہونا

ہر جگہ شہر لکھنؤ میں قبضہ ہو گیا شرف الدولہ غلام رضا خان جو اپنی کاظمین میں بیٹھا تھا فوج انگریزی نے گرفتار کر لیا مگر پھر رہا کر دیا تاریخ چوبیسویں تک حکام انتظام و نگرانی فوج باغی میں مصروف رہے شہر کی رعایا کے گھر جو خالی پڑے تھے لشکری لوٹ لے گئے پچیسویں تاریخ کو حکام نے اشتہار آبادی کا جاری کیا حفاظت جان و مال رعایا کا اعلان دیا سڑکوں کی تیاری اور کشادگی کو حکم ہوا انجنیر لوگوں کی تجویز سے مکانات رعایا جو بپیمائش سڑک میں آ گئے منہدم ہونے لگے سر ونگفلڈ صاحب بہادر کمشنر سابق گونڈہ و بہرائچ نے عہدۂ چیف کمشنری اودھ پر اجلاس کیا اشتہار معافی قصور ملکہ معظمہ کی طرف سے جاری ہوا کرنیل بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر سیدپور نے بواسطہ عہدۂ اسپیشل کمشنری واسطے حاضری و قبولیت باغیان کے علیحدہ دفتر کھولا کلاں امام باڑہ میں عدالت فوجداری قائم ہوئی ادھر اودھر سے رعایا اپنے گھروں کو دوڑی میعاد مندرجہ اشتہار کے اپنے گھر آ گئے محکمہ خانہ شماری سے اوسکو ٹکٹ ملا جو میعاد کے باہر پہنچا اوسکا گھر نزول ہوا اگر واگذاری بشرط ادائے جرمانہ فیصدی پچیس روپیہ جاری رہی دفتر خزانہ سے تقسیم تنخواہ و وثیقہ و پنشن کا حکم ہوا عدالت فوجداری سے جسکو سارٹیفکیٹ صفائی کا ملا اوسکو اوسکی تنخواہ کا روپیہ ملنے لگا جو کوئی الزام میں مشتبہ ٹھہرا اوسکا گھر ضبط ہوا احکام انگریزی ادھر بندوبست آبادی لکھنؤ میں مصروف ہو گئے ادھر بیگم مع میرزا برجیس قدر کے محمود آباد و مقام بونڈی اوس پار گھاگھرا کے باغیان کی حفاظت میں پہنچ گئیں ممو خان داروغہ نائب ہوا حکم احکام بدستور جاری ہوئے لکھنؤ کے قریب باغی لوگ تین طرف آ گئے عامل و ناظم بدستور رہے مگر علاقہ بیسارہ کا رانا بینی مادھو سنگھ تعلقہ دار کے نام بندوبست کر دیا صرف ایک سڑک لکھنؤ سے کانپور تک قبضہ حکام سرکاری میں باغیان سے پاک و صاف رہی حکام انگریزی لکھنؤ کی حفاظت اور اخراج باغیان میں تدبیریں کرتے رہے ادھر اودھر کبھی کبھی چھیڑ چھاڑ دونوں طرف سے ہوتی رہی دوسرے مہینے میں راجہ جیلاری بالعزم فتح لکھنؤ مع جماعت سپاہ ذاتی و باغیان کے بونڈی سے بڑے زور و شور سے چلکر مقام نواب گنج بارہ بنکی میں آ پہنچا حکام انگریزی نے لکھنؤ سے واسطے مقابلہ راجہ مذکور کے فوج انگریزی روانہ کی مگر راجہ موصوف کمال بہادری سے لڑتا ہوا مقام چنہٹ تک آ گیا آخر کو فوج انگریزی نے

ایسا حملہ دلیرانہ کیا کہ راجہ کو انگریزی فوج نے قتل کر لیا کل فوج باغی منتشر ہو گئی غرضکہ اسیطرح وہ ایک مہینہ
لشکر انگریزی رانا بینی مادہو بخش ناظم و تعلقہ دار بیسوارہ کے مقابلہ کو گیا اگرچہ پیش رفت نہ کی مگر جب
لشکر سمت بسوان باڑی کے روانہ ہوا احمد اللہ شاہ و فیروز شاہ کو شکست دیکر پھر لکھنو کو واپس آجایا کیا
اسیطور سے آٹھ مہینے گذر گئے اور احمد اللہ شاہ جو گروہ باغیان میں اشجاع تھا مقام پوائین مین زمیندار کے
ہاتھ سے مارا گیا اور اسی عرصہ مین فوج انگریزی کو کمک کو مشرق اودہ مین آگئی تب صاحب چیف کمشنر نے
ایک فوج سمت شمال نظامت سیتاپور اور دوسری فوج سمت مغرب بغرض اخراج باغیان روانہ کی اور خود
لکھنو سے اودہ کی شرقی فوج مین جا ملے اور ایک لشکر کو طرف گڈہی امیٹھی علاقہ لال مادہو سنگہ متعلقہ
نظامت سلطانپور روانہ کیا اور بیسوارہ متعلقہ رانا بینی مادہو سنگہ کی طرف کچہ فوج کانپور سے اور کچہ لکھنو
سے جا پہنچی فوج سیتاپور نے راجہ ہر پرشاد ناظم کو بھگا کر نیپال مین پہنچا دیا اور فیروز شاہ جو سیتاپور مین تھا
ہیبت فوج انگریز سے بغیر مقابلہ مع کسیقدر فوج باغی سوار و پیادہ کے گنگا پار اوتر گیا اور فوج مشرق
جب امیٹھی کے قریب پہنچی لال مادہو سنگہ تعلقہ دار فوج انگریزی مین آملا جس سے باغیان بھی فوراً گڈہی چھوڑ
بھاگے رانا بینی مادہو سنگہ کو جب معلوم ہوا کہ فوج انگریزی ہر چہار طرف سے آپہنچے اور ہمارے ساتھیون
نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اپنے عیال کو جو گراج سنگہ اپنے بھائی کی حفاظت مین بیگم کے پاس روانہ کیا
جو فوج انگریزی سے لڑتا ہوا بیگم کے پاس پہنچ گیا بعد اسکے رانا سابق الذکر بھی علاقہ بیسوارہ سے سیدہا
بونڈی کو چلا گیا اسیطرح یہ سب باغی بھاگ بھاگ کر ایک مہینے مین اوس پار گھاگھرا کے پہنچ گئے
اس پار کا ملک اودہ جب باغیوں سے صاف ہو گیا تب صاحب چیف کمشنر نے دریای گھاگھرا پر پل کشتی
کی تیاری شروع کرا دی ہر چند باغیان تیاری پل مین سد باب ہوئی مگر آخر کو بعد تیاری پل فوج نے
اوس پار بھی قبضہ کر لیا اور اوسمقام سے جہان جہان باغیون کی جماعت مقیم معلوم ہوتی گئی فوج روانہ
ہوتی باغیان باوجود کثرت جماعت کے ایسے بدحواس ہوئے کہ ایکروز بھی ایکمقام پر مقابلہ پر نہ ٹھہرتے تھے
بیرزا برجیس قدر نے جب فوج کا یہ حال دیکھا باتفاق رای اہلکاران کے بونڈی سے کوچ کر کے نانپارہ مین مقام
کیا رات اوسمقام پر شب بیداری اور حفاظت جرنیل خدا بخش خان مین بسر کی صبح کو وہ فوج جو مقابلہ

فوج انگریزی میں مستعد تھی مورچے چھوڑ کر نانپارہ میں بھاگ آئی فوج انگریزی تعاقب میں چلی آتی تھی لہذا نانپارہ سے کوچ ہو کر موضع بھگوان پور نواح تلسی پور میں ڈیرہ ہوا اور اوس مقام سے کسیقدر فوج واسطے مقابلہ اوس لشکر انگریزی کے جسنے سید محمد حسنخان ناظم قریب تلسی پور کی محاصرہ کیا تھا روانہ کی گئی ہنوز یہ فوج وہان تک نہ پہنچی تھی کہ مخبران نے شکست ناظم و قیام بمقام آرہ نالہ عملداری نیپال سے خبر دی میرزا برجیس قدر نے وہاں سے کوچ کر کے متصل اوس مقام کے جہان ناناراو و بالاراو ایک مکان مستحکم میں قیام پذیر تھے خیمہ زن ہوئے لشکر انگریزی وہان بھی جا پہنچا اور مکان سکونت ناناراو کا محاصرہ کر لیا تھا ناناراو تمام دن تو خوب لڑا آخر شام کو اوس مقام کو چھوڑ کر لشکر برجیس قدر میں داخل ہوا تیسرے دن فوج انگریزی نے اس لشکر پر حملہ کیا فوج برجیس قدر نے بھی تو جنگ شروع کی مگر آخر کوہ ہانسی جلگراتہی کے کنارے پر رات بسر کی صبحکو برجیس قدر نے جرنیل حسنخان کو واسطے سد راہ فوج انگریزی کے اوس مقام پر چھوڑ دیا اور خود بدولت مع رانا بینی مادہو سنگہ تعلقدار شنکرپور و راجہ دیبی بخش و راجہ جوت سنگہ و راجہ ہردت سنگہ و سید محمد حسنخان ناظم و ناناراو و بالاراو وغیرہ راتہی سے روانہ ہو کر تیسرے دن مقام دیوکڈہ میں داخل ہوئے اور وہان فوج کا جائزہ شروع کیا چوتھے روز ہرنجن سنگہ سپہ سالار فوج و ہمشیرہ زادہ والی نیپال نے اپنے آنے کی حضور میں میرزا برجیس قدر سے اجازت چاہی میرزا برجیس قدر نے کل فوج کی آراستگی کا حکم دیا اور ایک اہلکار کو واسطے استقبال کے بھیجا اہلکار نے حسب الحکم ہرنجن سنگہ کو حاضر کیا ہرنجن سنگہ نے بعد ادائے تعظیم و پیشکش کرنے نذر کے نامہ والی نیپال کا میرزا برجیس قدر بہادر کے حوالہ کیا اوس نامہ میں تحریر تھا کہ نیپال میں داخل ہو کر انگریزونسے صلح کر لیجئے اور اپکی ضمانت نیپال سے ریاست کر دیگی میرزا برجیس قدر بہادر نے سفیر نیپال کو خلعت بیش بہا عطا کیا اور باتفاق اہلکاران اور افسران فوج کے خان علیخان جرنیل وغیرہ کو واسطے سد راہ انگریزونکی چھوڑ کر خود مع لشکر کے روانہ ہو کر بعد تین دن کی ایک دریا پر لشکر خیمہ زن ہوئے تیسرے دن عبور دریا کا لشکر متوجہ ہوا اوسی روز جنگ بہادر دیمقام کا حکم الشان تنہا آکر لشکر کو دیکھکر چلا گیا اور اپنے مسکن سے لکھہ بھیجا کہ آپ مع لشکر کے بٹول کو لوٹ جانا بہتر ہے اسطرف آنا مناسب نہیں میرزا برجیس قدر نے جسوقت اس تحریر کو پایا حیرت میں آگئے کہ بعد ایک مہینے کے نیا مفسدہ پیدا ہوا باہم مشورہ

مشورہ کیا افسران فوج تو مقابلہ و دخل و قبض ملک نیپال سکے مستدعی ہوئے ممو خان داروغہ
یعنے ناصر الدولہ نایب کی رای مراجعت بٹول پر قایم رہی آخرکار بعد وقوع بسیار لشکر پیش قدمی سے
باز رہکر بہزار افسوس و ناکامی کے اوٹہ پہر کر بٹول مین داخل ہوا اس آمد و رفت مین بہ ناہموارئ وقت آب ہوا سے
بہت آدمی اور اسپ وغیرہ ناحق مین تلف ہوئی جرنیل خانعلیخان بہی اسی عرصہ مین راہی ملک بقا ہوا
بٹول مین پہنچتی ہی خبر آمد فوج انگریزی نی تہلکہ ڈالدیا فوج باغی جو اسقدر پہاڑون کی راہ مین تکلیف اور
مصیبت اوٹہا چکی تہی اپنی ہوش مین نتہی حضرت محل صاحبہ نی بدری نرسنگہ سپہ سالار نیپال کو جسنے پہلی
کمک کا اقرار کیا تہا یہ بات لکہی کہ تمہاری وعدہ پر فریب سے ہمکو خبر نتہی فوج انگریزی چلی آتی ہی اگر قول
اپنا پورا کرسکو کمک روانہ کرو اوسنے پہر وعدہ کمک بہیجنے کا کیا غرضکہ نیپالیون نی ایت لعل مین
میرزا برجیس قدر کو اسیطرف کو چند ماہ تک الجہای رکہا اور خود تدبیر انتشار اور تکلیف لشکر مین مصروف
رہے تاکہ لشکر مایوس ہوکر ملک نیپال مین حملہ آور نہو جای اور نہ طرف فوج انگریزی کے جانے پاے
کیونکہ اسوقت لشکر مین علاوہ جمعیت کثیر باغیان جنگی کی سپاہی زمینداری اور بہت بڑی بڑی رئیس تعلقہ دار
جنگی بہادری مشہور خلایق تہی لڑنی مرنی پر تیار تہے ہر ایک چیز لشکر کی بازار مین بہم پہنچتی تہی مگر
ادبار کے وجہسی کوئی تدبیر اونکی درست نہوتی تہی جب نیپالیون نے فوج انگریزی نیچے پہاڑ کے مضبوطی کیساتہ
قایم دیکہہ لی اور راہ اوپر اپنا خوب بند و بست کرلیا سپہ سالار نیپال نی میرزا برجیس قدر کو لکہہ بہیجا کہ آپ
اگر اپنی امان چاہیں تب مع اتالیق وغیرہ دیوکدہ مین تشریف رکہئی اور فوج کو نیچے پہاڑ کی اوترجانیکا
حکم دیجیے اگر مع فوج پہاڑ پر آئیگا لڑائی ہوگی جب یہ تحریر پہنچی سب نتیجہ آرزو دلی کا کہلا وقت گذشتہ کا
افسوس کیا نایب یعنے ناصر الدولہ نی باتفاق بزرگان لشکر میرزا برجیس قدر بہادر کو مع عورات کے بالای کوہ روانہ کیا
اور خود مع تمام لشکر پائین کوہ مقابلہ فوج سے صف آرا ہوکر لڑائی شروع کردی اور ہرچند
سوارون اور پیادون نے جہپٹ جہپٹ کے شمشیر زنی کی مگر سنگینون کی مار سے فوج انگریزی نے
مخالفون کے جسم کو چہید چہید کے کشتون سے پشتہ بنادیا ادہر تو پائین میں قیامت کی لڑائی ہورہی تہی اودہر
کوہیون نی ہر ایک راستہ پہاڑ کا بند کرکے توپین لگادین جب باغی لوگ لڑائی ہار کے پہاڑ پر بہاگی کہین راستہ

پہاڑ پر جانیکا غلامین ورنگ تمام فوج ہوگی خوف زدہ پہاڑ کے ایدہر اودہر وادوں مین رہی
رسد کا ٹھکانہ لگا چوتھے روز فوج کو ایک راستہ ملگیا پہر تو اوسی راستے سے کل فوج پہاڑ پر چڑھ گئی
اور فوج کوہی کا محاصرہ کرلیا سالار لشکر کوہی نے بہانہ اس حال سے کے رسد فوراً بہیجدی اور بطریق لطیف
و مخالفہ و تفرقہ پردازی حضرت محلصاحبہ کو پیام دیا کہ آپ مع پانسو آدمیون کے کوٹ جدید مین
قیام کرین مگر فوج نیو گڈہ مین مقیم رہے جو کہ سب طرح سے امید بہبود منقطع ہوچکی تہی اور کوہیون کے
بخوبی ذہن نشین ہوگیا میرزا برجیس قدر مع عورات و خدمتگار وغیرہ کوٹ جدید کو سوار ہوئے اونکے ہمراہ جاتے ہی اونکو
بزرگان لشکر کو سازش امراء و مرزا کی انگریزونسے ثابت ہوگئی امراء و مرزا خوف جان سے بہاگ کر
بیتگاہ جنگ بہادر مین حاضر ہوا اور اسناد سرکار انگریزی دکہلا کر کوٹ جدید مین محفوظ ہوا باغی
گرفتاری امراء و مرزا سے واپس گئے مرزا برجیس قدر کوٹ جدید مین جب سے داخل ہوئے جنگ بہادر کی طرف سے
چند بار دعوتونمین رقعہ آیا اور میرزا برجیس قدر نے اوسکے عوض مین خلعت جواہر بیش قیمت اونکے اور اوسکے
افسران فوج کو عطا کئے جب کچھ روز یون گذرے اور لشکر مین پانی کی ناموافقت سے اکثرون کی جان گئی
اور بہت امرا انگریزونسے جا ملے اور جو لوگ باقی رہے وہ صحبت میرزا برجیس قدر سے ایدہر اودہر رہے نایب لشکر کے
ساتہ تہا جنگ بہادر نے میرزا برجیس قدر سے ایک شخص معزز کو بذریعہ تحریر طلب کیا میرزا برجیس قدر نے اوسکو
آپ اوسکے خود سوار ہوکر چلے جنگ بہادر ایک کوس کے فاصلے سے استقبال کرکے اپنے گھر لیگیا تعظیم کے ساتہ
کرسی نشین کیا میرزا برجیس قدر نے جنگ بہادر سے کہا کہ زمانۂ سابق مین ہمارے مورث سیر و شکار کو
اکثر اسطرف آتے حاکمان کوہ نذر و نیاز و دیگر خلعت ہای گرانمایہ سے سرفراز ہوتے رہے بلکہ ایک ملک بہی
شکار کو دیا اسباب کو تم بخوبی جانتے ہو کہ ہم اوسی بزرگ خاندان سے صدمۂ گردش افلاک سے یہانتک آئے ہین
ہمیشہ سے فیمابین سلاطین و دستور امانت کا جاری چلا آتا ہے اب آپ مدد دین یا نہ دین میرزا برجیس قدر نے
یہ سب گفتگو کرکے اپنی قیامگاہ پر مراجعت کی اور ایک معتمد کو وہان چہوڑ دیا جنگ بہادر نے اوس سے
کہا کہ ہم رفاقت انگریز مین ہین مدد نہین دینگے ایک پروانہ مہری ناصر الدولہ نایب کو ہماری پاس
آنے کی نسبت بہیجدو تشکر وہین ہی المختصر حضرت محلصاحبہ نے بدریافت اسکے رنج کمال کیا

اور بموجب انگہ ٹہہر درویش ہر جان درویش پروانہ مہری بنام ممو خان خنگ بہادر کے پاس بہیجدیا
اور بہی دوسرا پروانہ خلاف منشا جنگ بہادر کے خفیہ نایب مذکور کو روانہ کیا یہ پروانہ تو نایب کو
نہیں ملا مگر پہلے پروانہ کی تعمیل مین نایب لشکر کو چھوڑ کر چلا اثنای راہ مین سپاہ کو بہی ذخیرہ کی کمی تہی مین مشہوری
تہی نایب کو گرفتار کر کے ہتیار چہین لی تب جنگ بہادر نے چند انگریزونکا لشکر جیس قدر مین پہنچ گیا
دیا کہ سرکار انگریزی سے امان مل سکتی ہے اگر ہتیار حوالہ کردو لشکر مین ایسے تیس ہزار فوج موجود تہی
جنگ بہادر کی قول پر اعتبار کر کے لشکر نے ہتیار اور بالا راو وغیرہ کو جو اونکی ساتہ ہوا اپنی حفاظت مین لیکر
سمت کشمیر روانہ ہوا نایب جو ہتول مین قید تہا تفویض انگریزون کے ہوا جب جنگ بہادر اوسطرف سے
ہٹکر ہمین ہوا مقام دیوگڈہ مین جہان رانا بینی مادہو سنگہ تعلقہ دار خیمہ زن تہا مع دو ہزار فوج ذاتی
اور فوج انگریزی کی داخل ہوا اور رانا بینی مادہو سنگہ سے سپاہی کہا کہ اپنی گھر مین چلے جاؤ رانا صاحب نے کہا
کہ ہمارا گھر کہین نہین ہے دو گھڑی کی مہلت البتہ درکار ہے رانا صاحب کے پاس اوسوقت دو سو پچاس
سپاہی رفیق موجود تہے مسلح ہوئی رانا صاحب نے چار زر و زیور کا انبار لگا کر رفیقون سے کہا کہ جسکو دولت
درکار ہو او ٹہالیوی جسکو ہمارے ساتہ سے دنیا و عقبی مین بہلائی دکہائی دے ہمارا ساتہ دے سنا گیا ہے
کہ دو سو اڑتالیس سپاہیون نے اوس انبار زر و زیور پر لات ماری دو سپاہیون نے اوس دولت کو لیا تب رانا صاحب نے
عورتونکو کہوہ پہاڑ مین بٹہا دیا اور خود فوج کو ہی انگریزیسے برسر مقابلہ ہوا اور فورا توپون پر حملہ کیا توپونکی گراب سے جسقدر
سپاہی باقی رہے توپون پر جا گرے اور تلوارونسے فوج غنیم کو قتل کرنا شروع کر دیا تب وہ کل فوج بہاگ نکلی سپاہیون نے
تعاقب نچھوڑا اثنای راہ مین کسی افسر کو ہی جو چھپا بیٹھا تہا تو نسے سپاہیونکو مار لیا بعض کا بیان ہے کہ رانا صاحب بہی
اسی مقام پر کام آئی بعضونکا قول ہے کہ یہ سب کاروائی جوگراج سنگہ کی تہی رانا صاحب وہان اوس وقت نہین تہی جب سطور جنگ
کو وہ بہی ختم ہوئی میرزا برجیس قدر عملداری نیپال مین مقیم ہو گئی باقی لوگ حاضر ہو گئی ملک اودہ مین امن امان ہو گیا تعلقہ داران
حاضر باش کو علاقی بموجب سنہ ۱۲۶۲ فصلی عہد شاہی کی سندین دوامی پائین غیر حاضر تعلقہ داران کی علاقی ضبط ہو کر
راجہ دگبجی سنگہ و راجہ مانسنگہ و راجہ کاشی پرشاد وغیرہ کو بصلہ خیر خواہی عنایت ہوئی اور علاوہ اسکی راجہ مانسنگہ
و راجہ دگبجی سنگہ نے خطاب مہاراجگی پایا اور داروغہ میر واجد علی نے ایک تعلقہ اور ایک لاکھ روپیہ حاصل کیا

پرورش عیال رانا صاحب یعنی بینی مادہو سنگہ وغیرہ کو اوس پار گہاگہرا کی جو علاقہ ملا علاقہ بونڈی بہٹا راجہ کپورتہلہ اور علاقہ شنکرپور کسی رئیس پنجاب کو اور علاقہ متولی ورثای آر صاحب کو سرکار سی ملگیا علاوہ برین چہوٹی چہوٹی خیرخواہونکو بہی سرکار نی عطیات سی نہال کر دیا تمام ملک اودہ مین راجہ جیلال سنگہ خلف راجہ درشن سنگہ اہلکار عہد شاہی اور بابو رام بخش تعلقہ دار دونڈیا کہیرہ کو پہانسی ہوئی اور راجہ لونی سنگہ تعلقہ دار متولی کو سزای قید دوام بعبور دریای شور ملی چہاونی منڈیاؤن نیلام ہوگئی دیہات متصلہ دلکشا مین چہاونی پختہ تیار ہوئی خلاصہ کلام تاریخ ۲۵ مارچ ۱۸۵۸ء روز فتح لکہنؤ سی آخر ماہ اکتوبر ۱۸۷۵ء خاتمہ کتاب ہذا تک سترہ برس چہہ یوم ہوئی کہ یہ ملک اودہ بلا شرکت غیری اہتمام وزیر حکم جناب ملکہ معظمہ دام سلطنتہا مین ہی اس مدت مین پہلی کل ملک اودہ کی ہوگئی اور اوسی مدت مین سر چارلس ونگفیلڈ صاحب - و سر جان اسٹریچی صاحب - و سر ہنری صاحب ڈیوس - و جنرل بیرد صاحب - سر جارج کوپر صاحب یکی بعد دیگری عہدہ چیف کمشنری اودہ پر ممتاز رہی جنکی عدل و انصاف سی ملک اودہ کی رعایا مطمئن و شکرگذار رہی جب ماہ جولائی ۱۸۷۶ء مین جناب سر جارج کوپر صاحب چیف کمشنر اودہ عہدہ لفٹننٹ گورنری ممالک مغربی و شمالی پر سرفراز ہوئی - جناب علی القاب عادل زمان حاتم دوران سر جان انگلس صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر اودہ مقرر ہوکر تشریف لائی گو ابہی انکی حکومت کو تہوڑا ہی زمانہ گذرا ہے تاہم انکی اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ اون کارروائیونسی جو انکی وقت مین ہوئین اظہر من الشمس ہے ایسی حاکم کا اس سرزمین اودہ پر رہنا مغتنمات سی ہے حقیقت مین یہ سال ۱۸۷۶ء رعایای اودہ کیواسطے پہلی ہی سی مبارک نظر آتا ہی کیونکہ شروع سال یعنی جنوری ۱۸۷۶ء مین جناب عظمت مآب پرنس آف ویلس شہزادہ عالم و عالمیان وارث تاج و تخت انگلستان و ہندوستان نے اس سرزمین اودہ کو اپنی قدوم میمنت لزوم سی منور فرمایا اور اوسی سن مین جناب ملکہ معظمہ کی خطاب شاہنشاہی کا معاملہ طے ہوگیا جسکی اعلان کا دربار بمقام دہلی ماہ جنوری ۱۸۷۷ء مین باجلاس لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل ہند کے ہونیوالا ہے جسمین سب عالیشان سامان پیش نظر ہین القصہ یہ کتاب ایسی ہی عمدہ موقع پر اختتام کو پہنچی - اب حالت موجودہ اودہ نقشہ ذیل سے بطرز اختصار بخوبی عیان ہی -

نقشہ

نام قسمت	نام اضلاع	نام تحصیل	کیفیت
لکھنؤ	لکھنؤ اونام بارہ بنکی	لکھنؤ - موہن لعل گنج - ملیح آباد - اونام - صفی پور - پوروہ - موہان - بارہ بنکی - رام نگر سیتہی گہاٹ فتح پور حیدر گڈہ	قسمت مین ایک کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ڈپٹی کمشنر اور ہر تحصیل مین ایک تحصیلدار رہا کرتا ہے علاوہ مقامات مختلف کی ہر ضلع مین ایک عمدہ گورنمنٹ اسکول مقرر ہے اور شفاخانی اور ڈاکخانی رفاہ عام کیواسطی قایم ہین - ریل کا صدر لکھنؤ مین ہے اور آمد و رفت ریل کی ضلع لکھنؤ و اونام و بارہ بنکی و ہردوئی و فیض آباد مین ہے اور باقی اضلاع مین ریل جاری نہین ہے اور علاوہ اسکی ہر ایک ضلع مین محکمہ جات تعمیرات موجود ہین اور محکمہ مینوفسپل ہر ایک ضلع مین جو چنگی کی آمدنی سی تحت ہر ڈپٹی کمشنر کے ہے -
سیتاپور	سیتاپور کہیری ہردوئی	سیتاپور - بسوان - باڑی - مصرکھ - نگھاسن - محمدی - لکیم پور - ہردوئی - بلگرام - شاہ آباد - سنڈیلہ	
فیض آباد	فیض آباد گونڈہ بہرایچ	فیض آباد - اکبرپور - بیگاپور - ٹانڈہ - گونڈہ - اترولہ - بیگم گنج - بہرایچ - نانپارہ - کونڈانسر	
رای بریلی	رای بریلی پرتاب گڈہ سلطانپور	رای بریلی - لالگنج مہاراج گنج - سلون - پرتابگڈہ - بہار - پٹی - سلطانپور - امیٹھی - کادی پور - مسافرخانہ	

خاص لکھنؤ مین صاحب چیف کمشنر بہادر کا گورنمنٹ ہوس مین مقام ہے اور انکا عالیشان دفتر اسیکی قریب ہے - علاوہ اسکے دفتر جوڈیسل کمشنر اور چیف انسپکٹر پولیس و محکمہ صدر ڈاکخانہ و عدالت و محکمہ کمشنری لکھنؤ خاص لکھنؤ مین موجود ہین - محکمہ سررشتہ تعلیم جو ۱۸۶۴ع مین قایم ہوا تہا وہ بہی خاص لکھنؤ مین واقع ہے جناب جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر اسی محکمہ کے افسر اعلی یعنے ڈایرکٹر اودہ ہین اور اس دفتر کے منشی گجراج سنگہ صاحب قوم کایست سر دفتر ہین انکی ذات مین حلم مروت سخاوت صداقت برادر پروری سب اوصاف موجود ہین - ای مسن صاحب بہادر انسپکٹر مدارس شرقی اور رای درگا پرشاد صاحب بہادر قوم کایتہ سکسنہ

اودہ کی مطابع کی تفصیل

(۱) مطبع منشی نول کشور واقع حضرت گنج...... یہ ایک نامی مطبع ہے اودہ اخبار ہمیں چھپتا ہے

(۲) مطبع تمنائی واقع محلہ نوبستہ.. لکھنئو.. اس مطبع کا اخبار تمنائی نظم و نثر مشہور ہے۔

(۳) مطبع امریکن مشن لکھنئو...... ״...شمس الاخبار چھپتا ہے۔

(۴) مطبع کارنامہ...... ״...اخبار کارنامہ چھپتا ہے

(۵) اودہ پریس...... ״...اخبار انجمن ہند و جامع الاحکام یہ دو اخبار یہ ہمیں چھپتے

(۶) انوار محمدی...... ״...اسمین انوار الاخبار چھپتا ہے

(۷) مطبع اودہ ڈیلی رپورٹر...... ״...روزنامچہ انگریزی چھپتا ہے

(۸) لکھنئو ٹیمس...... ״...انگریزی اخبار چھپتا ہے

(۹) مطبع اثنا عشری ״

(۱۰) بہار کشمیر...... ״...اخبار مراسلہ کشمیر و اخبار مرآۃ الہند و اخبار جلسہ تہذیب لکھنئو اسی مطبع سے چھپتے ہیں

(۱۱) ثمر ہند ״

(۱۲) گلزار محمدی ״

(۱۳) گلشن محمدی ״

(۱۴) شگوفہ گلزار اودہ ״

(۱۵) آصفی پریس ״

(۱۶) مطبع علوی ״

(۱۷) مطبع مصطفائی...... ״...یہ پرانا مطبع ہے اور کام کی صفائی اور صحت میں اچھا ہے

(۱۸) مطبع مرتضوی ״

(۱۹) مطبع بھگوان دین ״

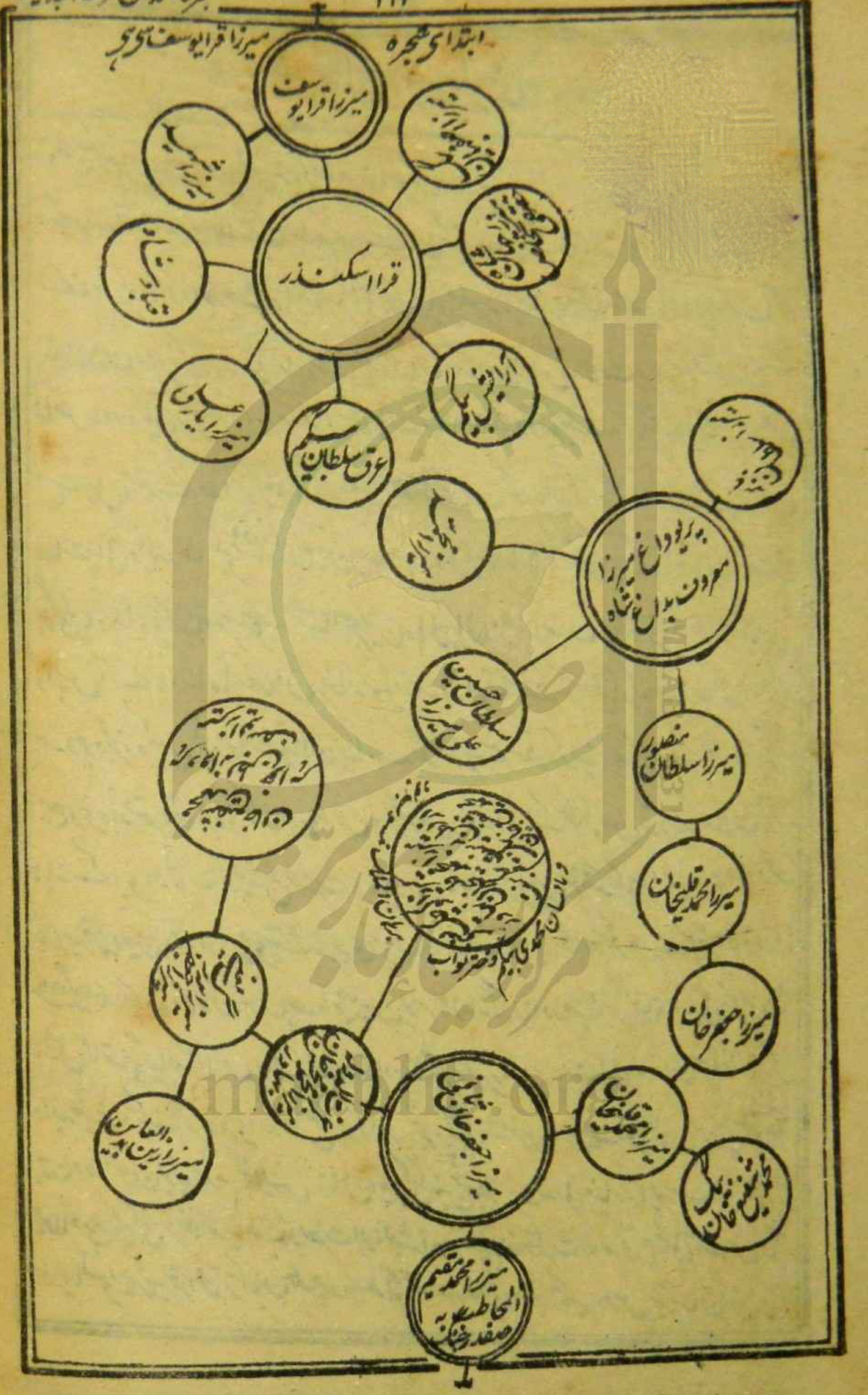
(۲۰) مطبع لمع رخشان...... سیتاپور یہ بمقام خیرآباد ہے اسمین ایک اخبار بھی نکلتا ہے۔

(۲۱) مطبع صبح صادق ״

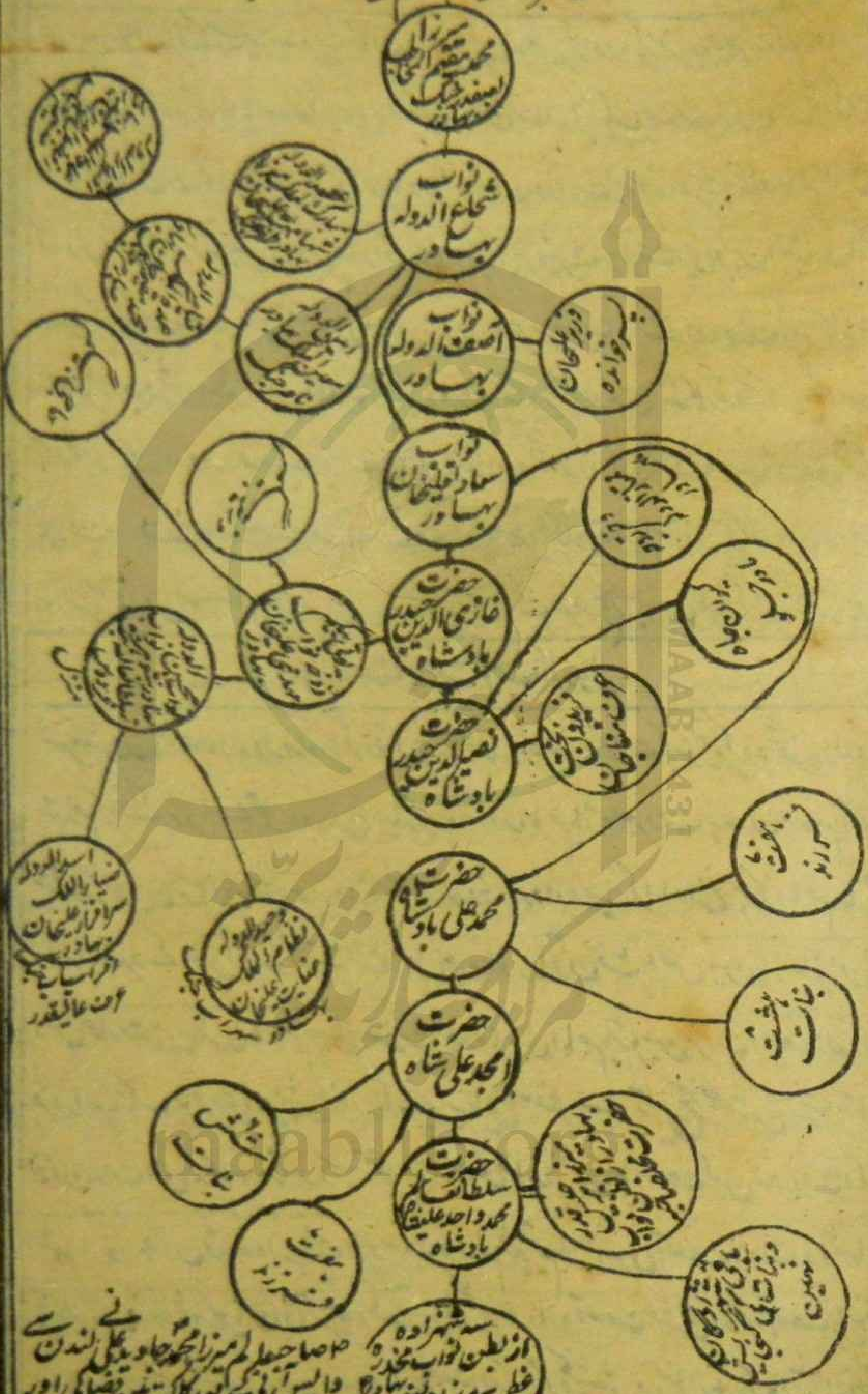
علاوہ اسکے شاید دو ایک مطبع اور ہوں مگر ہماری نظر سے اونکا کام نہیں گذرا ہے۔

بقیہ حال واجد علیشاہ

روشن ضمیران صبح نفس پر مخفی نرہے کہ فضل خدا سے کل حالات ملک اودہ باضافہ دیگر حالات بوجہ تعلقات
کے بقدر قوت ذہن جہانتک معلوم ہو سکے درج کتاب کی گئے مگر خاتمہ ریاست اودہ جو واجد علیشاہ
کے نام پر ہوا اور واجد علیشاہ نے بعد معزولی کلکتہ مین مقیم ہو کر استغاثہ کو اپنے مادر و بھائی و پسر کو
لندن مین روانہ کیا دوسرا معاملہ شروع ہو گیا تھا اسواسطے بعض حالات ضروری متعلق ریاست
خاص اودہ باقی رہگئی تھے اب راقم اوسکو بیان کرتا ہے کہ واجد علیشاہ شہر شوال ۱۲۷۳ ہجری مین
اپنے خیل وحشم سے جدا ہو کر حصار کلکتہ مین بحفاظت فوج گورہ قید کیے گئے مادر و بھائی نے لندن مین
وفات پائی ولیعہد تنہا رہگئے ۱۸۵۹ع مین جب علاوہ دیگر مقامات کے خصوص ملک اودہ کی بغاوت فرو
ہو گئی بادشاہ نے تخمیناً دو سال کے بعد ۱۲۷۵ ہجری مین رہائی پائی ولیعہد لندن سے ناکامی کے ساتھ کلکتہ مین
واپس آئے بادشاہ نے بمصداق رضا بہ مولیٰ از ہمہ اولیٰ قناعت کو اختیار کیا پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ
بہمہ وجوہ مجوزہ کمپنی انگریز جانشینان جناب ملکہ معظمہ سے منظور کر لیا غرضکہ بادشاہ اسوقت تک
مع اپنے جاہ وحشم باقیماندہ کے کلکتہ مین خوش و خرم ہین خاندانی لوگ لکھنؤ مین بذریعہ حاصلات وثائق
ماہانہ کے اپنے اوقات کو عیش و عشرت سے باطمینان تمام بسر کرتے ہین غرضکہ حکومت ریاست اودہ کو
عہد میر محمد امین وزیر اول یعنی ۱۱۳۲ ہجری سے عہد واجد علیشاہ بادشاہ آخر سے یعنے ہفتم ماہ فروری
۱۸۵۶ع تک ایکسو اکاون ۱۰۱ برس چھ ماہ چھبیس یوم کا زمانہ گذرا اور اب اس خاندان کی حکومت کا
بالکل خاتمہ ہو گیا لہذا اس عالیشان خاندان کا شجرہ میرزا قرا یوسف بانی خاندان سے آغاز ہو کر
واجد علیشاہ تک ختم ہوتا ہے اور واضح ہو کہ اس شجرہ پر ثمر کی شاخین اور بہت سی پھلین ہین اور پھیلتی جاتی
ہین وہ اسمین بوجہ عدم گنجایش شامل نہین کیگئین جسطرح سے ابتدائی بنیاد قرا یوسف بوجہ طوالت
مجملاً درج کی گئی مگر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ حضرت آدم نوح ثانی تک دس واسطہ
اور یہانسے امیر کبیر قرا محمد ترکمان تک چند واسطہ ابو المنصور خان بہادر تک دس پیڑھیان گذرین۔


ابتدای شجره
میرزا قرا یوسف
قرا اسکندر
میرزا سلطان منصور
میرزا محمد قلیخان
میرزا جعفر خان
میرزا زین العابدین

ابتدای شجرہ میرزا محمد مقیم سے تصور کرنا چاہیے



تذکرہ امکنہ تعمیر کردہ رئیسان اودہ خاندان سلطان عالم واجد علیشاہ

نواب برہان الملک سید سعادت خان بہادر نے تین کوس پر اودہ کی مغرب کیطرف کنارہ دریای گھاگھرا کی ایک شہر بنایا اور نواب ابو المنصور خان بہادر نے ایک عمارت بڑی اوس شہر کی عمارتوں مین اور اضافہ کی اور نواب شجاع الدولہ بہادر نے اپنے زمان وزارت یعنی عہد حضرت شاہ عالم ثانی مین آبادی شہر کو نام فیض آباد کیا اور اکثر بلند عمارتین بنوائین اور سکونت اپنی وہین اختیار کی اوس وقت سے کوئی عمارت جدید کسی رئیس نے نہین بنائی دریای سرجو کی کناری یعنی اودہ مین اکثر مکانات اور شوالی راجہ درشن سنگہ ناظم سلطانپور وغیرہ و راجہ بختاور سنگہ و ندہی سنگہ کارندہ بختاور سنگہ و سورج بلی قانونگو و ٹیکارام داروغہ سایر و پرمٹ و دیگر راجگان و تعلقہ داران متعلقہ ریاست اودہ نے تعمیر کرائی مگر وقت سلطنت عالمگیر مین بسبب تعصب مذہب و یا منظر اعتقاد مقام جنم استہان یعنی مولد سری رام چندر اور سرگ دوار مین جو اصطلاح ہنود مین دروازہ بیکنٹھ سے مراد ہی مسجدین طیار کرائی گئین تہین —

عمارات وقت آصف الدولہ

شہر لکہنؤ مین آصف الدولہ بہادر نے گرد نواح پنچ محلہ وغیرہ کے عمارات کہنہ تعمیر کردہ شجاع الدولہ کو منہدم کراکے بڑی بڑے محل اور باغ طیار کرائے اور امام باڑہ معروف بہ عدن مقام آغاز ۱۱۹۵ ہجری مین مع ایک مسجد و دروازہ مشہور بہ رومی دروازہ طیار کرایا واضح ہو کہ امام باڑہ مذکور الصدر کے درجی ایکسو ستر ۱۶۷ فٹ طول مین اور باون ۵۲ فٹ عرض مین پائی جاتی مین اور اس عمارت مین لکڑی کا نام نہین اور نہایت پایدار ہی اسی امام باڑی مین نواب آصف الدولہ کا مزار اب تک موجود ہی اور پیش مزار سنگ پر یہ تاریخ منقش ہے تاریخ گلشن عشرت بہ تاراج خزان رفت ای ندیم + شامہ استشمام حسرت می نماید از نسیم + آصف گین نہ صدف ایک در غم ہو چو + ان در یکدانہ رفت از دست و عالم شد یتیم + لکہنو بی آصف است و آسمان بی آفتاب + شہر بویان بی مسیح و طور سینا بی کلیم + وارد آصف عشرتی در صحن آصف باغ خلد + انبیا ہمدم سلیمان ہمنشین آصف ندیم + نقد رحمت در کنار و فرو بخشش در بغل + بر کریمان منتسب عفو از نسبت

اعطای کریم + نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت + تا ہستا روح و ریحان ز جنات النعیم + ۱۲۰۳
تاریخ تعمیر امام بارہ مصرعہ آستان شہید ابن شہید + ۱۲۰۳ھ تاریخ بنای مسجد جامع - قد قامت الصلوة ۱۲۰۳
اور علاوہ اسکے مکانات سیس محل و دولت خانہ وغیرہ جو کہ معاوضہ مین نواب امجد علیخان کو سرکار
انگریزی سے ملی تیار کرائے تھے اس مکانات مین بڑی بڑی عمارتین تھین اور ایک تالاب پکا بکثرت جو دریا سے

عمارات وقت نواب سعادتعلیخان

عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک مکان واقع محلہ رستم نگر شہر لکھنؤ مین ایک علم حضرت
عباس کا مشہور تھا اور مالک مکان فتح علی (ولد میرزا فقیر بیگ صاحب) تولیدار اوس علم کا تھا
اور تاریخ ہفتم ماہ محرم کو تمام شہر کے علم اوس مکان پر جاتے تھے اور نذر و نیاز چڑھاتے تھے
اور اسی وسیلہ سے مالک مکان کی بسر اوقات تھی نواب سعادت علیخان نے ایک عمارت دیت
مع گنبد طلائی اوسی مکان کو شامل کر کے تعمیر کرائی اور اسباب طلا و نقرہ علم وغیرہ خوب پیرایش
آرائیش سے درست کر کے محافظت کو پیادے اور داروغہ مقرر کئے اور یہ عمارت موسوم بہ درگاہ حضرت
عباس ہو کر زیارت گاہ عام و خاص ہوئی تاریخ بنای اس عمارت کی یہ ہے مصرعہ این گنبد جدید
بنائے سعادت است + اور کوٹھی فرح بخش جای سکونت خاص و کوٹھی موسی باغ علاوہ
اور مکانوں کے بنی اور دونو طرف گومتی کے دو ایوان اسطور تیار ہوئین کہ دریا گومتی کو مانند نہر مکان سکونت مین لے لیا

عمارات عہد غازی الدین حیدر

عہد غازی الدین حیدر مین علاوہ دیگر مکانات کے عمارت نجف اشرف کہ حسب وصیت مدفن اسی
بادشاہ کا ہوا اور موتی محل اور بارہ دری سرخ کہ تخت سلطنت کا اسمین تھا اور کوٹھی فرح بخش
وغیرہ لب دریا تیار ہوئے تھے

عمارت وقت نصیر الدین حیدر

دکوٹھی فرح بخش کہ جسکی شمال رو کا رشل کوٹھی موسی باغ و جنوبی مثل کوٹھی واقع فرخ آباد
اور شرقی مثل فرح بخش اور بجواب دریای گومتی ایک نہر کہ اوسمین بجری چھوڑی تھے اور وہ نہر

لب تہ خانہ مین نہر جاری تھی اور غربی بصورت دلکشا اور گلستان ارم اور درس بلاس اور
اندر اسن کہ تقریب تواضع انگریزان اسی مکان مین ہوتی تھی اور پائین اسکے لب دریا کے گوتی کے
کشتی پہلوانان اور ورزش پٹہ اور بانک و دیگر اصلحہ ہوا کرتی تھی اور اس مکان کے سامنے
پینے پار دریا کے ہاتھی لڑائی جاتے تھے اور امام باڑہ مخاطب بہ دوازدہ امام اور چتر منزل اور
اور کوٹھی رصد اور نہر گنگ باہتمام راجہ بختاور سنگہ اور کربلا جسمین کہ یہ بادشاہ دفن ہوا یہ سب

مکانات تعمیر کردہ نصیر الدین حیدر ہین

عمارات وقت محمد علیشاہ فردوس منزل

سوائے ترمیم مکانات سابقہ امام باڑہ حسین آباد کہ سابق مین اوس سرزمین کو جھنیا باغ کہتے تھے
اور مسجد مخاطب بہ مصطفی آباد اور ایک مکان نو درجہ کا تیار کرایا اور مرمت نہر آصفی واقع
کربلائے معلے بھی کرائی تاریخ امام باڑہ حسین آباد یہ ہے ؎ شہا چہ پاک گھر خسروی کہ برج ثرا +
فزودہ اند سروشان قدس مرادرا + قوان نمود کنون اکتفا بتاریخش + بسان خلد شد آباد
این حسین آباد + اور تاریخ نو درجہ کی دیباچہ وار یہ ہے ؎ محمد علی قبلہ خسروان + چو افراخت ۱۲۵۶ھ
این قصر نہ آشیان + بتاریخ اول رقم کردہ ماہ + قمر گشت فالا از اول مکان + بہ افلاک تاریخ ۱۲۵۶ھ
دویم نوشت + بسر رش ووقعہ نہ آستان + بہ برج سوم زہرہ تاریخ گفت + سیم
برجش از زہرہ خواہ نشان + عیان گشت تاریخ چارم زخور + بگاہ آفتاب از رواقش
عیان + ندا کرد ہاتف ز پنجم مقام + زکر سیش بہرام زد شامیان + بتاریخ کاخ ششم
عقل گفت + نہد سادس از مشتری پاسبان + بتاریخ ہفتم بگفتا بروشن + بگردون ہفتم
بلند آشیان + ملک گفت تاریخ ہشتم اساس + گشاید از زیر باب ہشتم جہان + بہر بود
تاریخ طاق نہم + برفعت چو نہ کرسی آسمان + دعای بقائی شہنشاہ عصر + زہادت بنو آشکارا و نہان عارف

الہی محمد علی شاہ باد + ازین دور تا دور آخر زمان

تاریخ مسجد ؎ خداوند الصحت باد شاہ قبلہ عالم + بود تا گوش دین داران
اذان اہل دین سامع + ندائی سال تاریخش شنید از ملہم واثق + شبیہ کعبہ و بیت المقدس مسجد جامع

تذکرۂ امکنہ حضرت امجد علیشاہ جنت مکان

مکان سلطان عنایت اور پل آہنی اور کربلاے حسینی ازروی گومتی اور ایک سڑک از لکھنؤ تا کانپور تعمیر ہوئی تاریخ پل آہنی سے سال نصب جسر نو آیین بر رودِ گومتی + سیدم این قطعۂ تاریخم از ہر دم بیاد + کہ ساخت این جسرِ نو آیین کرنل + کلو نام + ور سوادِ شہر لندن زاین بنا سواد + اہتمامش کرد مستر جان رینی انکہ ہست + وصف حسنِ صنعتش را اشتہار و استناد شد خریدارش بہمت حضرت غفران مآب + کر سعادت با کلی خوش کردہ نامش اعتقاد + ہم دران ایام شد آرامگاہ آنجناب + روضۂ جنت بحکم مالک یوم التناد + پس بسال یکہزار و دو صد سی و دو ہم + از سنین ہجرت محبوب معبود عباد + آمد این جسر و درین جا بیجان افتادہ ماند + کس خبر گیرش نگشت و رونق از کارش فتاد + حالیا شاہ ثریا جاہ خاقان زمان + ہم صلح بین مبین سلطان ملک عدل فرداد + حضرت امجد علی شاہنشہ عالم پناہ + موجد طرزِ عدالت دافع جور و فساد + از برای نصب پل مستر فریزر را گماشت + وز برای صرف ما یحتاج گنج زر گشاد + صاحب عالم ولیعہد آنکہ روشن گشتہ است + میرزا واحد علی نامش چو مہر بامداد + ہم بہادر ہست و ہم فیاض ہم نام نامیش + وار دار لفظ محمد فیض حسن اعتضاد + ہم لقب وار دار ابو المنصور و ہم جاہ و حشم + ار یکہ وار سلیمان باکمال از دو یاد + وجہ ہمت کرد تاسیس بنای حکم شاہ + تا نیاید مدتی بسیار در کار استعداد + پس وزیر کار پرداز انکہ باشد از قدیم + بادشہ را از پی ہر امر بروی اعتماد + ہم امین الدولہ عمدۃ الملک ش خطاب + ہم بود لامی ز امداد حسین اندر بلاد + بہر نصب جسر مستر فریزر بیشتر + شد و کہ کردہ حکم شہ را انقیاد + مستر ہومی الیہ آنرا فزنہ گومتی + باکمال زیب و زینت بست دستہ کرد و ید شاد + دید چون طاس دیودس جانشین بارگاہ + انکہ باشد صاحب والا گہر عالی نژاد + در عجب ماند از بنای این چنین جسر لطیف + دمبدم صد آفرین گفت از کمال اتحاد + اولا گفتند تاریخ وعا اہل فرنگ + جسر محکم از نگاہ چشم بد محفوظ باد + ثانیا تاریخ ہمت شد رقم از اہل ہند + جسر موزون گشت زیب گومتی حسب مراد + ثالثا تاریخ فضلی بشنو از اہل حساب + زیب پل باشد فزون و زیب دریا مستزاد +

۱۹۰۲

رابعاً تاریخ ہجری یاد کرد تد اہل دین + زین پل زیبندہ حاصل کردہ در یا اعتماد ۱۲۶۱ + خامساً تاریخ ہجری
گفت دولت رای شوق + بادشاہ از نصب ۱۲۶۱ این پل گومتی را زیب داد + صوری و ہم معنوی ہجی ۲۷
اگر تاریخ آن + یکہزار و دو صد یا شصت و یک باید نہاد + ور نشان خواہی و تاریخش بشکل ہندسی +
بست و شش را بر دو سو نقش الف باید نہاد + **تاریخ ایضاً**

بحر عطا
امجد علی
شاہ زمان
ابر کرم
در گوش دل
از آسمان
آمد چنین
تاریخ آن

بر گومتی
برلب بیت خوش
پابندہ پل
چون ماہ نو
زاہن بپا
بنمودہ شد
پابندہ پل
بر گومتی

تاریخ مسجد

امجد علی شہنشہ دیندار و حق پرست | نمود بحر طاعت حق مسجدی بنا
درگوش ہوش من پی تاریخ ان سروش | گفتا کہ اے برشتہ بگو خانہ خدا ۱۲۶۱ھ

تذکرہ امکنہ عہد واجد علیشاہ

متصل و محاذی کوٹھی دلکشا ایک مکان جانفزا بنایا اور آگے اوسکے ایک میدان واسطے تہارت قواعد حرب کے درست ہوا اور بیٹھکاہ و دو تنخانہ ایک عمارت نامور بہ بادشاہ منزل - اور ایک آراستہ بہت سامنے طرف دریا کے نکالا جسمین سر شام سے دو رویہ قندیلون اور بلورین کنولونکی روشنی ہوتی تھی صاحبان انگریز بہادر اس جگہ پر فضا کو پسند کرکے ہر روز آمد و رفت رکھتے تھے اور عمارت متعلق قیصر باغ جس زمین پر واقع ہے برضامندی رعایا بہ زر کثیر خریدی گئی اور مشتمل بر عدید انواع آراستہ و ترتیب ہوا الغرض اس عہد مین اکثر عمارت سلطانی و اہلکاران و رعایا کی قابل دید تھین جسکا نمونہ کوٹھی قیصر پسند و قیصر باغ و معشوق منزل جو آجتک کسیقدر باقی ہے اور اس عہد مین سرکار نے اس کوٹھی مین لئے آہنی ڈلوائی اور مرمت بھی کروائی اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سکانات

سکونت رئیسان ملک اور وہ قابل دید تھے اس عہد مین وابستگان سلطنت اہی اکثر عمارات
تیار کرائین جسکا حال تاریخہاے ذیل سے کسیقدر واضح ہوگا طول کی گنجایش نتھی —

تاریخ سڑک سلطان فلک سریر خورشید کلاہ + دربان وحشم خدایگان خسرو + زہی عزم
کیقباد وچون کیکاوس + پیدا ز لوای اوشان خسرو + خوش لہجہ وعقدہ سنج وہمی پیرا شیرین
سخنش بود بیان خسرو + اسمش واجد علی شہ کشور ہند + مشہور بکار سو لبان خسرو + خالا خسرو
بود مراد از ممدوح + زینجا نبرد کسی گمان خسرو + در عدل وسخاوت است بی مثل وعدیل +
خالق باد انگاہبان خسرو + یکروز معتمد علیخان ناظر + ذی رتبہ واز مقربان خسرو + نامش
نامی دیانت الدولہ خطاب + قایم ماندہ بامتحان خسرو + درباب سڑک راہ احسان وکرم +
صادر شدہ حکم بندگان خسرو + فوراً سڑک وسیع ترتیب نمود + بشنید چو حکم از زبان خسرو +
راہی ز سڑک سوی سکندر باغ است + ہم جانب دیگر از مکان خسرو + پرسید ز ناطقی چو راقم سال کشش
گفت از سر اوج کہکشان خسرو ۱۲۶۳ + تاریخ امام باڑہ بشیر الدولہ حبذا سلطان عالم بادشاہ
حامی دین طاہر رب العالمین + رنگ و بوی گلشن ہندوستان + خوشہ چین خرمنش خاقان چین
خسرو یوسف لقا گر دیدنش + شادمان گردد دل اندوہگین + یا الہی از طفیل پنجتن باد ہفت
اقلیمش شود زیر نگین + چون بشیر الدولہ نیکو خصال + ہست مملوک خدیو مہ جبین +
اعتبار واعتماد او بسی + پیش شاہ مخزن علم ویقین + در اطاعت ہست با مولای خود +
مثل قنبر با امام المتقین + در محل خاص و در جملہ محل + ہست ناظر آن امیر الناظرین
تعزیہ دار شہید کربلا + شیعۂ پاک امیر المومنین + قصر روشن ساخت مثل قصر جم + بہر نور چشم
ختم المرسلین ۲ + بارک اللہ ای زہی قصر بلند + شد ز تعمیرش رسا بخت زمین + صحن صاف فرش
مثل قلب عارفان + کرسیش ہمپایہ عرش برین + نماید انس حور وغلمان وملک + حاجب
پاک چون روح الامین + گفت راقم سال تعمیرش ملک + لامکان تم سرای نقاو زمین +

قطعہ تاریخ کاظمین

در زمان ملِ حق سلطانِ عالم بادشاہ + ناصرِ دین مجدد و ستدارِ کاظمین + افضل و اشرف غلام
حضرتِ موسیٰ رضا + بست شرف الدولہ با صد جان نثارِ کاظمین + زوجہ اش شرف النسا خانم
کبیر فاطمہ + محسن خلقِ خدا طاعت گذارِ کاظمین + از سکون را شرف دارد شرف در ہر دو اسم +
یافت تسکین از عطای بی شمارِ کاظمین + آن دو عالی منزلت با حسن نیت ساختند + خوشنما نقل و اق
نوربارِ کاظمین + شد نصیب ہندیان لحال بی رنج سفر + خاکبوسِ روضۂ گردون وقارِ کاظمین +
لکھنؤ شد غیرتِ فردوس زین نگین بنا + رونقِ اسلام افزود از بہارِ کاظمین + گشت نقلِ مدفن
سبطین این بیت الشرف + گفت راقم سال تاریخش مزارِ کاظمین
۱۲۶۹ھ

تاریخ درگاہ امین الدولہ نواب فلک جاہ + کہ دارد الفت آلِ پیمبر + بنا فرمود چون درگاہِ
عباس + سلام حق بر و تا روزِ محشر + چنین تاریخ سالش گفت ہاتف + بنا شد خوابگاہ ابن حیدر +
۱۲۶۷ھ

تفصیل وثایق خاندان بادشاہی ملک اودھ تا عہد انتزاع سلطنت

وثیقہ - بہو بیگم صاحبہ فیض آبادی نے باتفاق رائے نواب قاسم علیخان کے عہد کرنیل بیلی صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ میں چھہتر لاکھ روپیہ کمپنی انگریز بہادر کو دیکر بحساب فیصد چار روپیہ منافع ستائیس ہزار دو سو ارتالیس روپیہ ماہانہ سالانہ تین لاکھ چھبیس ہزار نو سو چہتر روپیہ واسطے پرورش لواحقان و متوسلین اپنی کے مقرر کرایا یہلا یہی سبب تنازعہ فیہ سرکار اودھ و کمپنی کے پیدا ہوا اور اکثر خاندانی اشخاص ریاست اودھ حمایت کمپنی میں آگئے -

وثیقہ - غازی الدین حیدر بادشاہ نے بمشورہ معتمد الدولہ وزیر الممالک کی لطور قرض ہو یعد غرہ محرم ۱۲۴۱ سنہ ہجری مطابق سترہویں ماہ اگست ۱۸۲۵ء عیسوی کو ایک کروڑ روپیہ بمنافع فیصد پانچ روپیہ بنا بر پرورش و حفاظت معتمد الدولہ و صاحبات محل کمپنی کو دیا اسیکی ذریعہ سے ہنگام معزولی وزیر بحمایت انگریزی رہا -

وثیقہ - نصیر الدین حیدر بادشاہ نے معرفت مارڈ ونٹ رکٹس صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ مشتمل آٹھ دفعات تاریخ چوبیسویں ۲۴ شعبان ۱۲۴۴ سنہ ہجری مطابق یکم مارچ ۱۸۲۹ء کو باسٹھ ۶۲ لاکھ چالیس ۴۰ ہزار روپیہ باقرار منافع فیصد پانچ روپیہ برای صاحبات محل وغیرہ مقرر کرادیا -

وثیقہ حضرت محمد علیشاہ نے معرفت کرنل جان لو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بطریق قرض دائمی مبلغ سترہ لاکھ مشتمل بر آٹھ دفعات کہ ہزار منافع فیصد پانچ روپیہ بشرح اولاد و متوسلین قدیم اپنے کے

کمپنی کو دیا اور واسطے امام باڑہ حسین آباد کی اغذات نوٹ تعداد دی تینتیس لاکھ روپیہ باہتمام رفیق الدولہ و عظیم اللہ خان بوکالت محمد ابراہیم خان جنکے باپ کی منافع اہتمام نواب مجیب الدولہ و ممتاز الدولہ مین ہے اور جملہ مصارف امام باڑہ ممدوح باستصواب و اتفاق انصاحبان کے ہوتی ہین

وثیقہ — ودیعت نامہ حضرت محمد علیشاہ برای صاحبات محل و منسوبین خود مبلغ ترپن لاکھ روپیہ بمنافع فیصد پانچ روپیہ حسب تفصیل ذیل مقرر ہوا

	مرتبہ اول	مرتبہ ثانی
بمعرفت امین الدولہ	۲ لاکھ (?)	۱۲ لاکھ (?)

وثیقہ — عہد واجد علیشاہ مین کو اغذات نوٹ مصارف مقبرہ حضرت امجد علیشاہ باختیار بادشاہ جملہ تعداد وثیقہ خاندان واجد علی شاہ تعداد دی مبلغ تین کروڑ پندرہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہے اسکی ذریعہ سے جو منافع ملتا ہے خاندان شاہی کا تزک و احتشام ہے —

تذکرہ صاحبان اہل قلم سرکار شاہی

چونکہ قوم کالیست کو علاوہ ہر ایک مقام ہندوستان کے اس ملک اودہ مین بدولت خاندان بادشاہی کے بہت کچھ عزت اور ثروت حاصل رہی ہے اسواسطے کچھ حالات بعض صاحبان قوم کالیست لکھنا ضرور ہے کیونکہ انکا بھی سلسلہ جب تک ریاست اودہ قایم رہی بدستور قدیم اعزاز و افتخار کے ساتھ جاری رہا ہے

تذکرہ مہاراجہ نول رای کالیست سکسینہ

مہاراجہ نول رای قوم کالیست سکسینہ عہد نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ مین بزمرہ متصدیان دفتر دیوانی ملازم ہوا ۱۱۵۰ھ ہجری مین اختیار کلی نیابت نظامت صوبہ اودہ پر حاصل ہوا اس شخص کی عادات پسندیدہ اور خصایل سنجیدہ مشہور ہین اور شجاعت ایسی تھی کہ عین معرکہ یورش جنگ افغانان بنگش مین سواری فیل تنہا رہگیا فیلبان سواری کی فیل بھگا لیجانا چاہا مہاراجہ نے لڑائی سے منہ پھیرنا خلاف مردمی جانکر مقابلہ پر فیل کو ٹھہرایا اور ضرب گولی بندوق سے جو پیشانی پر لگی ۱۱۶۳ھ ہجری مین جان بحق تسلیم کی —

تذکرہ رای کیشورام قوم کالیست سکسینہ

رای کیشورام ابتدامین عمدہ و اصلباقی ہندون و بیانہ پر عہد نواب برہان الملک مین نوکر ہوکر دارو غگی حرم محترم پر سرفراز ہوئے جب نواب ممدوح ہمراہ لشکر حضرت محمد شاہ بادشاہ دہلی کرداسطے تنبیہ شورش سادات بارہہ کے تشریف لیگئے سرکشان بارہہ نے حرم محترم پر تاخت ماری رای کیشورام نے دروازہ محلسرا پر غارتگروں سے مقابلہ کیا اور اسی مقابلہ مین جان دیکر نمک حلالی کا روی زمین پر نام قایم کیا

تذکرہ شیولال پسر رای کیشورام مسبوق الذکر

شیولال پدر رای کیشورام جو دفتر مین کارپرداز تہا نوابصاحب نے دفتر سے علیحدہ کرکے سواروں کا سرگروہ یعنے افسر بنایا چنے معرکہ مہاراجہ نولرای مین بہت زخم اوٹہاے اور بعد حصول صحت عمدہ دفتر دیوانی اور اتالیقی نواب آصف الدولہ پر سرفراز ہوکر وفات پائی انکی شجاعت اور حسن کارگذاری مشہور ہے

تذکرہ بہگوانداس پسر دوم شیولال

بہگوانداس بعد وفات پدر اپنے کے اوسی عمدہ دیوانی اور اتالیقی آصف الدولہ پر سرفراز ہوا نواب آصف الدولہ جب مسند نشین ہوئے بہگوانداس نے عذر اتالیقی نواب آصف الدولہ سے خلاف وادب پیش آئے انکا لہذا نواب آصف الدولہ نے تنخواہ بحال رکہکر خانہ نشین کیا جب مہاراجہ صورت سنگہ جنکو پچاس لاکھ روپیہ سالانہ علاقہ بہیلی وغیرہ تفویض تہا فوت ہوئے نواب آصف الدولہ نے بخیال سابقہ علاقہ بریلی وغیرہ کا بہگوانداس کو تفویض کیا بہگوانداس نے فیض اللہ بیگ عامل پیلی بہیت کو بعلت زر باقیات سرکار قید کیا وکیل عامل مذکور نے بحیلہ عرض حال کلے مین چہوری ماری جسکی صدمہ سے بہگوانداس فوراً مرگئے اونکا لڑکا رای بالکرام پیشگاہ نواب آصف الدولہ مین حاضر رہا عہدہ نیابت مہاراجہ جہاؤلال پر سرفراز ہوا سنہ ۱۲ ہجری مین جب مہاراجہ جہاؤلال حسب منشار کمپنی انگریز نواب آصف الدولہ سے علیحدہ ہوکر عظیم آباد گئے رای بالکرام بہی اونکے ساتہ عظیم آباد گئے رای موصوف کا صبوری تخلص تہا یہ شعر اونکا از بس مشہور ہے شعر صبوری ضرورست تسکین درد دل را * بغیر از صبوری علاجی نباشد

تذکرہ مہاراجہ جہاؤلال قوم کایستہ ساکن سینہ

جہاؤلال عہد نواب شجاع الدولہ مین عمدہ مشرفی کارخانجات پر ابتدا مین ملازم ہوئے اور بعد اوسکے دارو غگی و بوانعام پر سرفراز ہوئے اوس وقت تک اونکو خاص و عام لالوجی کہتے تہے جب آصف الدولہ

مسند نشین ہوئی عہدہ جرنیلی وسپہ سالار اعظم وایشک آقاسی واختہ بیگی پر سرفراز کرکے مہاراجگی کا خطاب دیا
سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین مختار الدولہ کو اوسکی ترقی پر رشک ہوا حکمت علی سے قید کرا کے عظیم آباد کو بھجوا دیا۔

تذکرہ راجہ پورنچند قوم کایستھ سکسینہ

راجہ پورنچند عہدہ وقایع نگاری پر عہد نواب شجاع الدولہ بہادر سے مقرر تھے جو کہ مسمی رای صاحبرام انکا نبیرہ
انکا عیاش تھا رای انوپ چند متصدی خانسامانی سلطنت دہلی ہنگامۂ احمد شاہ درانی سے شکستہ
حال ہوکر لکھنؤ مین مع دو لڑکون کے دیاکرشن وچنی لال کے وارد ہوا راجہ پورنچند نے
دیاکرشن سے اپنی لڑکی کی شادی کرکے خانہ داماد بنایا اور معرفت اوسکے نقل کاغذات دستخطی
نواب آصف الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان نائب کے پاس بھیجنے لگا جب راجہ پورنچند واسن کوہ بٹول مین
داس کوہ بٹول
لب آب بکراجیت کی فوت ہوئی خدمت وقایع نگاری کی مہاراجہ جہاو لال کو تفویض ہوئی مہاراجہ جہاولال نے
رای بالکرشن داماد رای جسونت رای دیوان کو عہدہ وقایع نگاری عطا کی دیاکرشن داماد راجہ پورنچند خانہ نشین ہوا

تذکرہ رای چنی لال خیرابادی کایستھ سکسینہ

رای چنی لال عہد نواب آصف الدولہ مین عہدۂ مشرفی جملہ کارخانجات پر سرفراز تھے یہ بڑے مخیر اور برادر پرور
مشہور تھے اونکے خاندان کے اکثر معزز وممتاز لوگ موجود ہین مثلاً رای پورنچند اور رای رگھوناتھ پرشاد وغیرہ اونکے
بڑے معزز ہین

تذکرہ رای دیاکرشن خلف رای انوپ چند

رای دیاکرشن بعد وفات راجہ پورنچند جو خانہ نشین ہوئی تھے اوسی ایام خانہ نشینی مین پس از چند سال کے
اپنی لڑکی کی رتن سنگہ خلف رای بالگرام نایب مہاراجہ جہاولال کے ساتھ شادی کردی مع اوسکی ذریعہ انتظام محالات
نگینہ ونجیب آباد وغیرہ بنام اپنے اور چنی لال بھائی کے حاصل کیا انہین کے عہد مین غلام محمد خان وغیرہ افغانان رامپور کے
لڑائی پیش ہوئی تھی بعد اوسکے عہد نیابت مہاراجہ جہاولال مین عہدہ واصلباقی دیاکرشن کو ملا عہد تفضل حسین خان مین
دیاکرشن معطل ہوئی اور جھبیک رای واصلباقی نویس سابق بحال ہوا مگر پھر نواب آصف الدولہ نے دیاکرشن کو اوس عہدہ پر
سرفراز کیا عہد غازی الدین حیدر مین دیاکرشن عہدۂ دیوانی پر باضافہ خطاب راجگی سرفراز ہوئی بعد اونکی
وفات کی نول رای لڑکا اونکا دیوان ہوا اور خطاب مہاراجگی سے سرافراز ہو کر نیک نیتی سے حیات بسر کی

تذکرہ مہاراجہ میوارام خلف مہاراجہ نولکرشن

مہاراجہ میوارام بعد وفات پدر اپنے کے عہدۂ دیوانی پر سرفراز ہوکر منظور نظر بادشاہ ہوئی اس مہاراجہ کی فیاضی اور اولی العزمی مشہور ہے طریق اسلام تعزیہ داری مین صرف کثیر کیا انکے اس حال کی اکثر روایات ہین مگر ایک روایت یہ ہے کہ سبحان علیخان وغیرہ جو اوسوقت مین برسرکار تھے اور عہدۂ دیوانی کو لینا چاہتے تھے نصیر الدین حیدر بادشاہ کی خیال مین یہ جما دیا کہ مہاراجہ میوارام زیارات کو جانا چاہتے ہین اگر آپ اسکو حکم نہین دینگے تب انکے روے عقاید مذہبی سبب بدنامی ہے بادشاہ نے مہاراجہ میوارام سے کہا کہ فوراً زیارات کو روانہ ہو چنانچہ برطبق اس حکم کے لکھنؤ سے مہاراجہ کو بعد از اظہار اسلام لکھنؤ سے نکل جانا پڑا اور لیس از قیام چندماہ کانپور کی زیارات عتبات عالیات ایمہ معصومین علیہم التحیت مین چلا گیا عہدۂ دیوانی پر بالکرشن برادر زادہ انکے مقرر ہوکر خطاب مہاراجگی سے سرافراز ہوئی اور بہاریلال خلف مہاراجہ میوارام عہدۂ داہلیاقی پر مقرر ہوکر خطاب راجگی سے ممتاز ہوئے

مگر مہاراجہ بالکرشن کو محمد علیشاہ نے موقوف کیا جب محمد علیشاہ سلطنت پر جلوہ فرما ہوئی مہاراجہ ممدوح کو پھر بحال فرمایا اور خطاب مشیر الدولہ مؤید الملک مہاراجہ راجہ بالکرشن بہادر جسارت جنگ عنایت فرمایا انتزاع سلطنت اودھ تک یہ مہاراجہ عہدۂ دیوانی پر مقرر ہوئی انکے اوصاف حمیدہ مشہور زمانہ ہین راجہ بیج کرشن صاحبزادے انکے اور راجہ بہاریلال صاحبزادے مہاراجہ میوارام کے موجود ہین

تذکرہ راجہ امرت لال عرض بیگی کالیست سکسینہ

امرت لال قوم کالیست سکسینہ عہد نواب سعادت علیخان بہادر مین باریاب ملازمت ہوکر ملازم ہوئی اور روز بروز ترقی پاکر عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین عہدۂ ایشک آقاسی یعنی داروغگی دیوانخانہ پر سرفراز ہوئے عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ مین خطاب راجگی پایا چونکہ یہ راجہ اپنی دیانت اور وفاکوشی آقا مین سرگرم تھا اور قابلیت اور شجاعت بھی اسکی آب و گل مین تھی مگر چونکہ اقبال و ادبار سے انسان مجبور ہے بنا بر ان اہل حسد نے موقع پاکر بادشاہ کو راجہ سے برہم کرا دیا اور جب نوبت بہ قید پہنچی راجہ نے اپنے کو شمشیر سے آپ قتل کر لیا انکے دو صاحبزادی علم مین یکتا اول رای مکھن لال دوم رای سکھن لال۔ رای مکھن لال نے عہدۂ ڈپٹی کلکٹری مدت تک سرکار کمپنی انگریز کو انجام دیکر سند خوشنودی حاصل کی اور نوکری ناپسندکی آجتک

عمدہ طور سے بسر کرتے ہین رای سکہن لال نے عین شباب مین وفات پائی انکی صاحبزادی رای دیبی دیال
علوم فارسی و عربی و حکمت و منطق وغیرہ حاصل کئے اور فن علم و اخلاق کی کیفیت بہی مستعد اور آفرین ہے

تذکرہ راجہ بہکہاری داس کایسته سکسینہ

بہکہاری داس نے منشیخانہ بادشاہ دہلی مین بہ نیابت بخشی خان میر منشی کے چندی بسر کی بعدہ میر منشی سرکار
نواب ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ کا ہوکر خطاب راجگی سے سرفراز ہوا ابتدای سنہ ۱۱۶۲ ہجری سے آخر سنہ ۱۱۶۶ ہجری تک
اپنی سررشتہ کا بخوبی انجام دیا اور بعوض حسن خدمت بطور انعام موضع بہیا اعظم پور وغیرہ پرگنہ کاکوری
سنہ ۱۱۸۱ ہجری سے علاقی مین ملا اور علاوہ اسکے محالات موسہ کرو رہ جو رسوم فی الکسنا پیسہ سے ایکسو روپیہ سوای مال سرکار
مقرر ہوا بعد وفات راجہ بشن سنگہ پسر کلان اونکا سنہ ۱۱۸۰ ہجری سے لغایت سنہ ۱۱۹۰ ہجری تک منشی ہا ہوی راجہ
علاوہ معافی سابقہ کی پیتالیس موضع اولی وغیرہ پرگنہ مہونہ در موضع جبالپور پرگنہ ملیح آباد کی معافی پائی
بعد وفات راجہ بشن سنگہ راجہ بہوندن لال خلف دوم بہکہاری داس برادر خورد راجہ بشن سنگہ سنہ ۱۲۱۳ ہجری سے
سنہ ۱۲۳۲ ہجری تک عہدہ منشی گری و خطاب سے سرفراز رہا مگر بعہد نواب سعادت علیخان کے درست تقسیم
ملک ضبط ہوگئی تہی بعد سنہ ۱۲۳۲ ہجری کے عہدہ منشیخانہ اس خلف سے [illegible] منشی دولت رای ہمراہ گیا راجہ ہوا
سررشتہ تحریر مسودات بیت الانشا مین مقرر ہوا اور بعد زوال سلطنت بادشاہ کے ساتہ گیا اور وہین
انتقال کیا لڑکا اسکا اب تک بادشاہ کے ہمراہ ہے منشی دولت رای لیاقت علوم ضروری سے بہرہ مند تہا

راجہ رتن سنگہ خلف رای بال الکرام

رتن سنگہ سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین بذریعہ مہاراجہ دیا کرشن بہادر خزانچی کی باریاب ملازمت غازی الدین حیدر بادشاہ
ہوا اور دستور العمل ملک اودہ واسطی بندوبست آمانی ترتیب دیا اور ملک اودہ چہ حصو پر تقسیم ہوا
تحصیلدار ملقب بہ ناظم ہوئے بعد اوسکے اول راجہ رتن سنگہ اتالیقی نصیر الدین حیدر پر مقرر ہوا اور بعد
اوسکے بادشاہ نے رتن سنگہ کو داروغگی پر سرفراز کیا اور آخر عہد مین عہدہ میر منشی و خطاب فخر الدولہ دبیر الملک
منشی الملوک راجہ رتن سنگہ عنایت کیا محمد علی بادشاہ نے انکو عہدہ دیوانی بعزل مہاراجہ بالکرشن علاوہ خدمت
منشیگری تفویض کیا حضرت امجد علیشاہ نے دونو عہدون سے موقوف کردیا جب رای بال الکرام نے وفات پائی
حسب اظہار بعض اشخاص کے رای بالکرام بحکم بادشاہ دفن ہوا مسمی بلسی کا ام بطن جاریہ مسلمان ہوکر مرید [illegible]

ہوا مخزالدولہ یعنی رتن سنگہ بعد اتر کہ مسلمان ہوا اور ترکہ بچالیا تخلص انکا زخمی تہا جب اونکی وفات
ہوئی کل ترکہ اونکا ہونکی ورثہ کو ملا چنانچہ راجہ لالجی اور کنور آفتاب رای خلف الرشید امام بخش اونسی علی رہے دیکر بعبا

تذکرۂ راجہ لالجی و گلالجی

راجہ لالجی و گلالجی کایست سکسینہ از بطن دختر بزرگ راجہ بہگوان داس اتالیق نواب آصف الدولہ نے
مدت تک سرکار کمپنی انگریزکی نوکری کی بعد اوسکی لکہنؤ مین وارد ہوئے اور عہدۂ بخشیگری پر اپنے
زندگی تک اسرافراز رہے بعد اونکے راجہ دہنپت رای لڑکا اونکا اوسی عہدہ پر تاحیات بحال رہا بعدہ
راجہ دہنپت رای بڑے صاحبزادہ اونکے انقلاب سلطنت تک عہدہ کا انتظام کرتے رہے اور آج
راجہ دہنپت رای و کنور محبت رای بطور شایستہ زمانہ معطلی مین بسر کرتے ہین اس خاندان کی شہ خرچی اور برادر پروری مشہور ہے

تذکرۂ مہاراجہ ٹکیت رای کایست سری باستب

ٹکیت رای ابتدا مین حیدر بیگخان رسالہ دار رسالہ نیشاپوری کا ملازم ہوا بعدہ وسکی خوش نظر علیخان خواجہ سرا
داروغہ زنبور کخانہ کا دیوان ہوا عہد آصف الدولہ مین زمرۂ متصدیان دفتر دیوانی مین مقرر ہوا بعد چندے
ترقی پاکر خطاب مہاراجگی سے سرفراز ہوا اس مہاراجہ کی فیاضی اور نیکنامی کی نسبت بیان کی حاجت نہین ہے
اکثر بلاد و امصار مین انکی نیکی ہوئی عمارتین مثل تالاب مساجد و مدارس وغیرہ آجتک موجود ہین اس شہر
لکہنؤ مین علاوہ ڈیوڑہی و باغات وغیرہ کی ایک تالاب متصل سیتلا دیبی بڑا وسیع اور خوشنما ہنوز تک
موجود ہے اور میلا اونکا اس مقام پر ہر سال بڑی دہوم سے ہوا کرتا ہے

تذکرۂ پرتاب رای کایست سری باستب

پرتاب رای سولہ برس کی عمر مین شاہجہان آباد مین سرکار ابو المنصور خان صفدر جنگ بہادر مین زمرۂ متصدیان
بخشیگری ملازم ہوکر اودہ مین آیا بعد اوسکی برابر اون کا لڑکا اونکا اوسی سر رشتہ پر بحال ہوا لیکن ان کی حال رائے
اونکی لڑکے نیب اوس وقت کرتے ہوئی اور اوسکی زندگی مین بہولا ناتہہ اونکا لڑکا مختار ہوا جنہون نی عمارات
رفیع اور تالاب زیادہ جا بجا تیار کرائے نواب آصف الدولہ دو مرتبہ بخشی بہولا ناتہہ کے مکان پر ایک مرتبہ
زندگی مین اور بعد اوسکے بطور تعزیت رونق افروز ہوئے اور بعد وفات بخشی موصوف کے

چھوٹے لال برادر کو جگہ اونکا چندی اوسی سر رشتہ پر مامور رہا عہد حضرت غازی الدین حیدر مین جوالا پرشاد پسر بخشی یعنی راجہ بھولا ناتھ متذکر الصدر بحکم مہاراجہ دیا کرشن مین تجویز دستخط پر مامور ہوئے عہد محمد علیشاہ مین پیشگاہ ثریا جاہ ولیعہد مین ملازم ہوئے اور وقت تخت نشینی امجد علیشاہ نے بترقی مدارج و خطاب مدبر الدولہ منشی الملک راجہ جوالا پرشاد بہادر محکم جنگ کے سرفراز فرمایا جنکی خصایل پسندیدہ مشہور ہین انکا تخلص وقار ہے آجتک یہ صاحب معطل اپنے دولتسرا پر موجود ہین

تذکرہ برگزیدہ عالم عطارد رقم منشی بلی نظیر ممدوح صغیر و کبیر منشی جی سنگھہ راے متخلص بہ مقبول قوم کایستھ سری باستب

آبا و اجداد منشی صاحب موصوف کے زمانہ قدیم مین قصبہ ارجن پور ضلع خیرآباد متعلقہ صوبہ اودہ سے اتفاقات سے ضلع مرادآباد مین تشریف لیجاکر گجراتی محلہ مین سکونت پذیر ہوئے اور عہدہاے جلیلہ سے سرفراز رہے اب تک بعض مکان عمارات عالیشان کے بقبضہ عزیزان و دیگر وہان اونکے موجود و قایم ہین المختصر منشی صاحب سابق الاوصاف شہر لکھنؤ محلہ نوبستہ مین رونق افروز ہوئے اور عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ اودہ سے تا زمانہ ختم سلطنت واجد علیشاہ بلافصل عہدہ فرمان نویسی پر ممتاز رہکر علماے سرکار انگریزی مین تاریخ ۱۵ اپریل ۱۸۶۲ع کو انتقال فرمایا صاحبزادہ خوشنویس ہوئے اور محکمہ سرکاری اور چھاپہ خانون مین ملازم رہے منشی اولاد اکبر منشی صاحب مرحوم و مغفور علم و فضل مین مشہور ہین سرکار فیض آثار عمید الدولہ عضد الملک میرزا مہدی حسین خان بہادر اسد جنگ خلف الصدق میرزا الاجاہ بہادر ابن دبیر الدولہ امین الملک محمد علیخان بہادر فیروز جنگ رئیس اعظم شہر لکھنؤ مین مختار با عزت و وقار ہین —

تذکرہ راجہ کنند لال بہادر

راجہ کنند لال بہادر کایستھ ایتہانہ کہ وحید زمانہ اور فضل و کمال مین یگانہ تھے اول عہد حضرت محمد علیشاہ مین خدمت تاج خوانی پر مامور ہوئے بعدہ عہدہ منشیگری و خطاب راجگی سے سرفراز ہوئے عہد امجد علیشاہ مین وفات پائی —

تذکرہ بابو پرنجند کایستھ سکسینہ

بابو پرنجند خلف راجہ جواہر سنگہ بہادر نواسہ کنور دولت سنگہ مرد تربیت یافتہ راجہ کنند لال کے عہد میں

زوال سلطنت اودہ تک انجام دیا یہ بابو صاحب عالی مناصب حضور رس و جامع الکمالات ومجمع الصفات و علم دوست تھے عہد میرزا برجیس قدر بہادر مین رہگرای عالم بقا ہوئے

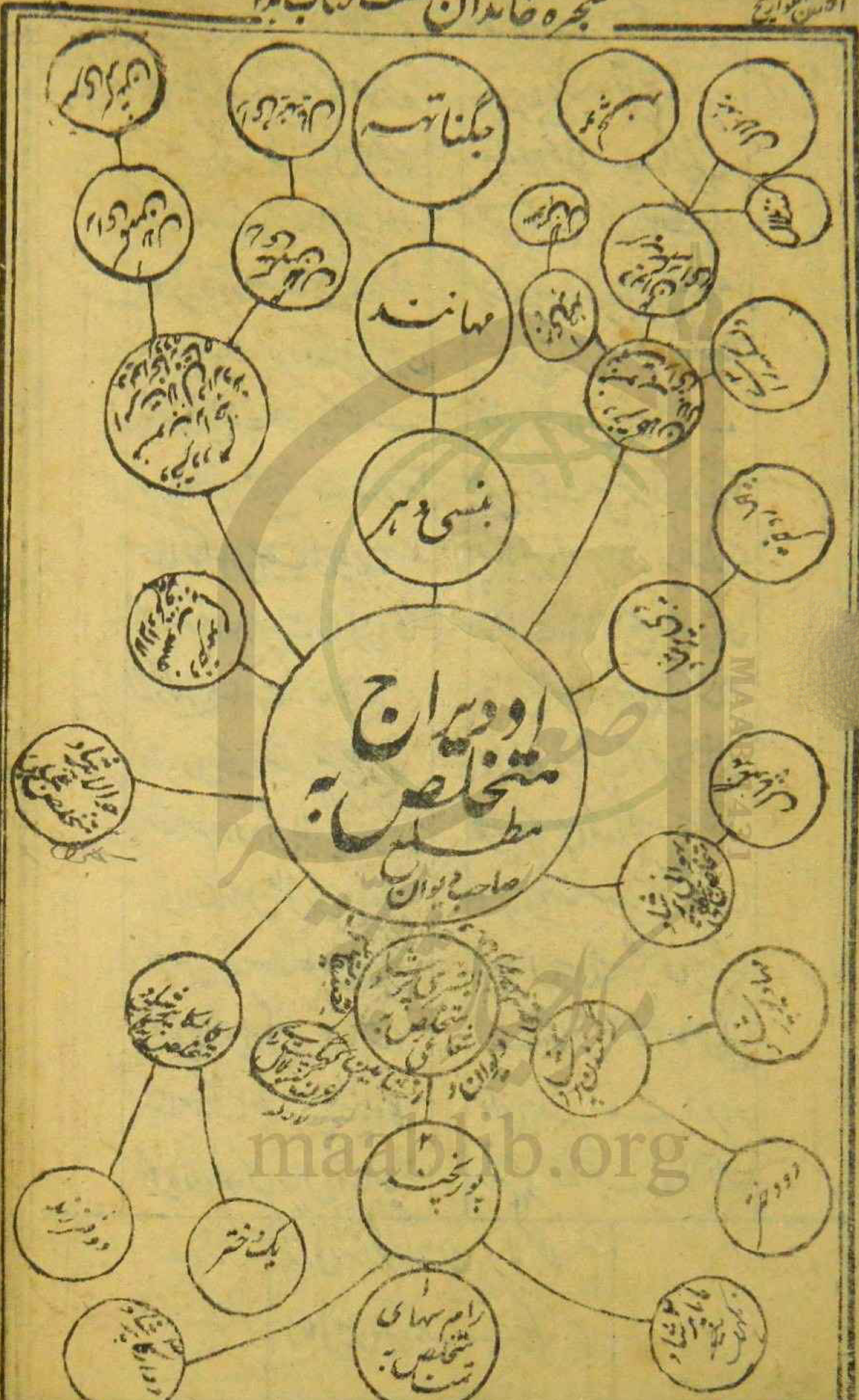
خاتمہ

تمنا جسکا اب ہے شکر سر | کہ پہونچی یہ تاریخ انجام پر
جو دل مین ہوس تھی وہ پوری ہوئی | بتاریخ خاطر صبوری ہوئی
مین اک بندہ ہیچ مدنام ہون | جو سچ پوچھئے خادم عام ہون
نہ عالم نہ عاقل نہ فاضل ہون مین | نہ دانا نہ اوستاد کامل ہون مین
فن شاعری مین نہ حاصل کمال | عبث پھر ہے شعر و سخن کا خیال
مگر کیا کرون غلبۂ شوق ہے | بدل لذت شعر سے ذوق ہے
کئی سال سے ہے یہی مشغلہ | بڑھا شغل دل صورت حوصلہ
غزل مین ہوا قافیہ جب حریف | لگی سوجھنے خود بخود پھر ردیف
سنایا کسیکو جو کچھ شعر آہ | نہ کچھ ہاتھ آیا بجز واہ واہ
تو دل اور بھی ہمت مائل ہوا | نیا مشغلہ دل کو حاصل ہوا
کہا گر لکھون کوئی اچھی کتاب | تو ہون صاحب آرزو کامیاب
وہین مینے پنچ ادہیائی لکھی | کہ بھاکھا سے بس نظم اردو مین کی
چھپی تھی وہ پوتھی جو خوبی کے ساتھ | اچھیا اوسی لیگئے ہاتھون ہاتھ
تو گیتا مہاتم لکہا مینے پھر | کیا ترجمہ یہ نیا مینے پھر
جو تھا قدر دان کا کرم حال پر | تو چھپکر جہان مین ہوا مشتہر
لکھی اسطرح پر کتاب ایک اور | ہوئی جو پسندیدۂ اہل غور
لکھے نام اوسکا یہ کیونکر خفیف | طویل اوسکا نام اور یہ بحر خفیف
ہے اول سوم اوسمین اے اہل غور | الف لام پھر اوسکے آگے ہو اور

ہی ت۔ عین۔ و لام اور ی اور میم	الف اور ت حرف آخر ندیم
ہی اسطرح جو نام اوسکا عیان	سمجھ جاے ہر عاقل نکتہ دان
ہی مضمون و مطلب کی تاثیر یہ	پئے اہل دنیا ہے اکثیر یہ
لکھا ایک چھوٹا رسالہ پھر اور	لکھی جسمین ہر اک حکایت بغور
ہوئی فائدے اہل تدبیر کے	کرشمے ہین سب اوسمین تقدیر کے
سوا اسکے پھر دو کتابین لکھین	جنھمین شوق سی نظم اردو مین کین
مگر نثر مین اب لکھی یہ کتاب	بفضل خدا دل ہوا کامیاب
اودہ کی یہ تاریخ ہے صاف صاف	ہی ہر ایک سی چشم انصاف صاف
خطا ہو کہین عیب کی یا ہو بات	چھپائین اوسی از رہ التفات
نہ مہلت نہ فرصت زمانی نی دی	بہ عجلت یہ تاریخ ساری لکھی
نہ رنگین عبارت نہ عمدہ کلام	یہ تاریخ دو ماہ مین کی تمام
ضروری لکھا مختصر اسمین حال	رہا طول مطلب کا ہر دم خیال
مقدم اودہ کے بیان کی تھی فکر	مگر ہند کا بھی لکھا کچھ ہے ذکر
تھی درکار جبکہ حال کی ابتدا	اوسی ہی مناسب سمجھکر لکھا
غرض خدمت ناظرین مین ہے عرض	کہ ہر حال مین عیب پوشی ہے فرض
پڑھی جو اسی ہوکی مسرور و شاد	کرے شوق خاطر سی عاصی کو یاد
یہ نامہ لکھا جو بنے یادگار	الہی ہمیشہ رہے برقرار
کروں اور کیا حال اپنا بیان	رقم ہی فقط شجرۂ خاندان

بزرگی بزرگون مین ہی لا کلام
زمانی مین ہر ایک سے ہے نیکنام

شجرۂ خاندان مصنف کتاب ہذا



تاریخ طبع او مصنف کتاب

خالق سے کرم سے ہوئی تمنائے حزین — تاریخ اودھ ہوا انتخاب تاریخ
سال سمت نکل ہو گیا خوب شمار — ناظر خو یہ بھی سکہ کتاب تاریخ
سال عیسیٰ کی فکر میں لکھے نے — جا دیکھ ملک یہ آفتاب تاریخ
سال فصلی و سال ہجری کے لئے — لکھا ہے عنوان جسکا وہ تاریخ

سمت ۱۹۳۳ — ۱۸۷۶ء

طبع او لالہ ماتا پرشاد برادر مصنف کتاب

خوب تاریخ یہ اودھ کی لکھی — اسمیں تحریف ہی نہ کچھ تن
کاٹ کر فرق آہ لکھ ہمت — ہے تمنائے احسن التواریخ

۱۸۷۶ء

تاریخ طبع او لالہ دوارکا پرشاد برادر مصنف کتاب

جسکی تاریخ اودھ کی خوب آب و تاب ہے — خوب خوش اسلوب ہے جیسے دُر نایاب ہے
خوشخطی سے خوب روشن ہوں کیوں اسکی حروف — دائرہ ایک ایک بشکل مہر عالمتاب ہے
ابتدا سے انتہا تک درج ہے حال اودھ — ذکر شاہان اودھ سے باغ دل شاداب ہے
غدر کا ہے ماتم کیا معرکہ درج کتاب — دیکھکر جسکو دل اپنا صورت سیماب ہے
کمپنی سے چھوٹ جانا ملک کا سب لکھدیا — انقلاب چرخ کا نیرنگ بس اک خواب ہے
ملکہ والا نسب کی پھر حکومت کا ہے ذکر — جسکی عنوان ہیں فلک کی تکلفی بجا ہے
سال ہجری کی جو ہے خواہش کر کاوش ذرا — دوارکا پرشاد کہہ تاریخ اب نایاب ہے

قطعات تاریخ از نتائج افکار معجز آثار بلاغت انتماہی منشی ذہن سنت رائے مختار سرکار فیض آثار اکمل زمان افضل دوران وحید الدولہ عضد الملک مہدی حسین خان بہادر جنگ ابد

میرے دوست ہیں اک ستودہ خصال — فہیم و ذکی پر خرد ذی کمال
تمنا تخلص حسن علیم و خلیق — انہوں نے اودھ کا لکھا جسکا حال
کہا مجھسے تاریخ کہدیجئے — کہ ہیں آپ مشہور نازک خیال
کہا میں نے بندے کو ہے کیا شعور — فقط امر عالی کا ہے امتثال
پسند آئے تو ہو یہ مصرع قبول
یہ تاریخ اودھ کی لکھی ہوئی بےمثال

ہیں میرے شفیق جو تمنا — اک عمدہ کتاب انہوں نے لکھی
فرمائش نظم سال تاریخ — اصرار کے ساتھ مجھسے بھی کی
تھا قصد کہوں وہ کہ مصرعہ خوب — دریافت ہو جس سے سال ہجری
ناگاہ یہ پڑھ دیا خرد نے — تاریخ جدید ہے اودھ کی ۱۲۹۳ھ

تاریخ طبع او صاحب ذہن و ذکا منشی گوبند پرشاد فضا

تمنا نے چھاپا یہ نسخہ عجیب — ہوا جس سے ظاہر کمال اودھ
فضا لکھو تاریخ طبع اسطرح — کہ چھاپی تواریخ حال اودھ ۱۲۹۳ھ

تاریخ طبعزاد لالہ ماتا پرشاد صاحب نکہت

تاریخ اودہ یہ چھپ گئی کیا
نکہت + تاریخ آج لکھ یہ

مرغوب زمانہ وخوش اسلوب
تاریخ اودہ کی اب لکھی خوب
سنبت ۱۹۳۳

تاریخ طبعزاد نوروز علیخان صاحب شیدا

ہین شاعر نکتہ دان تمنا
سال ہجری یہ لکھدے شیدا

تاریخ اودہ اونہون نے لکھی
چھاپی تاریخ یہ اودہ کی +
سنہ ۱۲۹۳ ہجری

اعلان

چونکہ کتاب ہذا بموجب نمبر ۱۸ سنہ ۳۴ مطابق دفعہ ۱۸ ایکٹ سنہ ۱۸۶۷ع داخل رجسٹر گورنمنٹ ہو گئی ہے کوئی اہل مطبع اسکے چھاپنے کا قصد نکرے اور رنجیال نفع ناحق نقصان نہ اوٹھائے۔ مگر جسقدر جلدین مطلوب ہون مطبع تمنائی واقع محلہ نوبستہ متصل منصحلات شہر لکھنؤ سے قیمت بھیجکر منگوا لے فقط

العبد
راقم سہائے تمنا
ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ
مولف احسن التواریخ یعنی تاریخ
صوبہ اودہ ماہ نومبر سنہ ۱۸۷۶ع

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۰	سنہ ۱۲۱۵ ہجری	سنہ ۱۱۱۵ ہجری
۸	۱۶	سنہ ۱۸۰۶ع	سنہ ۱۱ [illegible] ع
۹	۱۵	اجمل	بحمل
۱۶		بناہ اہی	اسی
۲۰	۲۱	سکندر رومی	سکندرِ رومی
۲۵	۸	بدستور رہا	بدستور رہا
۳۳	۱۲	رکھدا	رکھدیا
۳۴	۱۳	جیدلی	تقرلی
۴۶	۱	رزیڈنسی	رزیڈنسی مین
//	۹	سنہ ۱۲۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۴ ہجری
۵۶	۵	اپنی اپنی	اپنی اپنی
۵۶	۱۵	رونگا	بشمسیر خون سے کرونگا
۶۲	۲۱	سیطرح	اسیطرح
۶۴	۱۱	انگریز فوج	انگریزی فوج
۶۸	۹	گجر دستی	گجر دستی
ایضاً	۱۴	استقام	و استقام سے
۸۱	۳	اوہ	اودہ
۸۲	۴	جگر	جگر گر
ایضاً	۱۲	دویہ	دورویہ
۸۶	۱۱	استفسار	استقبال
۸۶	۵	کار کا	کا

تمت

تاریخ طبعزاد منشی شنکر دیال فرحت

نسخہ خوب دلکش خوش اسلوب + ہے یہ جسکے دل کو لطف کامل + ہجری کا سال لکھدے فرحت اصلاح + وہ مخبر حالات ہو مرغوب دل
۱۲۹۳